شیعہ کی اللہ ، نبی مکرم ﷺ اصحاب رسول کے بارے گستاخانہ اور کفریہ عبارات

یاد رکھیے....پہلے 6 سکین کشف الاسرار سے ہیں یہ اس واحد شخص خمینی کے ہیں جسے 12 اماموں کے علاوہ امام کا لقب ملا جو وقت کا مجتہد اعظم تھا

الکافی کے 17 سکین جو شیعہ کے نزدیک ایسے معتبر جیسے ہم مسلمانوں کے نزدیک قرآن اور دوسری کئی شیعہ معتبر کتابوں کے سکین حاضر خدمت ہیں

اتحاد بین المسلمین کا نعرہ مارنے والا خمینی اور اس کی منافقت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس کلام سے اس کا اصلی کفر و زندقہ ظاہر ہوا

کشف الاسرار ص 119

مخالفتهای اینها با گفته‌های پیغمبر اسلام محتاج بیك کتابست هر کس بخواهد مجملی از آنرا ببیند بکتاب فصول المهمه تألیف علامهٔ بزرگوار السید شرف الدین العاملی رجوع کند

٤- در آنموقع که پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله در حال احتضار و مرض موت بود جمع کثیری در محضر مبارکش حاضر بودند پیغمبر فرمود بیائید برای شما یك چیزی بنویسم که هرگز بضلالت نیفتید عمر بن الخطاب گفت (هجر رسول الله) و این روایت را مورخین و اصحاب حدیث از قبیل بخاری و مسلم و احمد با اختلافی در لفظ نقل کردند و جملهٔ کلام آنکه این کلام یاوه از ابن خطاب یاوه سرا صادر شده است و تاقیامت برای مسلم غیور کفایت میکند الحق خوب قدردانی کردند از پیغمبر خدا که برای ارشاد و هدایت آنها آنهمه خون دل خورد و زحمت کشید انسان باشرف دیندار غیور میداند روح مقدس این نور پاك باچه حالی پس از شنیدن این کلام از این خطاب از این دنیا رفت و این کلام یاوه که از اصل کفر و زندقه ظاهر شده مخالف است باآیاتی از قرآن کریم. سورهٔ نجم (آیهٔ ۳) وَ ما يَنطِقُ عَنِ الْهَوىٰ إِنْ هُوَ إِلاّ

اتحاد بین المسلمین کا نعرہ مارنے والا خمینی اور اس کی منافقت

اگر آپ کہیں کہ قرآن میں اگر صراحت کے ساتھ حضرت علی کی امامت و ولایت کا ذکر کیا جاتا تو شیخین (ابو بکر و عمر) اس کے خلاف نہیں کر سکتے تھے، اور اگر بالفرض وہ اس کے خلاف کرنا چاہتے تو عام مسلمان قرآن کے خلاف ان کی اس بات کو قبول نہ کرتے اور ان کی بات نہ چل سکتی۔ ہم اس کی چند مثالیں یہاں پیش کرتے ہیں کہ ابو بکر نے اور اسی طرح عمر نے قرآن کے صریح احکام کے خلاف کام اور فیصلے کئے اور عام مسلمانوں نے ان کو قبول بھی کر لیا کسی نے مخالف نہیں کی

کشف الاسرار ص 114 تا 115

زیرا ممکن بود آن حزب ریاست خواه که از کار خود ممکن نبود دست بردارند فوراً
یك حدیث پیغمبر اسلام نسبت دهند که نزدیك رحلت گفت امر شما باشوری باشد
علی بی ابیطالبرا خدا ازاین منصب خلع کرد

مخالفتهای ابو بکر با نص قرآن

شاید بگوئید اگر در قرآن امامت تصریح میشد شیخین مخالفت نمیکردند وفرضاً آنها مخالفت میخواستند بکنند مسلمانها زآنها نمیپذیرفتند ناچارما دراین مختصر چند ماده از مخالفتهای آنها باصریح قرآن

Redmark

ذکر میکنیم تا روشن شود که آنها مخالفت میکردند ومردم هم میپذیرفتند
اینك مخالفتهای ابوبکر باصریح قرآن بحسب نقل تواریخ معتبره واخبار

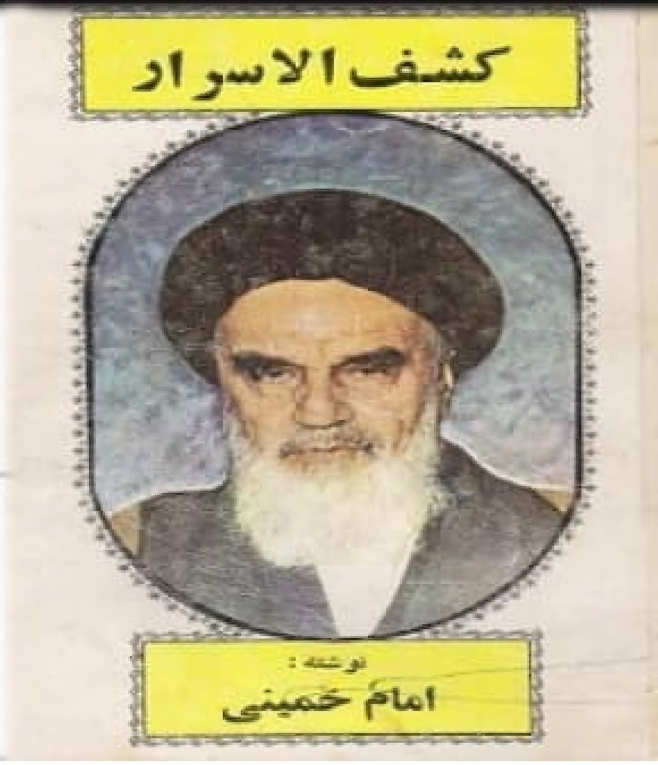

اتحاد بین المسلمین کا نعرہ مارنے والا خمینی اور اس کی منافقت

اگر بالفرض قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے لئے امام کا (یعنی حضرت علی کا) نام بھی ذکر کر دیا جاتا تو یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ اس کے بعد امامت و خلافت کے بارے میں مسلمانوں میں اختلاف نہ ہوتا۔ جن لوگوں نے حکومت و ریاست کی طمع ہی میں برسہابرس سے اپنے کو دین پیغمبر یعنی اسلام سے وابستہ کر رکھا اور چپکا رکھا تھا، اور جو اسی مقصد کے لئے سازش اور پارٹی بندی کرتے رہے تھے، ان سے ممکن نہیں تھا کہ قرآن کے فرمان کو تسلیم کرکے اپنے مقصد اور اپنے منصوبے سے دست بردار ہوجاتے، جس حیلے اور جس پینترے سے بھی ان کا مقصد (یعنی حکومت و اقتدار) حاصل ہوتا، وہ اس کو استعمال کرتے اور بہر قیمت اپنا منصوبہ پورا کرتے۔ بلکہ شاید اس صورت میں مسلمانوں کے درمیان ایسا اختلاف پیدا ہوتا جس کے نتیجہ میں اسلام کی بنیاد ہی منہدم ہو جاتی کیونکہ ممکن تھا کہ اسلام قبول کرنے سے جن لوگوں کا مقصد و نصب العین صرف حکومت و اقتدار حاصل کرنا تھا، جب وہ دیکھتے کہ اسلام کے نام سے اور اس سے وابستہ رہ کر ہم یہ مقصد حاصل نہیں کر سکتے، تو اپنا یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے اسلام ہی کے خلاف ایک پارٹی بنا لیتے اور اسلام کے کھلے دشمن بن کر میدان میں آجاتے"

کشف الاسرار ص 113 تا 114

خلاف نباشد! چون خوبست این اشکال را همه بکنند که چرا اینها در قرآن واضح ننوشت تا مردم خلاف نکنند و ما پس از این روشن میکنیم که تمام این خلافها که بین مسلمانان در همه شئون واقع شده از اثر روز سقیفه است و اگر آن نبود بین مسلمانان در قانونهای آسمانی این خلافها نبود

۳- آنکه فرضاً در قرآن اسم امامرا هم تعیین میکرد از کجا که خلاف بین

Redmark

مسلمانها واقع نمیشد آنهائیکه سالها در طمع ریاست خود را بدین، پیغمبر چسبانده بودند و دسته بندیها میکردند ممکن نبود بگفتهٔ قرآن از کار خود دست بردارند یا هر حیلهٔ بود کار خود را انجام میدادند بلکه شاید در اینصورت خلاف بین مسلمانها طوری میشد که بانهدام اصل اساس اسلام منتهی میشد زیرا ممکن بود آنها که در صدد ریاست بودند چون دیدند با اسم اسلام نمیشود بمقصود خود برسند یکسره حزبی بر ضد اسلام تشکیل میدادند و در اینصورت مسلمانها هم قیام میکردند و ناچار علی بن ابیطالب و دیگر دینداران سکوت را روا نمیداشتند و با آن نورس بودن نهال اسلام یك چنین خلاف بزرگی بین مسلمانها ریشهٔ اسلام را برای همیشه از بین میکند و آن نیمهٔ اسلام را هم باد فنا میداد بی نام و نشان از علی بن ابیطالب و خلاف صلاح

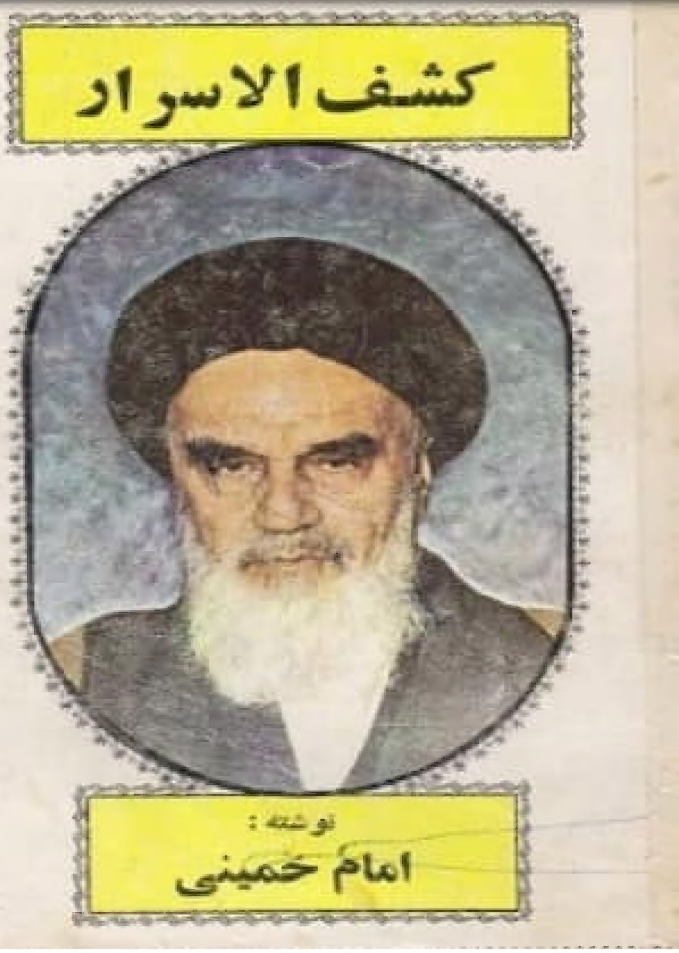

خمینی کی اللہ تعالی کی شان میں بدترین توہین

خمینی اپنی کتاب کشف اسرار میں لکھتا ہے کہ ہم ایسے خدا کی پرستش کرتے ہیں اور اسی کو مانتے ہیں جس کے سارے کام عقل و حکمت کے مطابق ہوں ہم ایسے خدا کو نہیں مانتے جو خدا پرستی اور عدالت و دینداری کی ایک عالی شان عمارت تیار کرائے اور خود ہی اس کی بربادی کی کوشش کرے اور یزید، معاویہؓ، عثمانؓ جیسے ظالموں بدقماشوں کو امارات اور حکومت سپرد کردے

کشف اسرار صفحہ نمبر ۱۰۲

اگر این حکومت و آئین بود و نبودش یکسان بود چرا پیغمبر فرستادی و یك کتاب با آنهمه تشریفات نازل کردی الیه خدای جهان را از بی ارج شمردن عدالت و توحید

برای بعد از پیغمبر باید دستوری برای استوار بودن این تکلیف و مملکت و آئین را دستخوش اغراض یك مشت نکند پیغمبری که برای رفتن مستراح و خلوت کردن با دین حکم خدائی و فرمان آسمانی آورده و برای هیچ مگر اینکه تکلیف معین کرده اگر برای یك همچو موضوعی که بقاء اساس دعوت و نبوت بر اواست و استوار ماندن پایه های توحید و عدالت پیوند باو است هیچ کلمه در تمام عمر نگوید و دین و آئین الهی را دستخوش اغراض مشتی چپاولچی هرزه کند که پس از مردنش برای ریاست چند روزه خود آنهمه کارها که همه میدانید و در کتابهای سنی و شیعه و تواریخ جهان ذکر شده کند چنین پیغمبری را دانشمندان جهان مورد اعتراض و نکوهش قرار دهند و اورا پیغمبری و عدل و داد نشناسند پیغمبر یکه میگوید کسی که بدون وصیت بمیرد مثل کسی است که در زمان جاهلیت مرده یعنی مثل کافر مرده و برای وصیت خدا باو امر میکند و آیات قرآن فرو میفرستد در یك همچو کاری که مهمترین امور است و برای وصیت از هر چیز اولی و نیازمند تر است اگر هیچ کلمهٔ نگوید و خود بقول خدا و خود عمل نکند

برای چنین پیغمبر چه ارج میتوان قائل شد ما خدائیرا پرستش میکنیم و میشناسیم که کارهایش بر اساس خرد پایدار و بخلاف گفته های عقل هیچ کاری نکند نه آنخدائی که بنائی مرتفع از خداپرستی و عدالت و دینداری بنا کند و خود بخرابی آن بکوشد و یزید و معاویه و عثمان و ازاین قبیل چپاولچی های دیگررا بمردم اعارت دهد و

تکلیف ملت را پس از پیغمبر خود برای همیشه معین نکند تا در تأسیس بنای جور و ستمگری کمك کار نباشد

یك رئیس خانه که پنجاه نفر کارمند دارد یك سرپرست عائله که ده نفر افراد

کشف اسرار

محمد عمیر

Efikra.co.uk

برای چنین پیغمبر چه ارج میتوان قائل شد ما خدائیرا پرستش میکنیم و میشناسیم که کارهایش بر اساس خرد پایدار و بخلاف گفته های عقل هیچ کاری نکند نه آنخدائی که بنائی مرتفع از خداپرستی و عدالت و دینداری بنا کند و خود بخرابی آن بکوشد و یزید و معاویه و عثمان و ازاین قبیل چپاولچی های دیگررا بمردم اعارت دهد و

اگر این حکومت و آئین بود و نبودش یکسان بود چرا پیغمبر فرستادی و یك کتاب با آنهمه تشریفات نازل کردی البته خدای جهان را از بی ارج شمردن عدالت و توحید بری میدانید در اینصورت برای بعد از پیغمبر باید دستوری برای استوار بودن این اساس بدهد و مردم را بلا تکلیف و مملکت و آئین را دستخوش اغراض یك مشت هوا پرست و ریاست طلب نکند پیغمبری که برای رفتن مستراح و خاوت کردن با زن و شیر دادن یك طفل چندین حکم خدائی و فرمان آسمانی آورده و برای هیچ چیز کوچك و بزرگ نیست مگر اینکه تکلیف معین کرده اگر برای یك همچو موضوعی که بقاء اساس دعوت و نبوت بر اواست و استوار ماندن پایه های توحید و عدالت پیوند باواست هیچ کلمه در تمام عمر نگوید و دین و آئین الهی را دستخوش اغراض مشتی چپاولچی هرزه کند که پس از مردنش برای ریاست چند روزه خود آنهمه کارها که همه میدانید و در کتابهای سنی و شیعه و تواریخ جهان ذکر شده کنند چنین پیغمبری را دانشمندان جهان مورد اعتراض و نکوهش قرار دهند و او را بپیغمبری و عدل و داد نشناسند پیغمبر یکه میگوید کسی که بدون وصیت بمیرد مثل کسی است که در زمان جاهلیت مرده یعنی مثل کافر مرده و برای وصیت خدا باو امر میکند و آیات قرآن فرو میفرستد در یك همچو کاری که مهمترین امور است و برای وصیت از هر چیز اولی و نیازمند تر است اگر هیچ کلمهٔ نگوید و خود بقول خدا و خود عمل نکند برای چنین پیغمبر چه ارج میتوان قائل شد ما خدائیرا پرستش میکنیم و میشناسیم که کارهایش بر اساس خرد پایدار و بخلاف گفته های عقل هیچ کاری نکند نه انخدائی که بنائی مرتفع از خداپرستی و عدالت و دینداری بنا کند و خود بخرابی آن بکوشد و یزید و معاویه و عثمان و ازاین قبیل چپاولچی های دیگر را بمردم امارت دهد و تکلیف ملت را پس از پیغمبر خود برای همیشه معین نکند تا در تأسیس بنای جور و ستمکاری کمك کار نباشد

یك رئیس خانه که پنجاه نفر کارمند دارد یك سرپرست عائله که ده نفر افراد

کشف الاسرار

تألیف مجاهد کبیر پیشوای بزرگ شیعیان الامام روح الله الموسوی الخمینی

ہم ایسے خدا کو پوجتے اور جانتے ہیں کہ جس کے کام عقل کے مطابق ہوں نہ کہ اس خدا کو جس نے یزید اور عثمان جیسے ظالموں اور بدقماشوں کو حکومت دے دے۔(نعوذباللہ)

اتحاد بین المسلمین کا نعرہ مارنے والا خمینی اور اس کی منافقت

ہم نے جو حوالہ جات پیش کئے ہیں ابوبکر و عمر کی خلافت قرآن کے بارے میں، ان سے معلوم ہو گیا کہ مسلمانوں کی موجودگی میں اور اعلانیہ ان کے سامنے صریح قرآنی احکام کے خلاف رویہ اختیار رکھنا ان دونوں کے لئے کوئی اہم اور غیر معمولی بات نہیں تھی، اس وقت کے مسلمانوں (یعنی صحابہ) کا حال یہ تھا کہ یا تو وہ ان کی پارٹی میں شامل اور حکومت و اقتدار علی کے ان کے مقصد و نصب العین میں ان کے ساتھ شریک، ان کے رفیق کار اور پورے ہم نوا تھے، یا اگر ان کی پارٹی میں شامل اور ان کے پورے ہم نوا نہیں تھے تو بھی ان کا حال یہ تھا کہ وہ ان جانبازانہ طاقتور منافقین کے خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکالنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے جو خود رسول خدا اور آپ کی لخت جگر زہرا کے ساتھ ظالمانہ سلوک کر چکے تھے، وہ ان سے ڈرتے تھے اس وجہ سے ان کے خلاف زبان کھولنے کی ان میں جرأت و ہمت ہی نہیں تھی، اور اگر ان میں سے کوئی بات کرنے کی ہمت بھی کرتا تھا اور کچھ بولتا تو وہ اس کی کوئی پروا نہیں کرتے اور جو کرنا ہوتا وہی کرتے۔ حاصل یہ کہ اگر قرآن میں خلافت کے منصب کے لئے حضرت علی کے نام کی صراحت بھی کر دی گئی ہوتی تب بھی یہ لوگ (شیخین اور ان کی پارٹی) اللہ کے فرمان کی وجہ سے حکومت پر قبضہ کرنے کے اپنے مقصد اور منصوبہ سے ہرگز دستبردار نہ ہوتے، ابوبکر جنہوں نے پہلے سے پورا منصوبہ تیار کر رکھا تھا، قرآن کی اس آیت کے خلاف ایک حدیث گھڑ کے پیش کر دیتے اور معاملہ ختم کر دیتے جیسا کہ انہوں نے حضرت فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے محروم کرنے کے لئے کیا۔ اور عمر سے بالکل بعید نہیں تھا کہ وہ (اس آیت کے بارے میں جس میں صراحت کے ساتھ خلافت کے منصب پر حضرت علی کی نامزدگی کا ذکر کیا گیا ہوتا) یہ کہہ کر معاملہ ختم کر دیتے کہ یا تو خود خدا سے اس آیت کے پہنچانے میں بھول چوک ہو گئی، اس وقت سنی لوگ بھی ان کی تائید کے لئے کھڑے ہو جاتے اور خدا کے فرمان کے مقابلہ میں ان ہی کی بات مانتے۔ جیسا کہ ان ساری تبدیلیوں کے بارے میں ان کا رویہ ہے جو عمر نے دین اسلام اور اس کے احکام میں کی ہیں، ان سب میں سنیوں نے قرآنی آیات اور رسول خدا کے ارشادات کے مقابلہ میں عمر کی بات کو ہی مقدم رکھا ہے اور اس کی پیروی کر رہے ہیں۔"

کشف الاسرار ص ۱۱۹ تا ۱۲۰

نتیجه سخن ما در این باره

ازمجموع این مقدمه‌ها معلوم شد مخالفت کردن شیخین از قرآن در حضور مسلمانان یك امر خیالی مهمی نبود و مسلمانان نیز یا داخل در حزب خود آنها بودند و در مقصود با آنها همراه بودند و یا اگر همراه نبودند جرئت حرف زدن در مقابل آنها که با پیغمبر خدا و دختر او اینطور سلوك میکردند نداشتند و یا اگر گاهی یکی از آنها یك حرفی میزد بسخن او ارجی نمیگذاشتند و جملهٔ کلام آنکه اگر در قرآن هم این امر با صراحت لهجه ذکر میشد باز آنها دست از مقصود خود برنمیداشتند و

Redmark

«۱۲۰»

ترك ریاست برای گفته خدا نمیکردند منتها چون ابوبکر ظاهرسازیش بیشتر بود با یك حدیث ساختگی کار را تمام میکرد چنانچه راجع بآیات ارث دیدید و از عمر هم استبعادی نداشت که آخر امر بگوید خدا یا جبرئیل یا پیغمبر در فرستادن یا آوردن این آیه اشتباه کردند و مهجور شدند آنگاه سنیان نیز از جای برمیخاستند و متابعت او را میکردند چنانچه در اینهمه تغییرات که در دین اسلام داد متابعت از او کردند و قول او را بآیات قرآنی و گفته‌های پیغمبر اسلام مقدم داشتند

بنگرید بگفتار یاوه گویان

پس از آنکه معلوم کردیم امامت از اصول مسلمه اسلام است و آنانکه این مقام را بازور اشغال کردند لایق آن نبودند و

شیعہ کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ فضیلت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وصلم کے برابر ہیں

امام صادق نے فرمایا اے سلیمان جو امیر المومنین حکم دین مانو جس سے منع کریں اس سے باز ہو علی کو وہی فضیلت حاصل ہے جو رسول کو(العیاذ باالله)

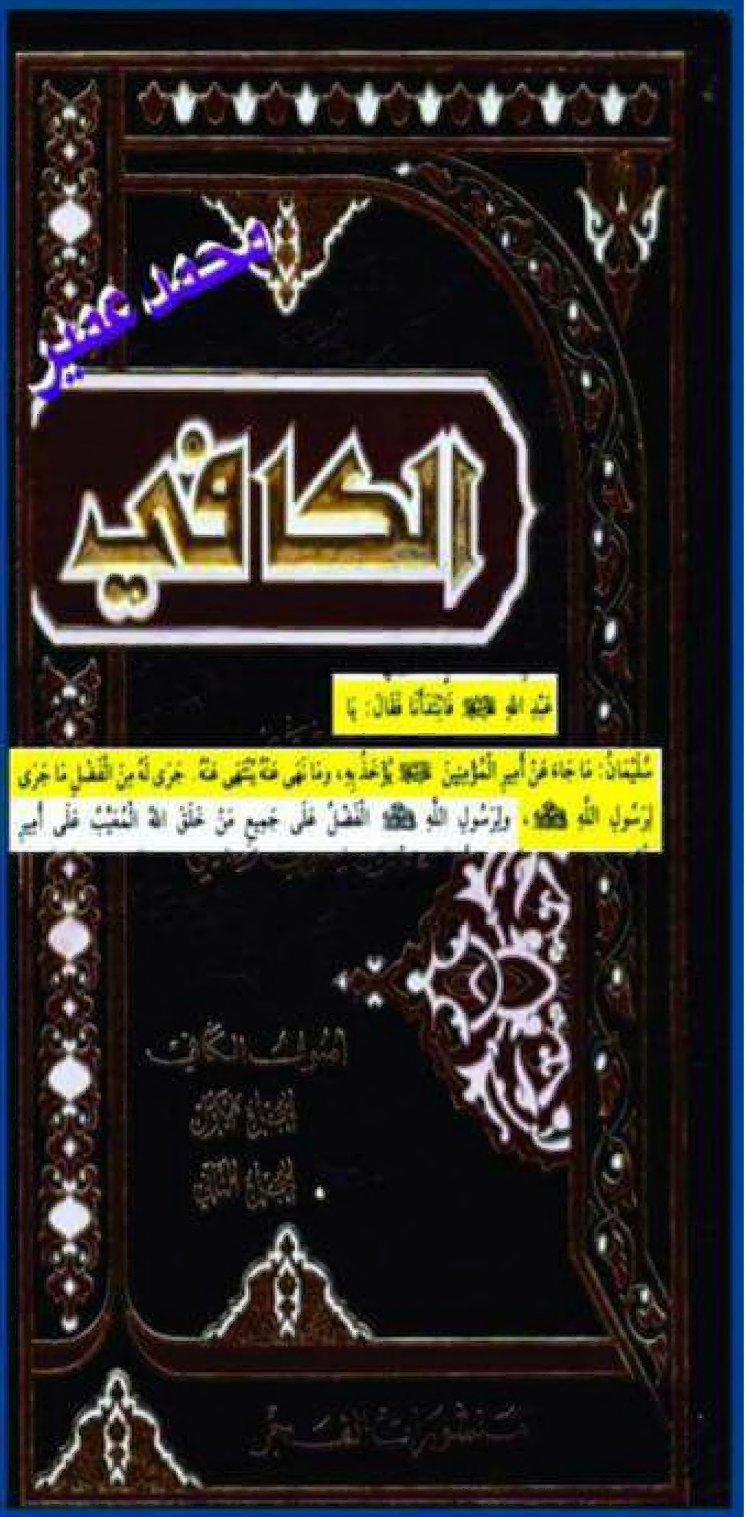

٧١ - باب أن الأئمة هم أركان الأرض

١ - أحمد بن مهران، عن محمد بن علي، ومحمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، جميعاً، عن محمد بن سنان، عن المفضل بن عمر، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ما جاء به علي عليه السلام أخذ به، وما نهى عنه انتهى عنه، جرى له من الفضل بمثل ما جرى لمحمد صلى الله عليه وآله، ولمحمد صلى الله عليه وآله الفضل على جميع من خلق الله عز وجل، المغيب عليه في شيء من أحكامه كالمغيب على الله وعلى رسوله. والراد عليه في صغيرة أو كبيرة على حد الشرك بالله، كان أمير المؤمنين عليه السلام باب الله الذي لا يؤتى إلا منه، وسبيله الذي من سلك بغيره هلك، وكذلك جرت الأئمة الهدى واحداً بعد واحد، جعلهم الله أركان الأرض أن تميد بأهلها وحجته البالغة على من فوق الأرض ومن تحت الثرى، وكان أمير المؤمنين صلوات الله عليه كثيراً ما يقول: أنا قسيم الله بين الجنة والنار، وأنا الفاروق الأكبر وأنا صاحب العصا والميسم ولقد أقرت لي جميع الملائكة والروح والرسل بمثل ما أقروا به لمحمد صلى الله عليه وآله ولقد حملت على مثل حملوه ومن حملة الرب، وإن رسول الله صلى الله عليه وآله يدفن فيكسى، وأدفن فأكسى، وأستخفّ فأنجو على حد منجيه، ولقد أعطيت خصالاً ما سبقني إليها أحد قبلي علمت المنايا والبلايا، والأنساب وفصل الخطاب، فلم يفتني ما سبقني، ولم يعزب عني ما غاب عني، أبشر بإذن الله وأؤدي عنه، كل ذلك من الله تكلمني فيه بعلمه.

الحسين بن محمد الأشعري، عن معلى بن محمد، عن محمد بن جمهور العمي، عن محمد ابن سنان قال: حدثنا المفضل قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: ثم ذكر الحديث الأول.

٢ - علي بن محمد ومحمد بن الحسن، عن سهل بن زياد، عن محمد بن الوليد، عن [illegible] قال: حدثنا سعيد الأعرج قال: دخلت أنا وسليمان بن خالد على أبي عبد الله عليه السلام فابتدأنا فقال: يا سليمان: ما جاء عن أمير المؤمنين عليه السلام يؤخذ به، وما نهى عنه ينتهي عنه. جرى له من الفضل ما جرى لرسول الله صلى الله عليه وآله، ولرسول الله صلى الله عليه وآله الفضل على جميع من خلق الله المغيب على أمير المؤمنين عليه السلام في شيء من أحكامه كالمغيب على الله عز وجل وعلى رسوله صلى الله عليه وآله، والراد عليه في صغيرة أو كبيرة على حد الشرك بالله، كان أمير المؤمنين صلوات الله عليه باب الله الذي لا يؤتى إلا منه، وسبيله الذي من سلك بغيره هلك، وبذلك جرت الأئمة صلى الله عليهم واحداً بعد واحد، جعلهم الله أركان الأرض أن تميد بهم، والحجة البالغة على من فوق الأرض ومن تحت الثرى.

وقال قال أمير المؤمنين عليه السلام: أنا قسيم الله بين الجنة والنار، وأنا الفاروق الأكبر وأنا صاحب العصا والميسم، ولقد أقرت لي جميع الملائكة والروح بمثل ما أقرت لمحمد صلى الله عليه وآله ولقد حملت على مثل حملوه صلى الله عليه وآله ومن حملة الرب، وإن محمداً صلى الله عليه وآله يدفن فيكسى ويستخف وأدفن فأكسى وأستخف فأنجو على حد منجيه، ولقد أعطيت خصالاً لم يعطهن أحد قبلي، علمت علم المنايا

رافضیوں کے نزدیک حضرت آدم ع ایک کفر پر تھے

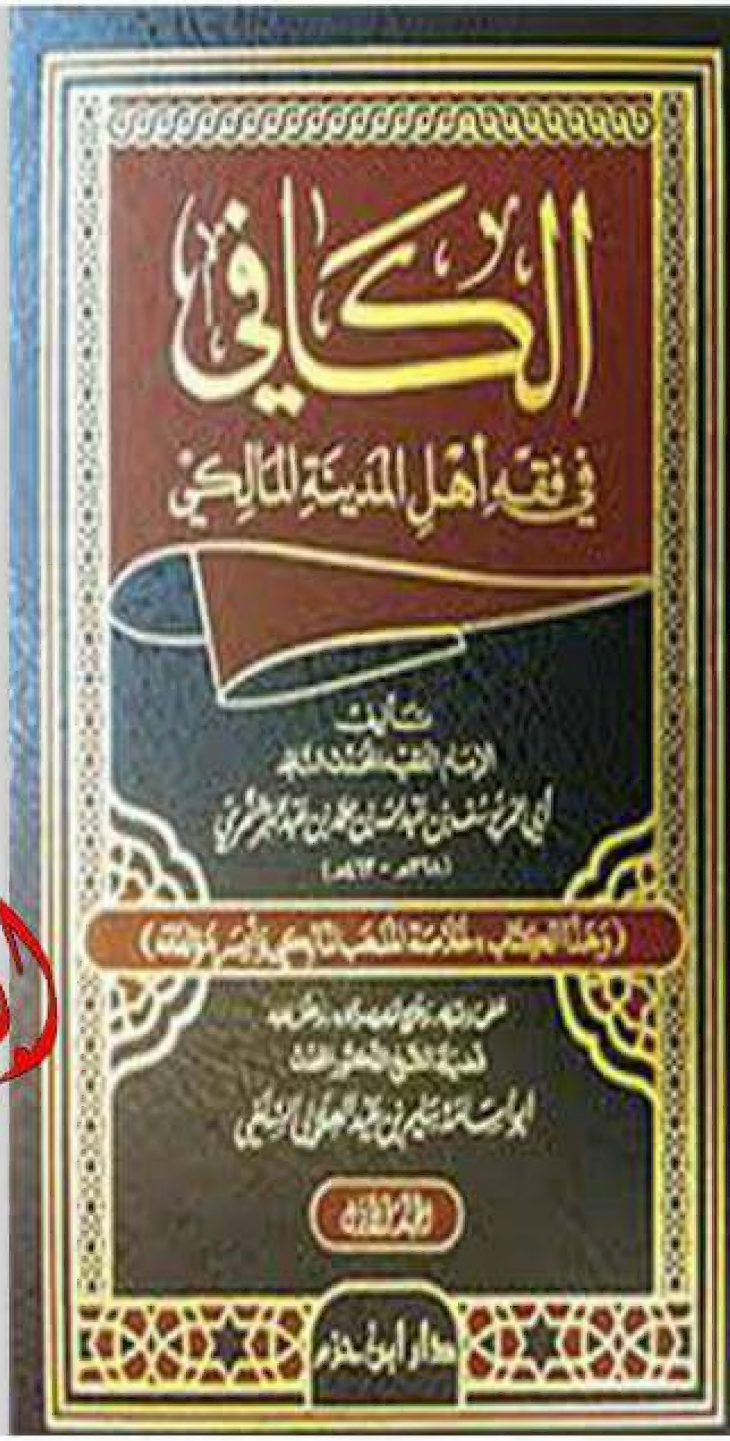

باب في أصول الكفر وأركانه

(باب)

* (في أصول الكفر وأركانه) *

١ - الحسين بن محمد، عن أحمد بن إسحاق، عن بكر بن محمد، عن أبي بصير قال: قال أبو عبد الله (عليه السلام): أصول الكفر ثلاثة: الحرص، والاستكبار، والحسد، فأما الحرص فان آدم (عليه السلام) حين نهي عن الشجرة، حمله الحرص على أن أكل منها وأما الاستكبار فإبليس حيث أمر بالسجود لآدم فأبى، وأما الحسد فابنا آدم حيث قتل أحدهما صاحبه.

٢ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن النوفلي، عن السكوني، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: قال النبي (صلى الله عليه وآله): أركان الكفر أربعة: الرغبة والرهبة (٢) والسخط والغضب.

٣ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن نوح بن شعيب، عن [illegible] عبد الله بن سنان، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: قال رسول الله:

ابو الفوزان السعدی

شیعہ کابدبودار اصلی چہرہ

حضورص کی ازواج مطہرات تو آیت تطہیر میں شامل نھیں لیکن ہر کالا شیعہ منحوس باندر آیت تطہیر میں شامل ھے

امام جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں, اللہ تعالی کا فرمان (انمایریداللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا) سے مراد 12 امام ہیں اور انکی ولایت ھے جس نے 12 اماموں کو مانا وہ حضورص کی اھلبیت میں شامل ھے

بداء کے متعلق شیعوں کا عقیدہ

علامہ یعقوب کلینی اپنی کتاب اصول کافی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۸۶ پر ایک عبارت نقل کرتا ہے کہ ریان بن صلت کا بیان ہے کہ میں نے امام رضا سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالی نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے شراب کی حرمت نہ کی ہو اور اللہ تعالی کے لئے بداء کا اقرار نہ کیا ہو

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ؛ وَوُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عِلْمَيْنِ: عِلْمٌ مَكْنُونٌ مَخْزُونٌ، لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ، مِنْ ذٰلِكَ يَكُونُ الْبَدَاءُ وَعِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَرُسُلَهُ وَأَنْبِيَاءَهُ فَنَحْنُ نَعْلَمُهُ.

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا بَدَا لِلّٰهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا كَانَ فِي عِلْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ لَهُ.

١٠ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَبْدُ لَهُ مِنْ جَهْلٍ.

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام هَلْ يَكُونُ الْيَوْمَ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ فِي عِلْمِ اللهِ بِالْأَمْسِ؟ قَالَ: لَا، مَنْ قَالَ هٰذَا فَأَخْزَاهُ اللهُ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَلَيْسَ فِي عِلْمِ اللهِ؟ قَالَ: بَلَى قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ.

١٢ - عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ عَلِمَ النَّاسُ مَا فِي الْقَوْلِ بِالْبَدَاءِ مِنَ الْأَجْرِ مَا فَتَرُوا عَنِ الْكَلَامِ فِيهِ.

١٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْكُوفِيِّ أَخِي يَحْيَى، عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا تَنَبَّأَ نَبِيٌّ قَطُّ، حَتَّى يُقِرَّ لِلّٰهِ بِخَمْسِ خِصَالٍ: بِالْبَدَاءِ وَالْمَشِيئَةِ وَالسُّجُودِ وَالْعُبُودِيَّةِ وَالطَّاعَةِ.

١٤ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِمَا كَانَ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا، وَبِمَا يَكُونُ إِلَى انْقِضَاءِ الدُّنْيَا، وَأَخْبَرَهُ بِالْمَحْتُومِ مِنْ ذٰلِكَ وَاسْتَثْنَى عَلَيْهِ فِيمَا سِوَاهُ.

١٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً قَطُّ إِلَّا بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَأَنْ يُقِرَّ لِلّٰهِ بِالْبَدَاءِ.

١٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سُئِلَ الْعَالِمُ عليه السلام كَيْفَ عِلْمُ اللهِ؟ قَالَ: عَلِمَ وَشَاءَ وَأَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَى وَأَمْضَى؛ فَأَمْضَى مَا قَضَى، وَقَضَى مَا قَدَّرَ، وَقَدَّرَ مَا أَرَادَ، فَبِعِلْمِهِ كَانَتِ الْمَشِيئَةُ، وَبِمَشِيئَتِهِ كَانَتِ الْإِرَادَةُ، وَبِإِرَادَتِهِ كَانَ التَّقْدِيرُ، وَبِتَقْدِيرِهِ كَانَ الْقَضَاءُ، وَبِقَضَائِهِ كَانَ الْإِمْضَاءُ؛ وَالْعِلْمُ مُتَقَدِّمٌ عَلَى الْمَشِيئَةِ، وَالْمَشِيئَةُ ثَانِيَةٌ، وَالْإِرَادَةُ ثَالِثَةٌ، وَالتَّقْدِيرُ وَاقِعٌ عَلَى الْقَضَاءِ بِالْإِمْضَاءِ.

فَلِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْبَدَاءُ فِيمَا عَلِمَ مَتَى شَاءَ، وَفِيمَا أَرَادَ لِتَقْدِيرِ الْأَشْيَاءِ، فَإِذَا وَقَعَ الْقَضَاءُ بِالْإِمْضَاءِ فَلَا بَدَاءَ، فَالْعِلْمُ فِي الْمَعْلُومِ قَبْلَ كَوْنِهِ، وَالْمَشِيئَةُ فِي الْمُنْشَإِ قَبْلَ عَيْنِهِ، وَالْإِرَادَةُ فِي الْمُرَادِ قَبْلَ قِيَامِهِ، وَالتَّقْدِيرُ لِهٰذِهِ الْمَعْلُومَاتِ قَبْلَ تَفْصِيلِهَا وَتَوْصِيلِهَا عِيَاناً وَوَقْتاً، وَالْقَضَاءُ بِالْإِمْضَاءِ هُوَ الْمُبْرَمُ مِنَ

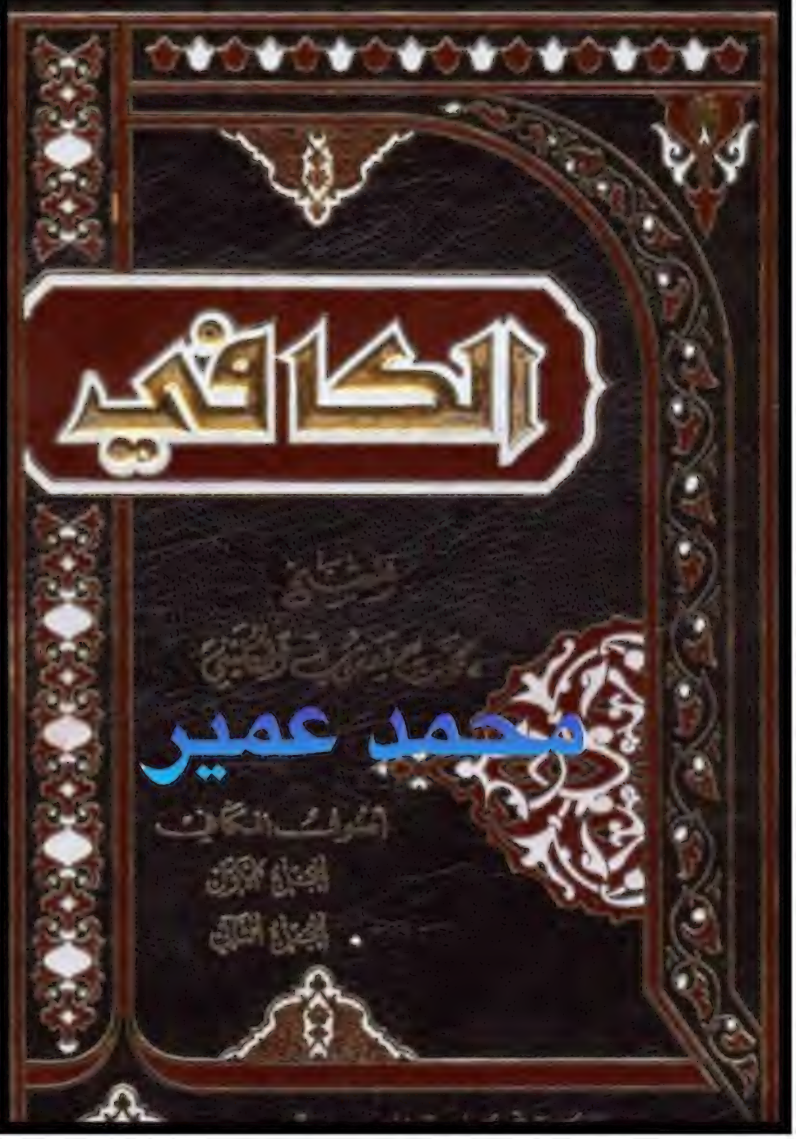

بداء کے متعلق شیعوں کا عقیدہ

علامہ یعقوب کلینی نے اپنی مشہور کتاب اصول کافی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۸۵ میں یوں نقل کیا ہے کہ زرارہ بن اعین کا بیان ہے کہ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک نے فرمایا کہ کسی چیز کے ساتھ اللہ تعالی کی ایسی عبادت نہیں کی گی جیسا کہ بدا"کے ساتھ کی گی اور ابن ابی عمیر نے ہشام بن سالم سے رویت کی ہے کہ کسی چیز کے ساتھ اللہ کی ایسی تعظیم نہیں کی گی جیسی بدا" کے ساتھ کی گی

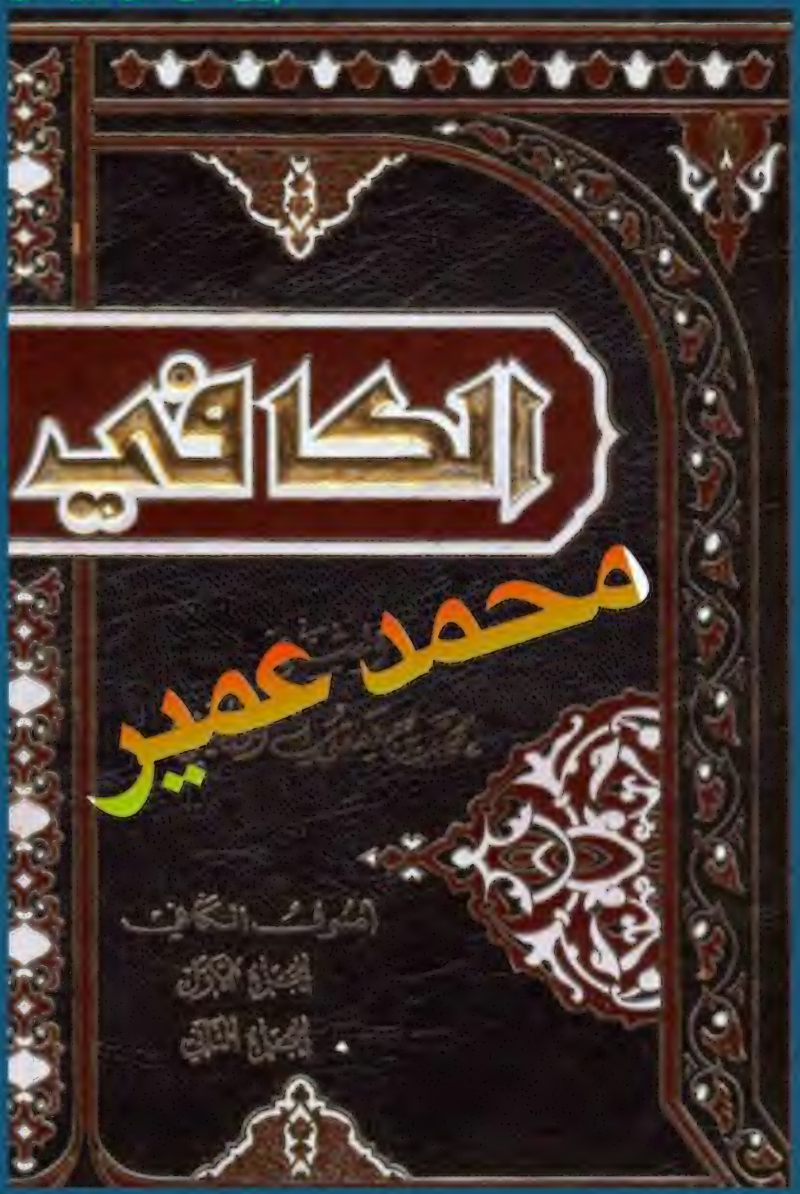

سُلَيْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾ [البقرة: ٥٧] قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَعْظَمُ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يُظْلَمَ وَلَكِنَّهُ خَلَطَنَا بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَ ظُلْمَنَا ظُلْمَهُ، وَوَلَايَتَنَا وَلَايَتَهُ، حَيْثُ يَقُولُ: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ [المائدة: ٥٥] يَعْنِي الْأَئِمَّةَ مِنَّا.

ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ: ﴿وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

٤٦ - بَابُ الْبَدَاءِ

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ثَعْلَبَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ مِثْلِ الْبَدَاءِ.

وفي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مَا عُظِّمَ اللهُ بِمِثْلِ الْبَدَاءِ.

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِمَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَمْحُوا اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ﴾ [الرعد: ٣٩] قَالَ: فَقَالَ: وَهَلْ يُمْحَى إِلَّا مَا كَانَ ثَابِتاً، وَهَلْ يُثْبَتُ إِلَّا مَا لَمْ يَكُنْ؟.

٣ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً حَتَّى يَأْخُذَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ خِصَالٍ: الْإِقْرَارَ لَهُ بِالْعُبُودِيَّةِ، وَخَلْعَ الْأَنْدَادِ، وَأَنَّ اللهَ يُقَدِّمُ مَا يَشَاءُ، وَيُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ.

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ قَضَى أَجَلاً وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ﴾ [الأنعام: ٢] قَالَ: هُمَا أَجَلَانِ: أَجَلٌ مَحْتُومٌ وَأَجَلٌ مَوْقُوفٌ.

٥ - أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا﴾ [مريم: ٦٧] قَالَ: فَقَالَ: لَا مُقَدَّراً وَلَا مُكَوَّناً، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا﴾ [الإنسان: ١] فَقَالَ: كَانَ مُقَدَّراً غَيْرَ مَذْكُورٍ.

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ عِنْدَ اللهِ مَخْزُونٌ لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ، وَعِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَرُسُلَهُ، فَمَا عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَرُسُلَهُ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ، لَا يُكَذِّبُ نَفْسَهُ وَلَا مَلَائِكَتَهُ وَلَا رُسُلَهُ، وَعِلْمٌ عِنْدَهُ مَخْزُونٌ يُقَدِّمُ مِنْهُ مَا يَشَاءُ، وَيُؤَخِّرُ مِنْهُ مَا يَشَاءُ، وَيُثْبِتُ مَا يَشَاءُ.

٧ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مِنَ الْأُمُورِ أُمُورٌ مَوْقُوفَةٌ عِنْدَ اللهِ يُقَدِّمُ مِنْهَا مَا يَشَاءُ وَيُؤَخِّرُ مِنْهَا مَا يَشَاءُ.

شیعہ مذہب میں حضرت علیؓ کو بطور تقیہ گالی دینا جائز ہے

حضرت امام جعفر صادقؒ سے کہا گیا کے لوگ یہ بیان کرتے ہیں، کہ علیؓ نے منبر کوفہ پر کہا۔ لوگوں۔ عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔ اور اگر مجھ سے برءات ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا۔ لوگوں نے حضرت علیؓ پر کیسا جھوٹ بولا ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت نے تو یہ فرمایا ہے۔ کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے گا۔ تو تم مجھے گالی دے دینا۔۔ اور اگر مجھ سے برءات کو کہا جائے۔ تو میں دین محمد پر ہوں۔۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برءات نہ کرنا۔۔۔ اصول کافی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 134 باب۔ التقیہ

شَيْءٌ إِلَّا أَكَلْتَهُ، وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَافِكُمْ أَنَّكُمْ تُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَأَكَلُوكُمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ، وَلَنَحَلُوكُمْ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، رَحِمَ اللهُ عَبْداً مِنْكُمْ كَانَ عَلَى وَلَايَتِنَا.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرِيزٍ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ﴾ قَالَ: الْحَسَنَةُ: التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ: الْإِذَاعَةُ، وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ السَّيِّئَةَ قَالَ: الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ التَّقِيَّةُ، ﴿فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾ [فصلت: ٣٤].

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْكِنَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: يَا أَبَا عَمْرٍو أَرَأَيْتَكَ لَوْ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ أَوْ أَفْتَيْتُكَ بِفُتْيَا ثُمَّ جِئْتَنِي بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتَنِي عَنْهُ فَأَخْبَرْتُكَ بِخِلَافِ مَا كُنْتُ أَخْبَرْتُكَ، أَوْ أَفْتَيْتُكَ بِخِلَافِ ذَلِكَ، بِأَيِّهِمَا كُنْتَ تَأْخُذُ؟ قُلْتُ: بِأَحَدِهِمَا وَأَدَعُ الْآخَرَ، فَقَالَ: قَدْ أَصَبْتَ يَا أَبَا عَمْرٍو، أَبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يُعْبَدَ سِرّاً، أَمَا وَاللهِ لَئِنْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ إِنَّهُ لَخَيْرٌ لِي وَلَكُمْ، وَأَبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي دِينِهِ إِلَّا التَّقِيَّةَ.

٨ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ دُرُسْتَ الْوَاسِطِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَا بَلَغَتْ تَقِيَّةُ أَحَدٍ تَقِيَّةَ أَصْحَابِ الْكَهْفِ إِنْ كَانُوا لَيَشْهَدُونَ الْأَعْيَادَ وَيَشُدُّونَ الزَّنَانِيرَ، فَأَعْطَاهُمُ اللهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ.

٩ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ وَاقِدٍ اللَّحَّامِ قَالَ: اسْتَقْبَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي طَرِيقٍ فَأَعْرَضْتُ عَنْهُ بِوَجْهِي وَمَضَيْتُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَأَلْقَاكَ فَأَصْرِفُ وَجْهِي كَرَاهَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ، فَقَالَ لِي: رَحِمَكَ اللهُ، وَلَكِنْ رَجُلًا لَقِيَنِي أَمْسِ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، مَا أَحْسَنَ وَلَا أَجْمَلَ.

١٠ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ النَّاسَ يَرْوُونَ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي، ثُمَّ تُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي فَلَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي، فَقَالَ: مَا أَكْثَرَ مَا يَكْذِبُ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا قَالَ: إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي، ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي وَإِنِّي لَعَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ، وَلَمْ يَقُلْ: لَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي. فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ: أَرَأَيْتَ إِنِ اخْتَارَ الْقَتْلَ دُونَ الْبَرَاءَةِ؟ فَقَالَ: وَاللهِ مَا ذَلِكَ عَلَيْهِ، وَمَا لَهُ إِلَّا مَا مَضَى عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، حَيْثُ أَكْرَهَهُ أَهْلُ مَكَّةَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ: ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾ [النحل: ١٠٦]. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله عِنْدَهَا: يَا عَمَّارُ: إِنْ عَادُوا فَعُدْ، فَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عُذْرَكَ وَأَمَرَكَ أَنْ تَعُودَ إِنْ عَادُوا.

١١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِيَّاكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا عَمَلًا يُعَيِّرُونَا بِهِ، فَإِنَّ وَلَدَ السَّوْءِ يُعَيِّرُ وَالِدَهُ بِعَمَلِهِ، كُونُوا لِمَنِ

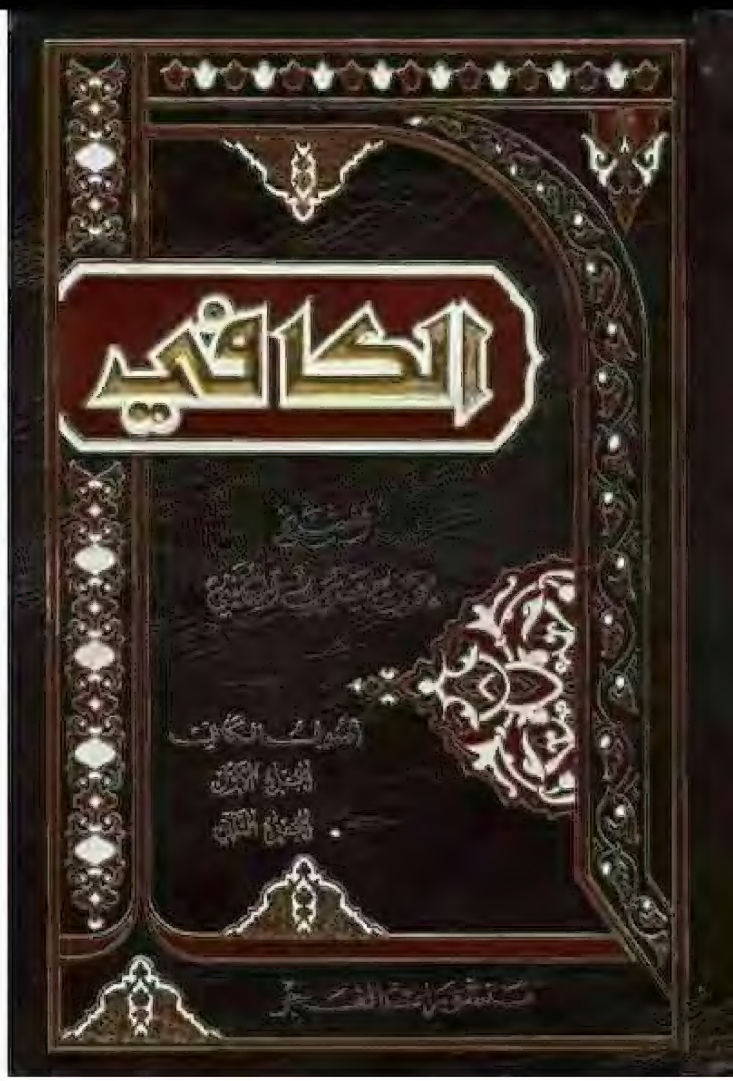

بداء کے متعلق شیعوں کا عقیدہ

علامہ یعقوب کلینی نے اصول الکافی میں زرارہ بن اعین کا بیان نقل کیا ہے کہ امام محمد باقر اور امام جعفر صادقؒ میں سے کسی ایک نے فرمایا کہ کسی چیز کے ساتھ اللہ تعالی کی ایسی عبادت نہیں کی گئی جیسا کے بداء کے ساتھ کی گئی اور ابن ابی عمیر نے ہشام بن سالم سے روایت کیا ہے کہ کسی چیز کے ساتھ اللہ تعالی کی ایسی تعظیم نہیں کی گئی جیسی بداء کے ساتھ کی گئی

اصول الکافی جلد اول صفحہ نمبر ۸۵

سُلَيْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾ [البقرة: ٥٧] قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَعْظَمُ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يُظْلَمَ وَلَكِنَّهُ خَلَطَنَا بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَ ظُلْمَنَا ظُلْمَهُ، وَوَلَايَتَنَا وَلَايَتَهُ، حَيْثُ يَقُولُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ﴾ [الفتح: ١٠] يَعْنِي الْأَئِمَّةَ مِنَّا.

ثُمَّ قَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: ﴿وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

٤٦ - بَابُ الْبَدَاءِ

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ثَعْلَبَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَحَدِهِمَا ﷺ قَالَ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ مِثْلِ الْبَدَاءِ.

وفي رواية ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عبد الله عليه السلام مثله.

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِمَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ﴾ [الرعد: ٣٩] قَالَ: فَقَالَ: وَهَلْ يُمْحَى إِلَّا مَا كَانَ ثَابِتاً، وَهَلْ يُثْبَتُ إِلَّا مَا لَمْ يَكُنْ؟.

٣ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً حَتَّى يَأْخُذَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ خِصَالٍ: الْإِقْرَارَ لَهُ بِالْعُبُودِيَّةِ، وَخَلْعَ الْأَنْدَادِ، وَأَنَّ اللهَ يُقَدِّمُ مَا يَشَاءُ، وَيُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ.

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ﴾ [الأنعام: ٢] قَالَ: هُمَا أَجَلَانِ: أَجَلٌ مَحْتُومٌ وَأَجَلٌ مَوْقُوفٌ.

٥ - أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا﴾ [مريم: ٦٧] قَالَ: فَقَالَ: لَا مُقَدَّراً وَلَا مُكَوَّناً، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا﴾ [الإنسان: ١] فَقَالَ: كَانَ مُقَدَّراً غَيْرَ مَذْكُورٍ.

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ عِنْدَ اللهِ مَخْزُونٌ لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ، وَعِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَرُسُلَهُ، فَمَا عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَرُسُلَهُ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ، لَا يُكَذِّبُ نَفْسَهُ وَلَا مَلَائِكَتَهُ وَلَا رُسُلَهُ، وَعِلْمٌ عِنْدَهُ مَخْزُونٌ يُقَدِّمُ مِنْهُ مَا يَشَاءُ، وَيُؤَخِّرُ مِنْهُ مَا يَشَاءُ، وَيُثْبِتُ مَا يَشَاءُ.

٧ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ: مِنْ

بداء کے متعلق شیعوں کا عقیدہ

علامہ یعقوب کلینی اپنی کتاب اصول کافی میں ریان بن صلت کا بیان نقل کرتا ہے کہ میں نے امام رضا سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالی نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے شراب کی حرمت نہ کی ہو اور اللہ تعالی کے لیے بداء کا اقرار نہ کیا ہو

اصول الکافی جلد اول صفحہ نمبر ۸۶

٨٦ اصول الكافي ج١

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، وَوُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عِلْمَيْنِ: عِلْمٌ مَكْنُونٌ مَخْزُونٌ، لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ، مِنْ ذَلِكَ يَكُونُ الْبَدَاءُ وَعِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَرُسُلَهُ وَأَنْبِيَاءَهُ فَنَحْنُ نَعْلَمُهُ.

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا بَدَا لِلّٰهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا كَانَ فِي عِلْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ لَهُ.

١٠ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَبْدُ لَهُ مِنْ جَهْلٍ.

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام هَلْ يَكُونُ الْيَوْمَ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ فِي عِلْمِ اللهِ بِالْأَمْسِ؟ قَالَ: لَا، مَنْ قَالَ هَذَا فَأَخْزَاهُ اللهُ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَلَيْسَ فِي عِلْمِ اللهِ؟ قَالَ: بَلَى قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ.

١٢ - عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ عَلِمَ النَّاسُ مَا فِي الْقَوْلِ بِالْبَدَاءِ مِنَ الْأَجْرِ مَا فَتَرُوا عَنِ الْكَلَامِ فِيهِ.

١٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْكُوفِيِّ أَخِي يَحْيَى، عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا تَنَبَّأَ نَبِيٌّ قَطُّ، حَتَّى يُقِرَّ لِلّٰهِ بِخَمْسِ خِصَالٍ: بِالْبَدَاءِ وَالْمَشِيئَةِ وَالسُّجُودِ وَالْعُبُودِيَّةِ وَالطَّاعَةِ.

١٤ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِمَا كَانَ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا، وَبِمَا يَكُونُ إِلَى انْقِضَاءِ الدُّنْيَا، وَأَخْبَرَهُ بِالْمَحْتُومِ مِنْ ذَلِكَ وَاسْتَثْنَى عَلَيْهِ فِيمَا سِوَاهُ.

١٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً قَطُّ إِلَّا بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَأَنْ يُقِرَّ لِلّٰهِ بِالْبَدَاءِ.

١٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سُئِلَ الْعَالِمُ عليه السلام كَيْفَ عِلْمُ اللهِ؟ قَالَ: عَلِمَ وَشَاءَ وَأَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَى وَأَمْضَى، فَأَمْضَى مَا قَضَى، وَقَضَى مَا قَدَّرَ، وَقَدَّرَ مَا أَرَادَ، فَبِعِلْمِهِ كَانَتِ الْمَشِيئَةُ، وَبِمَشِيئَتِهِ كَانَتِ الْإِرَادَةُ، وَبِإِرَادَتِهِ كَانَ التَّقْدِيرُ، وَبِتَقْدِيرِهِ كَانَ الْقَضَاءُ، وَبِقَضَائِهِ كَانَ الْإِمْضَاءُ، وَالْعِلْمُ مُتَقَدِّمٌ عَلَى الْمَشِيئَةِ، وَالْمَشِيئَةُ ثَانِيَةٌ، وَالْإِرَادَةُ ثَالِثَةٌ، وَالتَّقْدِيرُ وَاقِعٌ عَلَى الْقَضَاءِ بِالْإِمْضَاءِ.

فَلِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْبَدَاءُ فِيمَا عَلِمَ مَتَى شَاءَ، وَفِيمَا أَرَادَ لِتَقْدِيرِ الْأَشْيَاءِ، فَإِذَا وَقَعَ الْقَضَاءُ بِالْإِمْضَاءِ فَلَا بَدَاءَ، فَالْعِلْمُ فِي الْمَعْلُومِ قَبْلَ كَوْنِهِ، وَالْمَشِيئَةُ فِي الْمُنْشَإِ قَبْلَ عَيْنِهِ، وَالْإِرَادَةُ فِي الْمُرَادِ قَبْلَ قِيَامِهِ، وَالتَّقْدِيرُ لِهَذِهِ الْمَعْلُومَاتِ قَبْلَ تَفْصِيلِهَا وَتَوْصِيلِهَا عِيَاناً وَوَقْتاً، وَالْقَضَاءُ بِالْإِمْضَاءِ هُوَ الْمُبْرَمُ مِنَ

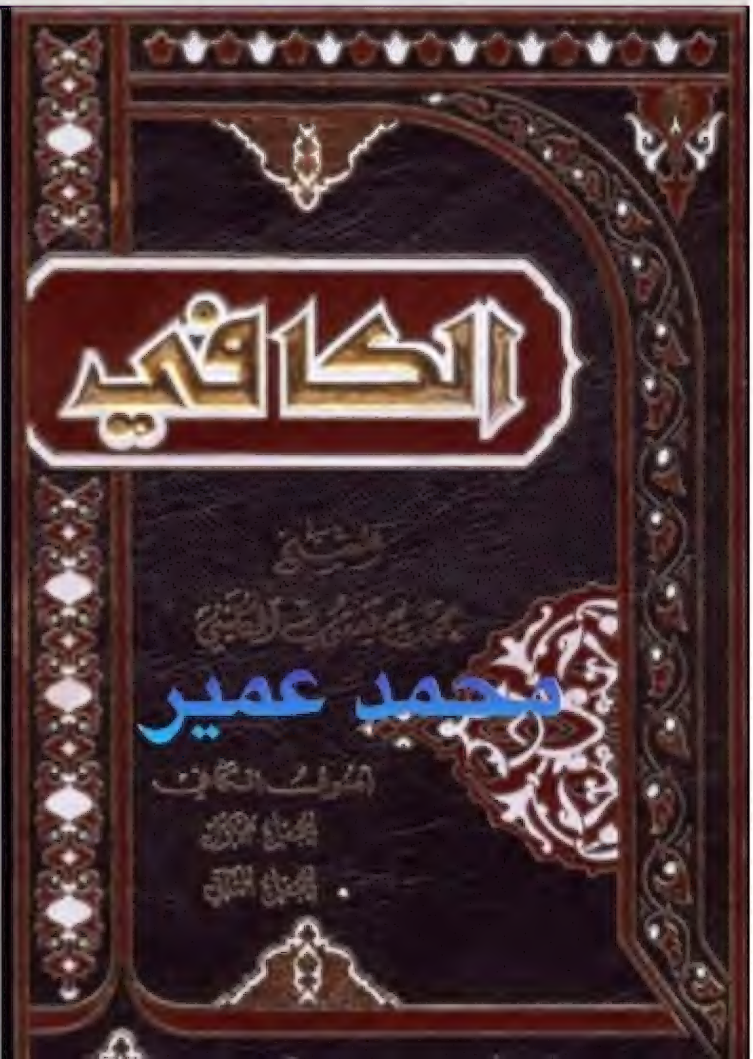

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا لوگوں عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے براءت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام پر کیسا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا حضرت علیہ السلام نے تو یہ فرمایا ہے کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برءات کو کہا جائے تو میں دین محمد پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برءات نہ کرنا

کتاب الکافی الشیخ الکلینی ج ۲ الصفحۃ ۱۳۴

غيرة إلا أخلفه، ولو أنّ الناس علموا ما في أجوافكم أنكم تحبّونا أهل البيت لأتوكم بأبنيتهم، ولتمنّوكم في السرّ والعلانية، رحم الله عبداً منكم كان على ولايتنا.

٦ - عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن حمّاد، عن حريز، عمّن أخبره، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ: ﴿وإذ نتقنا الجبل فوقهم كأنّه ظلّة﴾ قال: الجبل - الظلّة - السقف - الأباءة - قال: ثمّ

١٠ - عليّ بن إبراهيم، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة قال: قيل لأبي عبد الله عليه السلام: إنّ الناس يروون أنّ عليّاً عليه السلام قال على منبر الكوفة: أيّها الناس إنّكم ستدعون إلى سبّي فسبّوني، ثمّ تدعون إلى البراءة منّي فلا تبرؤوا منّي، فقال: ما أكثر ما يكذب الناس على عليّ عليه السلام، ثمّ قال: إنّما قال: إنّكم ستدعون إلى سبّي فسبّوني، ثمّ ستدعون إلى البراءة منّي وإنّي لعلى دين محمّد، ولم يقل: لا تبرؤوا منّي. فقال له السائل: أرأيت إن اختار القتل دون البراءة؟ فقال: والله ما ذلك عليه، وما له إلّا ما

الله عليه السلام: ما بلغت تقيّة أخو تقيّة أصحاب الكهف إن كانوا ليشهدون الأعياد ويشدّون الزنانير، فأعطاهم الله أجرهم مرّتين.

٩ - عنه، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ بن فضّال، عن حمّاد بن واقد اللحّام قال: استقبلت أبا عبد الله عليه السلام في طريق فأعرضت عنه بوجهي وتنحيت، فدخلك عليّ بعد ذلك، فقلت: جعلت فداك إنّي ألقاك فأعرضت وجهي كراهة أن أشقّ عليك، فقال لي: رحمك الله، ولكن رجلاً لقيني أمسي في موضع كذا وكذا فقال: عليك السلام يا أبا عبد الله، ما أحسن ولاء أهل

١٠ - عليّ بن إبراهيم، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة قال: قيل لأبي عبد الله عليه السلام: إنّ الناس يروون أنّ عليّاً عليه السلام قال على منبر الكوفة: أيّها الناس إنّكم ستدعون إلى سبّي فسبّوني، ثمّ تدعون إلى البراءة منّي فلا تبرؤوا منّي، فقال: ما أكثر ما يكذب الناس على عليّ عليه السلام، ثمّ قال: إنّما قال: إنّكم ستدعون إلى سبّي فسبّوني، ثمّ ستدعون إلى البراءة منّي وإنّي لعلى دين محمّد، ولم يقل: لا تبرؤوا منّي. فقال له السائل: أرأيت إن اختار القتل دون البراءة؟ فقال: والله ما ذلك عليه، وما له إلّا ما
مضى عليه عمّار بن ياسر، حيث أخرجه أهل مكّة وقلبه مطمئنّ بالإيمان، فأنزل الله عزّ وجلّ فيه: ﴿إلّا من أكره وقلبه مطمئنّ بالإيمان﴾ [النحل: ١٠٦]. فقال له النبيّ صلى الله عليه وآله عندها: يا عمّار: إن عادوا فعد، فقد أنزل الله عزّ وجلّ عذرك وأمرك أن تعود إن عادوا.

١١ - محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن هشام الكنديّ قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إيّاكم أن تعملوا عملاً يعيّرونا به، فإنّ ولد السوء يعيّر والدته بعمله، كونوا لمن

ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو چند دن تک ان کی والدہ کے دودھ نہ اترا ابو طالب نے ان کو اپنی چھاتی سے لگایا خدا نے دودھ اتار دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت اس سے ہوئی پھر ابوطالب نے ان کو حلیمہ سعدیہ کے سپرد کر دیا

کتاب الکافی الشیخ الکلینی ج ۱ الصفحۃ ۴۸۴

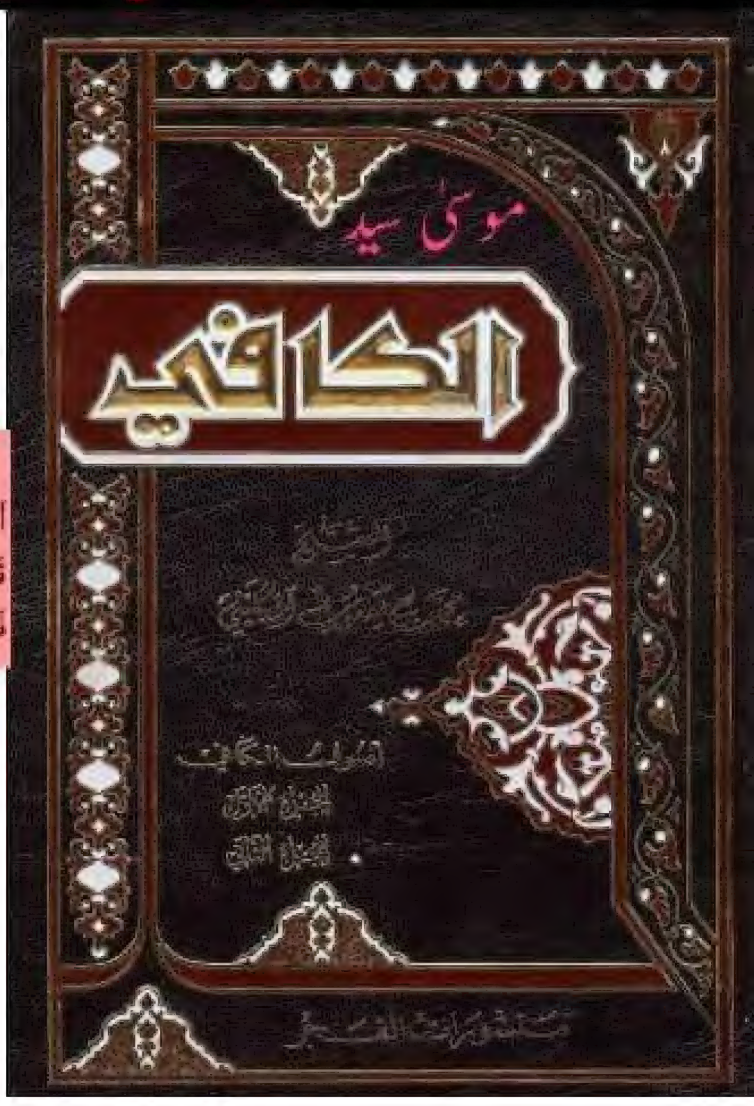

عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: لَمَّا أَنْ وَجَّهَ صَاحِبُ الْحَبَشَةِ بِالْخَيْلِ وَمَعَهُمُ الْفِيلُ لِيَهْدِمَ الْبَيْتَ، سَرَوْا بِإِبِلٍ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَسَاقُوهَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ، فَأَتَى صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فَدَخَلَ الْإِذْنَ، فَقَالَ: هَذَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: وَمَا يَشَاءُ؟ قَالَ التَّرْجُمَانُ: جَاءَ فِي إِبِلٍ لَهُ سَاقُوهَا، يَسْأَلُكَ رَدَّهَا فَقَالَ مَلِكُ الْحَبَشَةِ لِأَصْحَابِهِ: هَذَا رَئِيسُ قَوْمٍ وَزَعِيمُهُمْ جِئْتُ إِلَى بَيْتِهِ الَّذِي يَعْبُدُهُ لِأَهْدِمَهُ وَهُوَ يَسْأَلُنِي إِطْلَاقَ إِبِلِهِ، أَمَا لَوْ سَأَلَنِي الْإِمْسَاكَ عَنْ هَدْمِهِ لَفَعَلْتُ، رُدُّوا عَلَيْهِ إِبِلَهُ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِتَرْجُمَانِهِ: مَا قَالَ: لَكَ الْمَلِكُ؟ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: أَنَا رَبُّ الْإِبِلِ وَلِهَذَا الْبَيْتِ رَبٌّ يَمْنَعُهُ، فَرُدَّتْ إِلَيْهِ إِبِلُهُ وَانْصَرَفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ نَحْوَ مَنْزِلِهِ، فَمَرَّ بِالْفِيلِ فِي مُنْصَرَفِهِ، فَقَالَ لِلْفِيلِ: يَا مَحْمُودُ فَحَرَّكَ الْفِيلُ رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَتَدْرِي لِمَ جَاؤُوا بِكَ؟ فَقَالَ الْفِيلُ بِرَأْسِهِ: لَا، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: جَاؤُوا بِكَ لِتَهْدِمَ بَيْتَ رَبِّكَ أَفَتُرَاكَ فَاعِلَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ بِرَأْسِهِ: لَا، فَانْصَرَفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا غَدَوْا بِهِ لِيَدْخُلُوا الْحَرَمَ فَأَبَى وَامْتَنَعَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِبَعْضِ مَوَالِيهِ حِلْ ذَلِكَ: اعْلُ الْجَبَلَ فَانْظُرْ تَرَى شَيْئاً؟

۲۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى، عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله مَكَثَ أَيَّاماً لَيْسَ لَهُ لَبَنٌ، فَأَلْقَاهُ أَبُو طَالِبٍ عَلَى ثَدْيِ نَفْسِهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِ لَبَناً فَرَضَعَ مِنْهُ أَيَّاماً حَتَّى وَقَعَ أَبُو طَالِبٍ عَلَى حَلِيمَةَ السَّعْدِيَّةِ فَدَفَعَهُ إِلَيْهَا.

رَأْيِهِ فَيَمْتَنِعُونَ مِنْ ذَلِكَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَهُوَ طِفْلٌ يَدْرِجُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى فَخِذَيْهِ، فَأَهْوَى بَعْضُهُمْ إِلَيْهِ لِيَتَنَحَّاهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: دَعِ ابْنِي فَإِنَّ الْمَلَكَ قَدْ أَتَاهُ.

۲۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى، عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله مَكَثَ أَيَّاماً لَيْسَ لَهُ لَبَنٌ، فَأَلْقَاهُ أَبُو طَالِبٍ عَلَى ثَدْيِ نَفْسِهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِ لَبَناً فَرَضَعَ مِنْهُ أَيَّاماً حَتَّى وَقَعَ أَبُو طَالِبٍ عَلَى حَلِيمَةَ السَّعْدِيَّةِ فَدَفَعَهُ إِلَيْهَا.

۲۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ مَثَلَ أَبِي طَالِبٍ مَثَلُ أَصْحَابِ الْكَهْفِ أَسَرُّوا الْإِيمَانَ وَأَظْهَرُوا الشِّرْكَ فَآتَاهُمُ اللهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ.

۲۹ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ: قِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ كَافِراً؟ فَقَالَ: كَذَبُوا كَيْفَ يَكُونُ كَافِراً وَهُوَ يَقُولُ:

بداء کے متعلق شیعوں کا عقیدہ

علامہ یعقوب کلینی نے اپنی مشہور کتاب اصول کافی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۸۵ میں یوں نقل کیا ہے کہ زرارہ بن اعین کا بیان ہے کہ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک نے فرمایا کہ کسی چیز کے ساتھ اللہ تعالی کی ایسی عبادت نہیں کی گی جیسا کہ بدا"کے ساتھ کی گی اور ابن ابی عمیر نے ہشام بن سالم سے رویت کی ہے کہ کسی چیز کے ساتھ اللہ کی ایسی تعظیم نہیں کی گی جیسی بدا" کے ساتھ کی گی

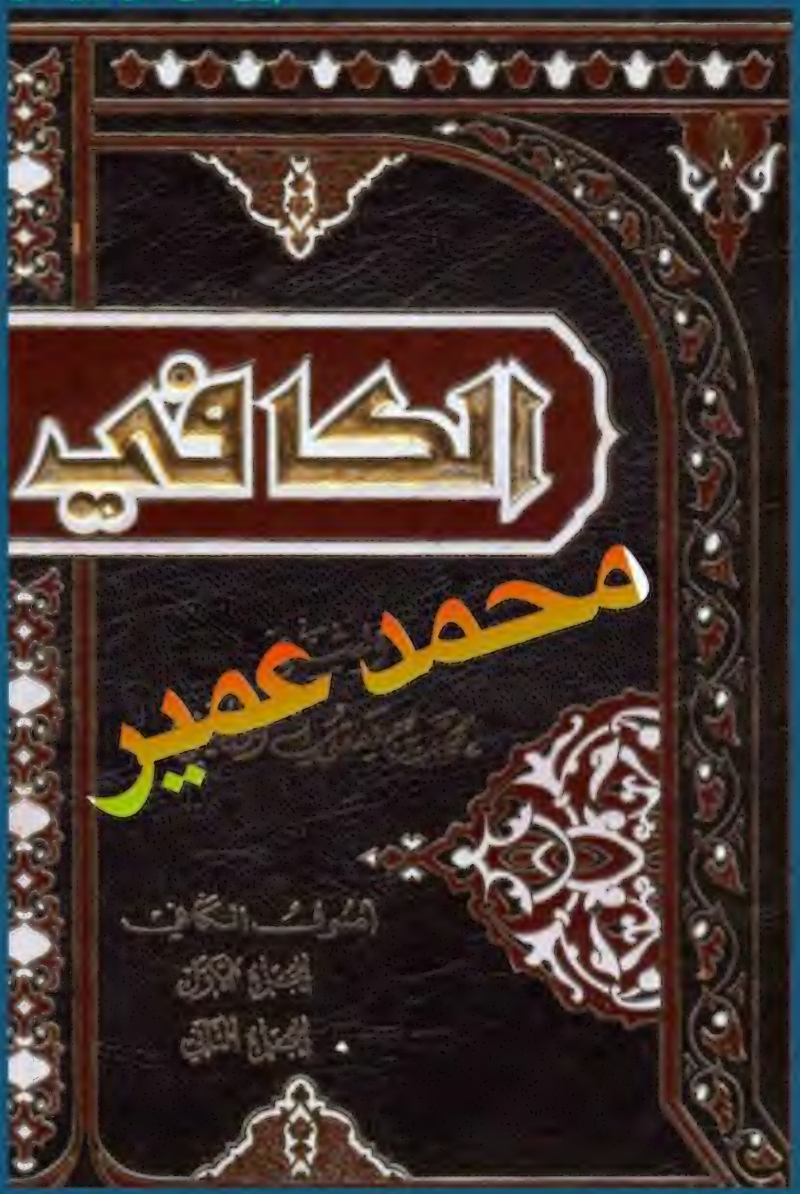

سُلَيْمَانَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾ [البقرة: ٥٧] قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَعْظَمُ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يُظْلَمَ وَلَكِنَّهُ خَلَطَنَا بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَ ظُلْمَنَا ظُلْمَهُ، وَوَلَايَتَنَا وَلَايَتَهُ، حَيْثُ يَقُولُ: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ [المائدة: ٥٥] يَعْنِي الْأَئِمَّةَ مِنَّا.

ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ: ﴿وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

٤٦ - بَابُ الْبَدَاءِ

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ثَعْلَبَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ مِثْلِ الْبَدَاءِ.

وفي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مَا عُظِّمَ اللهُ بِمِثْلِ الْبَدَاءِ.

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِمَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَمْحُوا اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ﴾ [الرعد: ٣٩] قَالَ: فَقَالَ: وَهَلْ يُمْحَى إِلَّا مَا كَانَ ثَابِتاً، وَهَلْ يُثْبَتُ إِلَّا مَا لَمْ يَكُنْ؟.

٣ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً حَتَّى يَأْخُذَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ خِصَالٍ: الْإِقْرَارَ لَهُ بِالْعُبُودِيَّةِ، وَخَلْعَ الْأَنْدَادِ، وَأَنَّ اللهَ يُقَدِّمُ مَا يَشَاءُ، وَيُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ.

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَارَةَ عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ قَضَى أَجَلاً وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ﴾ [الأنعام: ٢] قَالَ: هُمَا أَجَلَانِ: أَجَلٌ مَحْتُومٌ وَأَجَلٌ مَوْقُوفٌ.

٥ - أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا﴾ [مريم: ٦٧] قَالَ: فَقَالَ: لَا مُقَدَّراً وَلَا مُكَوَّناً، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا﴾ [الإنسان: ١] فَقَالَ: كَانَ مُقَدَّراً غَيْرَ مَذْكُورٍ.

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ عِنْدَ اللهِ مَخْزُونٌ لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ، وَعِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَرُسُلَهُ، فَمَا عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَرُسُلَهُ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ، لَا يُكَذِّبُ نَفْسَهُ وَلَا مَلَائِكَتَهُ وَلَا رُسُلَهُ، وَعِلْمٌ عِنْدَهُ مَخْزُونٌ يُقَدِّمُ مِنْهُ مَا يَشَاءُ، وَيُؤَخِّرُ مِنْهُ مَا يَشَاءُ، وَيُثْبِتُ مَا يَشَاءُ.

٧ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مِنَ الْأُمُورِ أُمُورٌ مَوْقُوفَةٌ عِنْدَ اللهِ يُقَدِّمُ مِنْهَا مَا يَشَاءُ وَيُؤَخِّرُ مِنْهَا مَا يَشَاءُ.

بداء کے متعلق شیعوں کا عقیدہ

علامہ یعقوب کلینی اپنی کتاب اصول کافی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۸۶ پر ایک عبارت نقل کرتا ہے کہ ریان بن صلت کا بیان ہے کہ میں نے امام رضا سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالی نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے شراب کی حرمت نہ کی ہو اور اللہ تعالی کے لئے بداء کا اقرار نہ کیا ہو

٨ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ؛ وَوُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عِلْمَيْنِ: عِلْمٌ مَكْنُونٌ مَخْزُونٌ، لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ، مِنْ ذٰلِكَ يَكُونُ الْبَدَاءُ وَعِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَرُسُلَهُ وَأَنْبِيَاءَهُ فَنَحْنُ نَعْلَمُهُ.

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَا بَدَا لِلّٰهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا كَانَ فِي عِلْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ لَهُ.

١٠ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَبْدُ لَهُ مِنْ جَهْلٍ.

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام هَلْ يَكُونُ الْيَوْمَ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ فِي عِلْمِ اللهِ بِالْأَمْسِ؟ قَالَ: لَا، مَنْ قَالَ هٰذَا فَأَخْزَاهُ اللهُ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَلَيْسَ فِي عِلْمِ اللهِ؟ قَالَ: بَلَى قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ.

١٢ - عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ عَلِمَ النَّاسُ مَا فِي الْقَوْلِ بِالْبَدَاءِ مِنَ الْأَجْرِ مَا فَتَرُوا عَنِ الْكَلَامِ فِيهِ.

١٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْكُوفِيِّ أَخِي يَحْيَى، عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا تَنَبَّأَ نَبِيٌّ قَطُّ، حَتَّى يُقِرَّ لِلّٰهِ بِخَمْسِ خِصَالٍ: بِالْبَدَاءِ وَالْمَشِيئَةِ وَالسُّجُودِ وَالْعُبُودِيَّةِ وَالطَّاعَةِ.

١٤ - وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله بِمَا كَانَ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا، وَبِمَا يَكُونُ إِلَى انْقِضَاءِ الدُّنْيَا، وَأَخْبَرَهُ بِالْمَحْتُومِ مِنْ ذٰلِكَ وَاسْتَثْنَى عَلَيْهِ فِيمَا سِوَاهُ.

١٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً قَطُّ إِلَّا بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَأَنْ يُقِرَّ لِلّٰهِ بِالْبَدَاءِ.

١٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سُئِلَ الْعَالِمُ عليه السلام كَيْفَ عِلْمُ اللهِ؟ قَالَ: عَلِمَ وَشَاءَ وَأَرَادَ وَقَدَّرَ وَقَضَى وَأَمْضَى؛ فَأَمْضَى مَا قَضَى، وَقَضَى مَا قَدَّرَ، وَقَدَّرَ مَا أَرَادَ، فَبِعِلْمِهِ كَانَتِ الْمَشِيئَةُ، وَبِمَشِيئَتِهِ كَانَتِ الْإِرَادَةُ، وَبِإِرَادَتِهِ كَانَ التَّقْدِيرُ، وَبِتَقْدِيرِهِ كَانَ الْقَضَاءُ، وَبِقَضَائِهِ كَانَ الْإِمْضَاءُ؛ وَالْعِلْمُ مُتَقَدِّمٌ عَلَى الْمَشِيئَةِ، وَالْمَشِيئَةُ ثَانِيَةٌ، وَالْإِرَادَةُ ثَالِثَةٌ، وَالتَّقْدِيرُ وَاقِعٌ عَلَى الْقَضَاءِ بِالْإِمْضَاءِ.

فَلِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْبَدَاءُ فِيمَا عَلِمَ مَتَى شَاءَ، وَفِيمَا أَرَادَ لِتَقْدِيرِ الْأَشْيَاءِ، فَإِذَا وَقَعَ الْقَضَاءُ بِالْإِمْضَاءِ فَلَا بَدَاءَ، فَالْعِلْمُ فِي الْمَعْلُومِ قَبْلَ كَوْنِهِ، وَالْمَشِيئَةُ فِي الْمُنْشَإِ قَبْلَ عَيْنِهِ، وَالْإِرَادَةُ فِي الْمُرَادِ قَبْلَ قِيَامِهِ، وَالتَّقْدِيرُ لِهٰذِهِ الْمَعْلُومَاتِ قَبْلَ تَفْصِيلِهَا وَتَوْصِيلِهَا عِيَاناً وَوَقْتاً، وَالْقَضَاءُ بِالْإِمْضَاءِ هُوَ الْمُبْرَمُ مِنَ

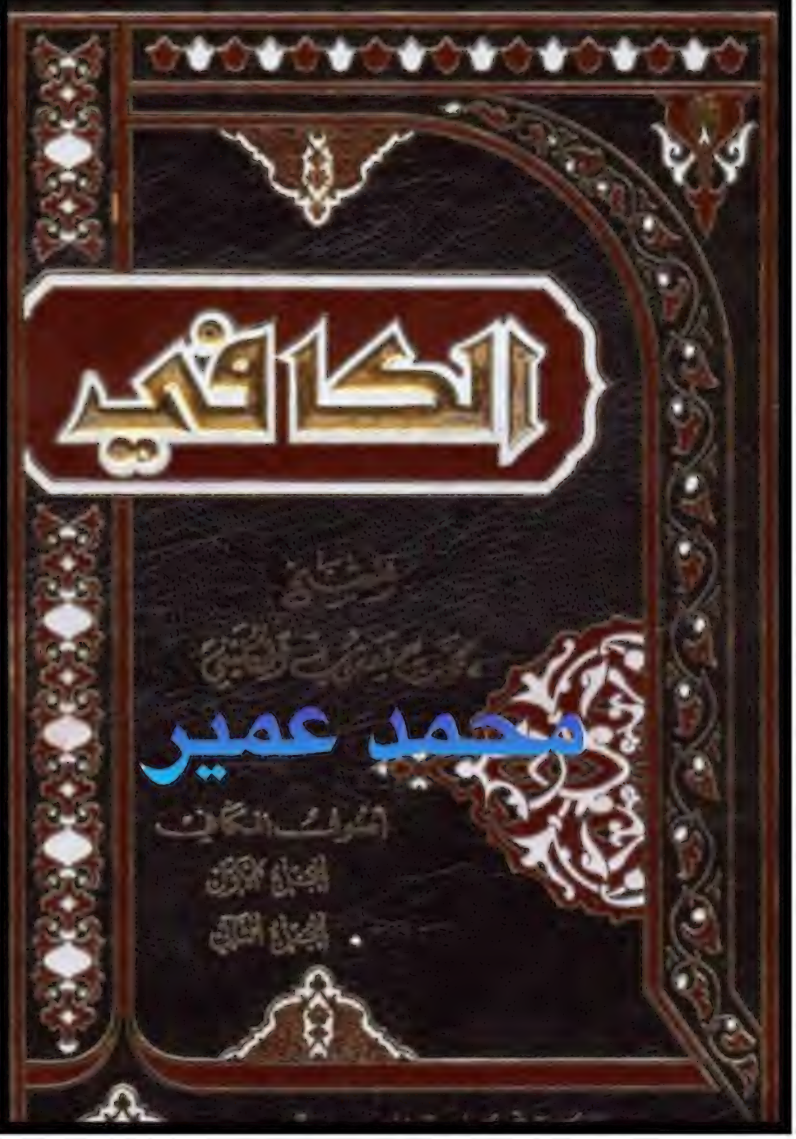

ملتِ جعفریہ بدترین گستاخ اہلبیت و اولاد فاطمہ

بقول رافضہ سیدہ فاطمہ ؑ کو امام حسین ؑ کا پیدا ہونا سخت ناپسند تھا جب سیدہ فاطمہ کو حسین ؑ کی ولادت کی خوشخبری دی گئی تو یہ بات آپ کو سخت ناگوار گزری امام جعفر صادق ؑ کے مطابق سوائے فاطمہ ؑ کے کسی ماں نے آپنے بیٹے کو ناگواری سے پیدا نہیں کیا

کتاب الرافضۃ الشافی مصنف شیخ کلینی جلد سوم صفحہ ۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موسیٰ سید کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت — کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ ولی النعم الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الہ آبادی

بالاستعلم جملہ مدارسہ مکرمہ

مصنف و مستدرک

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

لِمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ سَيُقْتَلُ . قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: «وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا» ۴۶/۱۵ عنکبوت

۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب امام حسین کا حمل قرار پایا تو جبرئیل رسول خدا کے پاس آئے اور کہا کہ امتِ تیرا ایک لڑکے کو پیدا کریں گی حسین کو آپ کے بعد آپ کی امت قتل کر دے گی جب فاطمہ حاملہ ہوئیں تو رنجیدہ ہوئیں اور جب امام حسین پیدا ہوئے تب رنجیدہ ہوئیں۔ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ کوئی ماں سوائے فاطمہ کے اپنے لڑکے کے پیدا ہونے پر رنجیدہ نہ ہوئی ہوگی۔ ان کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ ان کا یہ بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔ امام حسین کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی ہم نے انسان کو وصیت کی اپنے والدین سے احسان کے بارے میں اس کی ماں نے حمل رنجیدہ رہی اور وضع حمل کے وقت بھی اور اس کے حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس مہینے تھی۔

۴- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو الزَّيَّاتِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَبْرَئِيلَ عليه السلام نَزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ اللهَ يُبَشِّرُكَ بِمَوْلُودٍ يُولَدُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَقَالَ : يَا جَبْرَئِيلُ ! وَعَلَى رَبِّي السَّلَامُ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ يُولَدُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي ، فَعَرَجَ ثُمَّ هَبَطَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَقَالَ : يَا جَبْرَئِيلُ وَعَلَى رَبِّي السَّلَامُ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي ، فَعَرَجَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ هَبَطَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيُبَشِّرُكَ بِأَنَّهُ جَاعِلٌ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْإِمَامَةَ وَالْوَلَايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَقَالَ : قَدْ رَضِيتُ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى فَاطِمَةَ أَنَّ اللهَ يُبَشِّرُنِي بِمَوْلُودٍ يُولَدُ لَكِ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ لِي مِنْهُ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ . فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ اللهَ قَدْ جَعَلَ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْإِمَامَةَ وَالْوَلَايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنِّي قَدْ رَضِيتُ ، فَحَمَلَتْهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ، فَإِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ : رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ، فَلَوْلَا أَنَّهُ قَالَ : أَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي لَكَانَتْ كُلُّ ذُرِّيَّتِهِ أَئِمَّةً . وَلَمْ يَمَسَّ الْحُسَيْنَ مِنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَلَا مِنْ أُنْثَى ، كَانَ يُؤْتَى بِهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَيَضَعُ إِبْهَامَهُ فِي فِيهِ فَيَمَصُّ مِنْهَا مَا يَكْفِيهِ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَ ، فَنَبَتَ لَحْمُ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ لَحْمِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَدَمِهِ ، وَلَمْ يُولَدْ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام .

رافضیوں کا عقیدہ امامت

عقیدہ نمبر 6

شیعوں کا اپنے ائمہ کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ

ائمہ اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ باختیار خود مرتے ہیں

اصول کافی (اردو) ج ۲ ص ۱۵۴

یا اللہ مدد
BUKHARI PUBLICATION

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

چھیالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ باختیار خود مرتے ہیں

(باب) ۴۶

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُوْنَ مَتٰى يَمُوْتُوْنَ وَاَنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ اِلَّا بِاخْتِيَارٍ مِّنْهُمْ

۱ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُوْعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام : أَيُّ إِمَامٍ لَا يَعْلَمُ مَا يُصِيْبُهُ وَإِلٰى مَا يَصِيْرُ ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِحُجَّةٍ [1] لِلّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کیا مصیبت پہنچے گی اور اس کا انجام کار کیا ہوگا تو مخلوق خدا کی رہنمائی نہیں کر سکتا اور خدا کی حجت نہیں ہو سکتا

۲ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ قَطِيْعَةِ الرَّبِيْعِ مِنَ الْعَامَّةِ بِبَغْدَادَ مِمَّنْ كَانَ يُنْقَلُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ لِي : قَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ مَنْ يَقُوْلُوْنَ بِفَضْلِهِ مِنْ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ ، فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ قَطُّ فِي فَضْلِهِ وَ نُسُكِهِ . فَقُلْتُ لَهُ : مَنْ ؟ وَ كَيْفَ رَأَيْتَهُ ؟ قَالَ : جُمِعْنَا أَيَّامَ التِّنِّيْنِيِّ بْنِ شَاهَكَ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْوُجُوهِ الْمَنْسُوبِيْنَ إِلَى الْخَيْرِ ، فَأُدْخِلْنَا عَلٰى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليهما السلام فَقَالَ لَنَا التِّنِّيْنِيُّ : يَا هٰؤُلَاءِ انْظُرُوا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ هَلْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ ؟ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ قَدْ فُعِلَ بِهِ [2] وَ يُكْثِرُوْنَ فِي ذٰلِكَ وَ هٰذَا مَنْزِلُهُ وَ فِرَاشُهُ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ عِنْدَنَا وَلَمْ يُرِدْ بِهِ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ سُوْءًا وَ إِنَّمَا يَنْتَظِرُ بِهِ أَنْ يُقْدِمَ فَيُنَاظِرَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ هٰذَا هُوَ صَحِيْحٌ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي جَمِيْعِ أُمُوْرِهِ ، فَسَلُوْهُ ، قَالَ : وَ نَحْنُ لَيْسَ لَنَا هَمٌّ إِلَّا النَّظَرَ إِلَى الرَّجُلِ وَ إِلٰى فَضْلِهِ وَ سَمْتِهِ ؛ فَقَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليهما السلام : أَمَّا مَا ذَكَرَ مِنَ التَّوْسِعَةِ وَمَا أَشْبَهَهَا فَهُوَ عَلٰى مَا ذَكَرَ غَيْرَ أَنِّي أُخْبِرُكُمْ أَيَّتُهَا النَّفْرُ أَنِّي قَدْ سُقِيْتُ السَّمَّ فِي سَبْعِ تَمَرَاتٍ وَ أَنَا غَدًا أَخْضَرُّ وَ بَعْدَ غَدٍ أَمُوْتُ قَالَ : فَنَظَرْتُ إِلَى التِّنِّيْنِيِّ بْنِ شَاهَكَ يَضْطَرِبُ

ملتِ جعفریہ بدترین گستاخ اہلبیت و اولاد فاطمہ

بقول رافضہ سیدہ فاطمہ ؑ کو امام حسین ؑ کا پیدا ہونا سخت ناپسند تھا جب سیدہ فاطمہ کو حسین ؑ کی ولادت کی خوشخبری دی گئی تو یہ بات آپ کو سخت ناگوار گزری امام جعفر صادق ؑ کے مطابق سوائے فاطمہ ؑ کے کسی ماں نے آپنے بیٹے کو ناگواری سے پیدا نہیں کیا

کتاب الرافضۃ الشافی مصنف شیخ کلینی جلد سوم صفحہ ۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موسیٰ سید کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت — کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ ولی النعم الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الہ آبادی

بالاستعلم جملہ مدارسہ مکرمہ

مصنف و مستدرک

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

لِمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ سَيُقْتَلُ . قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: «وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا» ۴۶/۱۵ عنکبوت

۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب امام حسین کا حمل قرار پایا تو جبرئیل رسول خدا کے پاس آئے اور کہا کہ امتِ تیرا ایک لڑکے کو پیدا کریں گی حسین کو آپ کے بعد آپ کی امت قتل کر دے گی جب فاطمہ حاملہ ہوئیں تو رنجیدہ ہوئیں اور جب امام حسین پیدا ہوئے تب رنجیدہ ہوئیں۔ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ کوئی ماں سوائے فاطمہ کے اپنے لڑکے کے پیدا ہونے پر رنجیدہ نہ ہوئی ہوگی۔ ان کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ ان کا یہ بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔ امام حسین کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی ہم نے انسان کو وصیت کی اپنے والدین سے احسان کے بارے میں اس کی ماں نے حمل رنجیدہ رہی اور وضع حمل کے وقت بھی اور اس کے حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس مہینے تھی۔

۴- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو الزَّيَّاتِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَبْرَئِيلَ عليه السلام نَزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ اللهَ يُبَشِّرُكَ بِمَوْلُودٍ يُولَدُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَقَالَ : يَا جَبْرَئِيلُ ! وَعَلَى رَبِّي السَّلَامُ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ يُولَدُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي ، فَعَرَجَ ثُمَّ هَبَطَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَقَالَ : يَا جَبْرَئِيلُ وَعَلَى رَبِّي السَّلَامُ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي ، فَعَرَجَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ هَبَطَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيُبَشِّرُكَ بِأَنَّهُ جَاعِلٌ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْإِمَامَةَ وَالْوَلَايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَقَالَ : قَدْ رَضِيتُ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى فَاطِمَةَ أَنَّ اللهَ يُبَشِّرُنِي بِمَوْلُودٍ يُولَدُ لَكِ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ لِي مِنْهُ ، تَقْتُلُهُ أُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ . فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ اللهَ قَدْ جَعَلَ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْإِمَامَةَ وَالْوَلَايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنِّي قَدْ رَضِيتُ ، فَحَمَلَتْهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ، فَإِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ : رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ، فَلَوْلَا أَنَّهُ قَالَ : أَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي لَكَانَتْ كُلُّ ذُرِّيَّتِهِ أَئِمَّةً . وَلَمْ يَمَسَّ الْحُسَيْنَ مِنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَلَا مِنْ أُنْثَى ، كَانَ يُؤْتَى بِهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَيَضَعُ إِبْهَامَهُ فِي فِيهِ فَيَمَصُّ مِنْهَا مَا يَكْفِيهِ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَ ، فَنَبَتَ لَحْمُ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ لَحْمِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَدَمِهِ ، وَلَمْ يُولَدْ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليهما السلام .

ملت جعفریہ بدترین گستاخ اہلبیت و اولاد حسنؑ

اسماعیل نے کہا آپ کو یاد ہے میں آپ کے پدر بزرگوار محمد بن علی کے پاس آیا حضرت نے دیر تک مجھے دیکھا اور رونے لگے میرے پوچھنے پر بتایا کہ تم قتل کر دیے جاؤ گے اور تمہارے خون کی شکایت تک نا ہو گی میں نے کہا ایسا کب ہو گا امام جعفر صادق نے کہا ایسا تب ہو گا جب اولاد حسنؑ سے ایک منحوس انسان ممبر رسول پر چڑھے گا اور لوگوں کو آپنی امامت کی طرف بلائے گا

کتاب الرافضۃ الشافی مصنف شیخ کلینی جلد ۴ صفحہ ۳۴۷ تا ۳۴۸

اسماعیل نے کہا، میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ میں آپ کے پدر بزرگوار محمد بن علی کی خدمت میں ایک روز دوپہر کے وقت زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے آیا تھا۔ حضرت نے دیر تک مجھ کو دیکھا اور رو پڑے تب میں نے کہا آپ کیوں رو رہے ہیں فرمایا۔ تمہارا مستقبل خیال کر کے رو رہا ہوں تم قتل کیے جاؤ گے تمہارے خون کی شکایت تک

نہ کی جائے گی۔

میں نے کہا ایسا کب ہوگا۔ فرمایا جب تم کو باطل کی طرف بلایا جائے گا اور تم اس سے انکار کرو گے اور اس وقت تم دیکھو گے کہ میرے اور تمہارے درمیان کا فاصلہ کم ہو گیا ہے۔ اسماعیل نے کہا، میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ میں آپ کے پدر بزرگوار محمد بن علی کی خدمت میں ایک روز دوپہر کے وقت زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے آیا تھا۔ حضرت نے دیر تک مجھ کو دیکھا اور رو پڑے تب میں نے کہا آپ کیوں رو رہے ہیں فرمایا۔ تمہارا مستقبل خیال کر کے رو رہا ہوں تم قتل کیے جاؤ گے تمہارے خون کی شکایت تک نہ کی جائے گی۔ میں نے کہا ایسا کب ہوگا۔ فرمایا جب تم کو باطل کی طرف بلایا جائے گا اور تم اس سے انکار کرو گے اور اس وقت تم دیکھو گے کہ میرے اور تمہارے درمیان کا فاصلہ کم ہو گیا ہے۔ (اس تمام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک منحوس ترین انسان کہ اولاد حسنؑ سے کہ وہ منبر رسولؐ پر چڑھے گا اور اپنی امامت کی طرف لوگوں کو بلائے گا اور اپنا نام رکھے گا اپنے اصل نام کے علاوہ دوسرے لوگوں میں اپنا نام مخفی رکھے گا۔)

پس تازہ کرنا اس روز اپنے ایمان کو اور لکھنا اپنی وصیت۔ پس تم پاؤ اسی روز فضل کیے جاؤ گے یا دو شنبہ روز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ بالا بہ بات سمجھ لے یا دے تم ہے رب کعبہ کی یہ دو رمضان کے بہت کم روزے رکھ پائے گا پس میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اے ابوالحسن اور دعا کرتا ہوں کہ تمہاری مصیبت میں صبر کرنے پر خدا ہم کو بڑا اجر دے۔

اور آپ کی اولاد کو آپ کا اچھا جانشین بنائے پھر انا للہ وانا الیہ راجعون، فرمایا اس کے بعد اسماعیل کو وہاں سے اٹھا لے گئے اور امام علیہ السلام کو قید خانہ میں لے گئے۔ موسیٰ بن عبداللہ کہتا ہے کہ ایک رات گزری تھی کہ اسماعیل کے بھتیجے معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کی اولاد آئی اور انھوں نے اسماعیل کو لات، گھونسوں سے اتنا مارا کہ وہ مر گئے پھر محمد نے کسی کو امام علیہ السلام کے پاس بھیجا۔ اس نے ان کو رہا کر دیا۔

اس کے بعد چند روز توقف رہا یہاں تک کہ ہم نے ماہ رمضان کا چاند دیکھا۔ ناگاہ ہمیں خبر ملی کہ عیسیٰ بن موسیٰ (منصور عباسی کا چچا زاد بھائی) نے چھ ہزار کی فوج کے ساتھ مدینہ پر چڑھائی کی ہے۔ یہ سن کر محمد ابن عبداللہ نے اپنے لشکر کے آگے جسے کا سردار یزید بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کو مقرر کیا اور عیسیٰ بن موسیٰ نے اپنے لشکر کے سردار بنائے اور اور حسن بن زید ابن الحسن و قاسم و محمد بن زید علی بن ابراہیم کو حسن بن زید کے ہمراہ کیا تھا یزید بن معاویہ سے شکست کھائی اور عیسیٰ بن موسیٰ مدینہ آیا اور مدینہ میں کشت و خون ہوا عیسیٰ کو اب یہ کہتے سنا گیا، عیسیٰ بن عبداللہ کہتے ہیں پس عباسی لشکر کے سپاہ پوش سپاہی ہمارے پیچھے سے آئے اور ہم نے مدینے کے اصحاب سے خبر پائی۔ بازار تک پہنچا اور اپنے لشکر کو وہاں پہنچا کر اپنے گھر کی طرف لوٹا۔ پھر آیا اور رات کے وقت (حملہ آور) لشکر میں گیا۔ وہاں کوئی سپاہ پوش و عباسی سپاہی اور سفید پوش (محمد کا سپاہی) نہ دیکھا تو آگے بڑھ کر قبیلہ فزارہ کی گھاٹی تک پہنچا اور پیچھے آیا۔ جہاں جیلہ پڑاؤ تھا۔ وہاں سے الحرس کے بند پر آیا۔ ناگاہ وہ سب پیشین گوئی امام جعفر صادق علیہ السلام ایک سوار اس کے پیچھے سے آیا یزید کے گھوڑے کو قتل کر اور محمد کے نیزہ مارا، لیکن یہ وار کارگر نہ ہوا۔ پھر محمد نے حملہ کیا اور اپنی شمشیر اس کے گھوڑے کے سر پر ماری، سوار نے بھی پیروی ماری۔ وہ محمد کی زرہ میں رہ گیا اور کوئی نقصان نہ پہنچا۔ وہ سوار جو کہ گھوڑے کے بھی ہو گئے سے پیادہ ہو گیا تھا لہذا محمد نے اس پر جھک کر وار کیا اور اس کو عاجز کر دیا۔

ابھی محمد مشغول تھا اس سوار کی طرف کہ حمید بن قحطبہ نے کوچہ عمار سے نکل کر محمد پر حملہ کیا اور ایسا نیزہ مارا کہ اس کی سنان بند کاندھے میں دے آئی اور نیزہ ٹوٹ گیا۔ محمد نے حمید پر حملہ کیا۔ حمید نے ٹوٹے نیزے کی جڑ سے حملہ کیا اور محمد کو زمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ ابو جعفر الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن عالیجناب آیت اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ اعلیٰ نقوی الامروہوی

بانی و مہتمم جامعہ سلمانیہ کراچی

مصنف و مترجم کتاب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

موسیٰ سید

فضال عن داود بن فرقد عن عمرو بن عثمان الجهني عن ابي عبد الله ع قال ان الله
لم يبد له من جهل علي بن ابراهيم عن محمد بن عيسى عن يونس عن منصور
بن حازم قال سألت ابا عبد الله ع هل يكون اليوم شيء لم يكن في علم الله بالامس
قال لا من قال هذا فاخزاه الله قلت ارأيت ما كان وما هو كائن الى يوم القيمة
اليس في علم الله قال بلى قبل ان يخلق الخلق علي عن محمد عن يونس عن مالك
الجهني قال سمعت ابا عبد الله ع يقول لو علم الناس ما في القول بالبداء من
الاجر ما افتروا عن الكلام فيه عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد بن خالد
عن بعض اصحابنا عن محمد بن عمرو الكوفي اخي يحيى عن مرازم بن حكيم قال
سمعت ابا عبد الله ع يقول ما تنبأ نبي قط حتى يقر لله بخمس بالبداء والمشية و
السجود والعبودية والطاعة وبهذا الاسناد عن احمد بن محمد عن جعفر بن
محمد عن يونس عن جهم بن ابي جهمة عمن حدثه عن ابي عبد الله ع قال ان الله جل
وعز اخبر محمدا ع بما كان منذ كانت الدنيا وبما يكون الى انقضاء الدنيا واخبره
بالمحتوم من ذلك واستثنى عليه فيما سواه علي بن ابراهيم عن ابيه عن الريان
بن الصلت قال سمعت الرضا ع يقول ما بعث الله نبيا قط الا بتحريم الخمر وان يقر
لله بالبداء الحسين بن محمد عن معلى بن محمد قال سئل العالم ع كيف علم الله
قال علم وشاء واراد وقدر وقضى وامضى فامضى ما قضى وقضى ما قدر
وقدر ما اراد فبعلمه كانت المشية وبمشيته كانت الارادة وبارادته كان التقدير
وبتقديره كان القضاء وبقضائه كان الامضاء والعلم متقدم على المشية و
المشية ثانية والارادة ثالثة والتقدير واقع على القضاء بالامضاء فلله تبارك
وتعالى البداء فيما علم متى شاء وفيما اراد لتقدير الاشياء فاذا وقع القضاء
بالامضاء فلا بداء فالعلم في المعلوم قبل كونه والمشية في المنشأ قبل عينه و
الارادة في المراد قبل قيامه والتقدير لهذه المعلومات قبل تفصيلها و
توصيلها عيانا ووقتا والقضاء بالامضاء هو المبرم من المفعولات وذوات الاجسام المدركات
بالحواس من ذوي لون وريح ووزن ووكيل ما دب ودرج من انس وجن وطير وسباع وغير ذلك
مما يدرك بالحواس فلله تبارك وتعالى فيه البداء مما لا عين له فاذا وقع عين المفهوم المدرك فلا بداء والله
يفعل ما يشاء فبالعلم علم الاشياء قبل كونها وبالمشية عرف صفاتها وحدودها و
انشاءها قبل اظهارها وبالارادة ميز انفسها في الوانها وصفاتها وبالتقدير قدر

"بداء" کے اقرار میں (یعنی اللہ کو نعوذ با اللہ بداء ہوتا ہے) بہت بڑا ثواب ہے۔

لغت میں "بداء" کے معنی واضح یا آشکار ہونے کے ہیں، البتہ پشیمان ہونے کے معنی میں بھی آیا ہے، کیونکہ جو شخص پشیمان ہوتا ہے اس کے لئے کوئی نئی بات سامنے آتی ہے (تب ہی وہ گزشتہ بات پر پشیمان ہوتا ہے)

شیعہ کے نزدیک نبیؐ اور علیؓ کا مقام برابر ہے

خمینی اپنے استاد کے کلام سے متفق ہوتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر علیؓ نبیؐ سے پہلے ظاہر ہو جاتے تو شریعت اسی طرح ظاہر ہوتی جس طرح نبیؐ کے ساتھ ظاہر ہوئی اور وہ علیؓ مبعوث کئے ہوئے پیغمبر ہوتے یہ اس لئے کیونکہ وہ نبیؐ اور علیؓ اپنی ارواح اور مقام میں یکجا برابر ہیں معنوی اور ظاہری اعتبار سے

مصباح الھدایہ صفحہ نمبر ۱۶۳

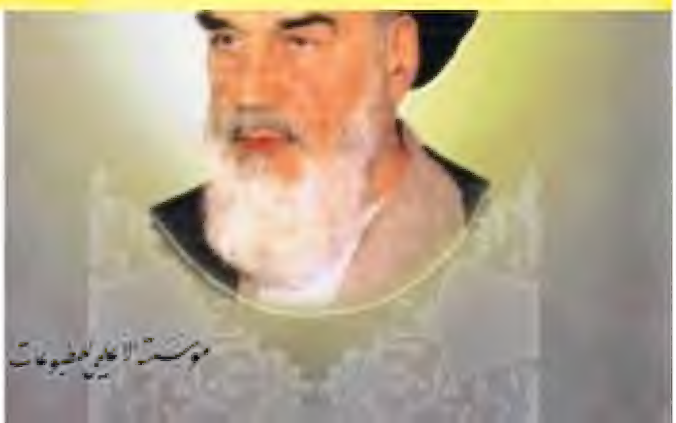

للإمام الخميني

وميض: اعلم أن هذه الأسفار قد تحصل للأولياء الكُمّل أيضاً حتى السفر الرابع فإنّه حصل لمولانا أمير المؤمنين وأولاده المعصومين (صلوات الله عليهم أجمعين) إلا أن النبيﷺ لما كان صاحب المقام الجمعي لم يبق مجال للتشريع لأحد من المخلوقين بعده فلرسول اللهﷺ هذا المقام بالأصالة ولخلفائه المعصومينؑ بالمتابعة والتبعيّة بل روحانية الكلّ واحدة.

قال شيخنا وأستاذنا في المعارف الإلهية العارف الكامل شاه آبادي أدام الله ظله على رؤوس مريديه: لو كان عليؑ ظهر قبل رسول اللهﷺ لأظهر الشريعة كما أظهر النبيﷺ ولكان نبيّاً مرسلاً وذلك لاتحادهما في الروحانية والمقامات المعنوية والظاهرية.

قال شيخنا وأستاذنا في المعارف الإلهية العارف الكامل شاه آبادي أدام الله ظله على رؤوس مريديه: لو كان عليؑ ظهر قبل رسول اللهﷺ لأظهر الشريعة كما أظهر النبيﷺ ولكان نبيّاً مرسلاً وذلك لاتحادهما في الروحانية والمقامات المعنوية والظاهرية.

شیعہ رافضیوں کی سیدنا علی کی شان میں بدترین گستاخی

ملتِ جعفریہ کا بدبودار محدث باقر مجلسی آپنی کتاب میں سیدنا علی رضہ سے ایک روایت منسوب کرتے ہوے لکھتا ہے کہ جدلی نے کہا میں ایک دن امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا میں دابۃ الارض ہوں

کتاب الرافضۃ بحار الانوار مصنف باقر مجلسی فصل ۲۹ الجز ۱۲ الصفحۃ ۶۴۶

Presented by www.ziaraat.com

بحار الانوار

موسیٰ سید

باب ۲۹

بست و نہم

زمانۂ رجعت امام قائم علیہ السلام

یعنی: ان کی خلقت فینتِ انبیاء سے ہے۔ فَقَدَّرَهُ لِلْخَيْرِ: یہ خیر کے لیے مقدر ہوئے۔ "ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ" ہدایت کا راستہ آسان ہوا یعنی سبیل النبی (ہدایت کا راستہ) "ثُمَّ أَمَاتَهُ" میتۃ الانبیاء۔ انبیاء کی طرح ان کی بھی موت ہوگی۔ "ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ" میں نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ "ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ"؟

فرمایا: يمكث بعد قتله في الرجعة فيقضي ما أمره

مطلب یہ ہے کہ: وہ اپنے قتل کے بعد زمانۂ رجعت میں دوبارہ آئیں گے اور اپنے امر کو پورا کریں گے۔ (تفسیر صافی الطوائف)

(۱۲۰) دابۃ الارض سے مراد

محمد بن عباس نے جعفر بن محمد بن الحسین سے، انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمان سے، انھوں نے محمد بن عبد الحمید سے، انھوں نے مفضل بن صالح سے، انھوں نے جابر سے، جابر نے ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے جدلی نے کہا کہ ایک دن میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا

"أنا ذا دابة الأرض" میں دابۃ الارض ہوں۔

نیز: ظہور امام قائم علیہ السلام کے متعلق جو علامات امیر المومنین ؑ نے بیان فرمائی ہیں ان میں قتل و قتال کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا:

"فإذا أتت بعد ذلك الطامة الكبرى"

(تو اگر ہو جاؤ اس کے بعد طامۃ الکبریٰ ہے)

ہم نے عرض کیا کہ: یہ (طامۃ الکبریٰ) کیا ہے؟ اے امیر المومنین!؟ آپ نے فرمایا: "خروج دابة (من) الأرض من عند الصفا معها خاتم سليمان وعصا موسى، تضع الخاتم على وجه كل مؤمن فينطبع فيه: "هذا مؤمن حقا" ويضعه على وجه كل كافر فيكتب فيه: "هذا كافر حقا"... إلى آخره

یعنی: (دابۃ الارض کا خروج کوہ صفا کے پاس ہوگا، اس کے پاس سلیمان کی انگوٹھی اور عصا ہوگی۔ وہ اس انگوٹھی کو ہر مومن کی پیشانی پر لگائیں گے تو اس پر نقش اجر کا کہ (یہ حقیقتاً مومن ہے) اور کافر کی پیشانی پر لگائیں گے تو نقش اجر کا کہ [1]

[1] (حقیقتاً کافر ہے۔) وغیرہ وغیرہ (تفسیر صافی الطوائف)

شیعہ رافضیوں کی طرف سے سیدنا علی کی بدترین گستاخی

بدبودار رافضی باقر مجلسی قرآن کی ایک آیات سورہ النمل کے بارے میں لکھتا ہے کہ یہاں دابۃ الارض سے مراد سیدنا علی ہیں اور بطور حوالہ ابو عبداللہ جدلی کی ایک روایت جو سیدنا علی منسوب کی گئی ہے وہ پیش کرتا ہے کہ سیدنا علی نے فرمایا میں دابۃ الارض ہوں

کتاب الرافضۃ بحارالانوار مصنف باقر مجلسی الجز ۱۲ الصفحۃ ۶۷۲

Presented by www.ziaraat.com

(۱۴۵) دابۃ الارض سے مراد

حضرت امام رضا علیہ السلام نے قول خدا:

آیت " وَاَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ " (النمل ۸۲)

ترجمہ " ہم انکے لیے زمین میں سے ایک دابہ نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا۔"

کے متعلق فرمایا اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔" (مناقب ابن شہر آشوب)

(۱۴۶)

ابو عبداللہ جدلی سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ " میں دابۃ الارض ہوں۔"

(۱۴۷) رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے

(مناقب ابن شہر آشوب)

جابر نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا: " اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ "

(وہ تو مردے ہیں بغیر زندگی کے) (النحل ۲۱)

آپ نے فرمایا: اس سے مراد: کفار غیر مومنین۔

آیت اور " وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ " (نحل ۲۱)

(اور وہ نہیں جانتے کہ کس وقت وہ اٹھائے جائیں گے۔)

اس سے مراد: اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَاَنْتُمْ يَا مُشْرِكُوْنَ: (وہ ایمان نہیں لائیں گے تم شرک رہو گے)

آیت اور اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

(تمہارا معبود معبود واحد ہے)

مراد: یعنی: خاتمہ کما قال اللہ: تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے

آیت: اور " فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ "

(پس وہ ایمان نہیں رکھتے)

اس کا مطلب یہ ہے کہ: لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالرَّجْعَةِ اَنَّهَا حَقٌّ

یعنی: وہ لوگ رجعت پر ایمان نہیں رکھتے حالانکہ وہ حق ہے۔

(تفسیر عیاشی)

ابو حمزہ نے بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (تفسیر عیاشی)

بحار الانوار

باب ۲۹

بست و نہم

زمانہ رجعت امام قائم علیہ السلام

موسیٰ سید

شیعہ رافضیوں کی طرف سے سیدنا علیؓ کی بدترین گستاخی

بدبودار محدث باقر مجلسی آپنی کتاب بحارانوار کے ایک باب زمانہ رجعت امام قائم میں لکھتا ہے کہ دابۃ الارض سے مراد امیر المومنین حضرت علی رضہ ہیں

کتاب الرافضۃ بحارالانوار مصنف باقر مجلسی فصل ۲۹ الجز ۱۲ الصفحۃ ۵۴۲۔۵۴۳

Presented by www.ziaraat.com

(۳۰) دابۃ الارض سے مراد حضرت امیر المومنینؑ ہیں

ابی نے ابن ابوعمیر سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام مسجد میں فرش پر سو رہے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔

" فتجمع رسلاً و وضع راسه علیه ، فحرّکه برجله ثم قال: قم یا دابة الله۔

فقال رجل من اصحابه : یا رسول الله أسمّی بعضنا بعضنا بهذا الاسم ؟

فقال: " لا والله ما هو الا له خاصة وهو الدابة التی ذکرالله فی کتابه: (الدابة) " وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ۝ " (سورہ نمل آیت ۸۲)

ثم قال: یا علیؑ اذا کان آخر الزمان اخرجک الله فی احسن صورة ومعك میسم تسم به اعداءك۔

(ترجمہ)

" آپؐ نے ریت جمع کیا اور اس کے اوپر اُن کا سر اقدس رکھ دیا، پھر آپؐ نے اُن کے پیر کو حرکت دی۔ پھر فرمایا: اُٹھو اے دابۃ اللہ! "

یہ سن کر آپؐ کے ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ بھی اس نام سے ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: خدا کی قسم، ہرگز نہیں، یہ نام تو صرف ان کے لیے ہی مخصوص ہے۔ یہ وہ دابہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

حوالۂ آیت: " واذا وقع . . . . . یوقنون " (سورہ نمل آیت ۸۲)

ترجمۂ آیت: " اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہوجائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دابہ نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات و نشانیوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ تم کو بہترین صورت میں نکالے گا اور تمہارے پاس ایک عصا ہوگا جس سے تم اپنے دشمنوں پر نشان لگاؤ گے۔"

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کیا،

Presented by www.ziaraat.com

بحارالانوار

باب ۲۹

بست و نہم

زمانۂ رجعت امام قائم علیہ السلام

موسیٰ سید

شیعہ حضرت علیؓ کے بھی گستاخ ہیں

باقر مجلسی کے مطابق حضرت علیؓ گدھا تھے (نعوذ باللہ)

باقرؒ سے روایت ہے کہا: اے جابر! کیا تمھارے پاس ایسا گدھا ہے جو تمھیں مشرق سے مغرب تک صرف ایک دن میں لے جائے؟ جابر نے کہا: نہیں! ابو جعفر آپ پر قربان جاؤں ، ایسا گدھا کہاں سے ملے گا؟ باقرؒ نے کہا: وہ امیر المومنین (علی) علیہ السلام ہیں۔ (بحار الانوار ج 25 ص 380)

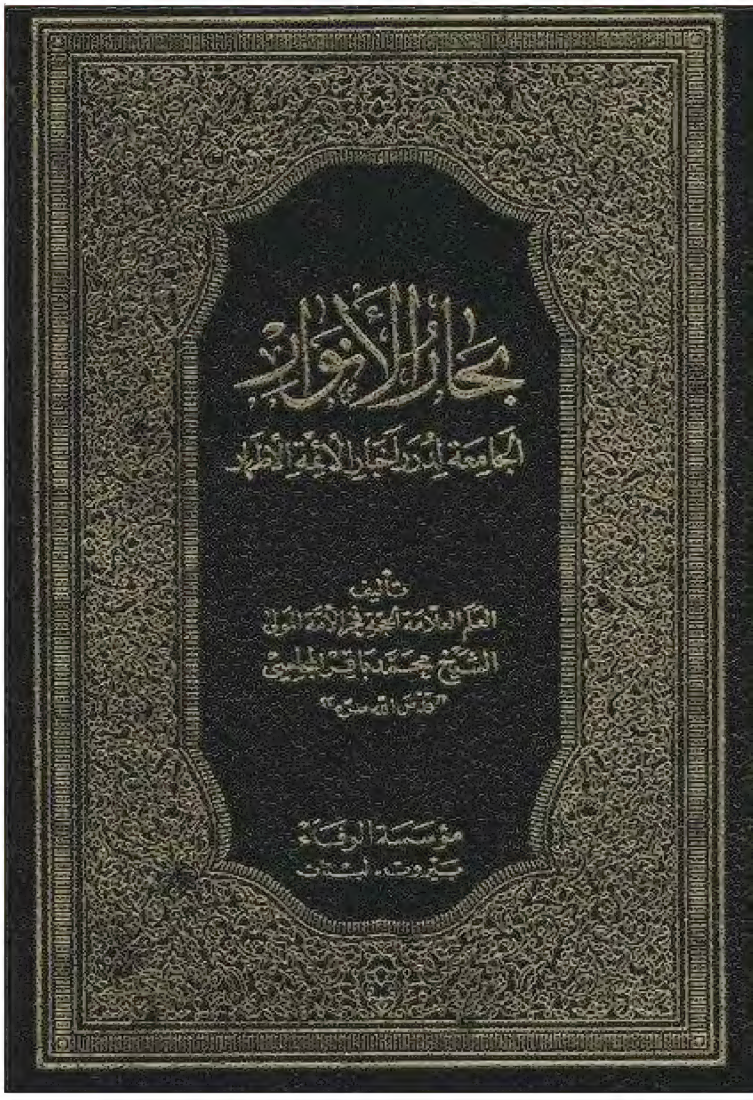

ضرب الأرض برجله فنحرّكت فقال : اسكني فلم يأن لك ثمّ قرأ : يومئذ تحدّث أخبارها . (١)

بيان : التامة بالفتح : المرتفع من الأرض ، فلم يأن لك ، أي ليس هذا وقت زلزلتك العظمى التي أخبر الله عنك فانّها في القيامة .

٣١ ـ قب : شكى أبو هريرة إلى أمير المؤمنين عليه السلام شوق أولاده ، فأمره عليه السلام بغضّ الطّرف فلمّا فتحها كان في المدينة في داره فجلس فيها هنيئة فنظر إلى عليّ عليه السلام في سطحه و هو يقول : علمٌ تنصرف و غضٌ طرفه فوجد نفسه في الكوفة ، فاستعجب أبوهريرة فقال أمير المؤمنين عليه السلام : إنّ آصف أورد تختا(٢) من مسافة شهرين بمقدار طرفة عين إلى سليمان ، و أنا وصيّ رسول الله صلى الله عليه وآله . (٣)

بيان : التخت بهذا المعنى عجميّ ، و الّذي في اللغة وعاء يصان فيه الثياب .

٣٢ ـ ختص : عبدالله بن عامر بن سعيد عن الربيع عن جعفر بن بشير عن يونس بن يعقوب عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنّ رجلاً منّا أتى قوم موسى في شيء كان بينهم فأصلح بينهم و رجع . (٤)

٣٣ ـ ختص : ابن أبي الخطّاب عن محمّد بن سنان عن عمّار بن مروان عن المنخل بن جميل عن جابر بن يزيد عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال : يا جابر ألك حمار يسير بك فيبلغ بك من المشرق إلى المغرب في يوم واحد؟ فقلت : جعلت فداك يابا جعفر و أنّى لي هذا ؟ فقال أبوجعفر : ذاك أمير المؤمنين عليه السلام ، ألم تسمع قول رسول الله صلى الله عليه وآله في عليّ عليه السلام : و الله لتبلغنّ الأسباب و الله لتركبنّ السّحاب . (٥)

٣٤ ـ ختص : ابن أبي الخطّاب عن موسى بن سعدان عن حفص الأبيض النمّار

---

(١) مناقب آل أبي طالب ٢ : ١٥١ .

(٢) اى عرشا .

(٣) الاختصاص : ٣١٦ .

(٤) الاختصاص : ٣١٧ .

جناب فاطمہ زہراؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی رائے سب سے اولی ہے لیکن قریش کی عورتیں تو علیؓ کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ان کا پیٹ نکلا ہوا ہے ہاتھ لمبے ہیں ان کے جوڑوں کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں سر کے اگلے حصہ کے بال بھی نہیں ہیں آنکھیں بڑی بڑی ہیں شیروں اور درندوں جیسے ہاتھ پاؤں ہیں ہر وقت ہنستے رہتے ہیں پھر ان کے پاس نہ مال ہے نہ دولت و حشمت بالکل مفلس اور فقیر ہیں

بحار الأنوار العلامة المجلسي ج ۳ صفحہ ۱۳۱

نے ہمیں فاطمہ زہرا کی شادی علیؑ کے ساتھ کرنے کا حکم دیا تو میں نے اُن کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ (عیون اخبار الرضا)

• تین اسناد کے ساتھ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتے نے آکر کہا اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ میں نے فاطمہ کی شادی (تزویج) علیؑ کے ساتھ کر دی ہے۔ لہٰذا تم بھی ان کے ساتھ (علیؑ کے ساتھ) فاطمہ کی تزویج کر دو۔ اور میں نے شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیدیا ہے کہ ان پر تصدق کے لیے پھل پیدا کرنے کی

جناب فاطمہ زہرا نے عرض کیا 'یا رسول اللہ! آپ کی رائے سب سے اولیٰ ہے لیکن قریش کی عورتیں تو اُن کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اُن کا پیٹ نکلا ہوا ہے' ہاتھ لمبے ہیں' اُن کے جوڑوں کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں' سر کے اگلے حصے کے بال بھی نہیں ہیں آنکھیں بڑی بڑی ہیں' شیروں اور درندوں جیسے ہاتھ پاؤں ہیں' ہر وقت ہنستے رہتے ہیں۔ پھر اُن کے پاس نہ مال ہے نہ دولت وحشمت' بالکل مفلس اور فقیر ہیں۔

سے شادی کا پیغام جس کسی کی طرف سے بھی آتا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بے رخی کرتے تھے یہاں تک کہ سب لوگ مایوس ہو کر بیٹھ رہے۔ مگر جب آپؐ نے خود ارادہ کیا کہ فاطمہ کی تزویج علیؑ سے کر دیں تو آپؐ نے تنہائی میں خاموشی کے ساتھ اس سلسلے میں جناب فاطمہ زہرا سے بات کی۔

جناب فاطمہ زہرا نے عرض کیا 'یا رسول اللہ! آپ کی رائے سب سے اولیٰ ہے لیکن قریش کی عورتیں تو اُن کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اُن کا پیٹ نکلا ہوا ہے' ہاتھ لمبے ہیں' اُن کے جوڑوں کی ہڈیاں بہت چوڑی ہیں' سر کے اگلے حصے کے بال بھی نہیں ہیں آنکھیں بڑی بڑی ہیں' شیروں اور درندوں جیسے ہاتھ پاؤں ہیں' ہر وقت ہنستے رہتے ہیں۔ پھر اُن کے پاس نہ مال ہے نہ دولت وحشمت' بالکل مفلس اور فقیر ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' بیٹی کیا تمھیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا پر پہلی نظر انتخاب ڈالی تو سارے عالمین کے مردوں میں مجھے منتخب فرمالیا' پھر دوسری نظر انتخاب ڈالی تو عالمین کے مردوں میں علیؑ کا انتخاب فرمالیا' پھر جب تیسری نظر انتخاب ڈالی تو عالمین کی عورتوں میں تمھیں منتخب فرمایا۔

اے فاطمہ! سنو جب شب معراج مجھے آسمان کی طرف لیجایا گیا تو میں نے صخرۂ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

حصہ ۳ سوم

موسیٰ سید

بحار الانوار

مُلّا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

در حالات

حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ مارٹن
فون: ۶

شیعوں کے گناہ آپ محمد ﷺ پر ڈال دیئے جائیں گے

امام جعفر صادقؒ نے فرمایا رسولؐ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ میرے بھائی اور ان کی اولاد اوصیا کے شیعوں کے گناہوں کا بوجھ تا قیامت اگلے اور پچھلے مجھ پر ڈال دینا مگر انبیاء و مرسلین کے سامنے مجھے شرمندہ نا کرنا تو اللہ نے ان کا بوجھ آپ پر ڈال دیا اور پھر تمام گناہوں کو معاف فرما دیا

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۲

ترجمہ آیت: "وہ وہی ذات (اقدس) ہے جس نے اپنے رسولؐ کو دینِ حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گذرے۔"

پھر اس آیت کی تلاوت فرمائیں گے: "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ ..... نَصْرًا عَزِيزًا" (فتح: ۱-۳)

ترجمہ آیت: "بیشک ہم نے آپ کو فتحِ مبین عطا فرمائی، تاکہ اللہ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔ اور اپنی نعمت آپ پر تمام فرما دے اور آپ کو صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ اور اللہ آپ کو شاندار کامیابی عطا فرمائے۔"

مفضل نے عرض کیا: میرے آقا! (اس آیت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کونسا گناہ تھا؟ (جس کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا۔)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"یا مفضل! اِنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: اَللّٰھم حَمِّلنی ذنوب شیعۃ اخی و اولادی الاوصیاء ما تقدم منھا وما تأخر الی یوم القیامۃ، ولا تفضحنی بین النبیین والمرسلین من شیعتنا فحمّلہ اللہ ایاھا وغفر جمیعًا۔"

ترجمہ آیت: "اے مفضل رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! میرے بھائی اور ان کی اولاد اوصیاء کے شیعوں کے گناہوں کا بوجھ تا قیامت اگلے اور پچھلے مجھ پر ڈال دینا مگر انبیاء و مرسلین کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا، تو اللہ نے ان کا بوجھ آپ پر ڈال دیا اور پھر تمام گناہوں کو معاف فرما دیا۔"

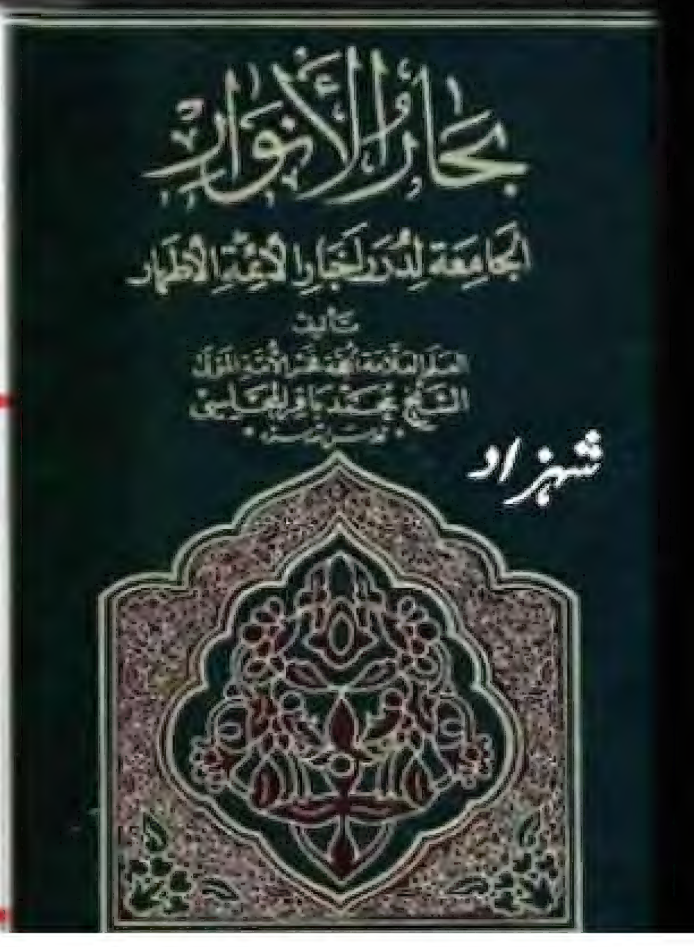

ترجمہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی عورت سے عقد کا ارادہ کرتے تو اس کے پاس ایک عورت کو بھیجتے اور اس کو ہدایت کرتے کہ تم اس کی گردن کے کناروں کو سونگھو اگر اس کی گردن کا کنارہ طیب ہے تو اس کی خوشبو بھی طیب ہے اور اگر اس کے پاؤں کی دو ہڈیوں کے جوڑ گداز اور پر گوشت ہیں تو اس کی شرمگاہ بھی ہو گی

کتاب من لا یحضرہ الفقیہ الشیخ الصدوق ج ۳ صفحہ ۲۵۴

باب

﴿ ما يستحب ويحمد من أخلاق النساء وصفاتهن ﴾

٤٣٦٢ - قال أمير المؤمنين عليه السلام : « تزوّج سمراء عيناء عجزاء مربوعة فإن كرهتها فعليّ الصداق »(١) .

٤٣٦٣ - وه كان رسول الله «ص» إذا أراد أن يتزوّج امرأة بعث اليها من ينظر إليها وقال : شمّي ليتها فإن طاب ليتها طاب عَرقها ، وإن درم كعبها عظم كعثبها »(٢) .

٤٣٦٣ - وه كان رسول الله «ص» إذا أراد أن يتزوّج امرأة بعث اليها من ينظر إليها وقال : شمّي ليتها فإن طاب ليتها طاب عَرقها ، وإن درم كعبها عظم كعثبها »(٢) .

شعرها كما يسأل عن وجهها فإنّ الشعر أحد الجمالين » .

٤٣٦٥ - وقال عليه السلام : « خير نسائكم الطيّبة الرّيح ، المطيّبة الطعام ، التي إن أنفقت أنفقت بمعروف ، وإن أمسكت أمسكت بمعروف ، فتلك من عمّال الله وعامل الله لا يخيب » .

٤٣٦٦ - وروى جميل بن درّاج عن أبي عبد الله عليه السلام قال : « خير

---

(١) السمراء : لون بين الياض والسواد ، والعيناء : الواسعة العين مع سوادها ، والعجزاء : العظيمة العجز والالتين ، والمربوعة ، من لم تكن طويلة ولا قصيرة .

(٢) العرف - بفتح العين - الرائحة مطلقاً ، وأكثر استعماله في الطيبة ، والدرم في الكعب ما يواريه اللحم حتى لا يبين له حجم . (الصحاح) .

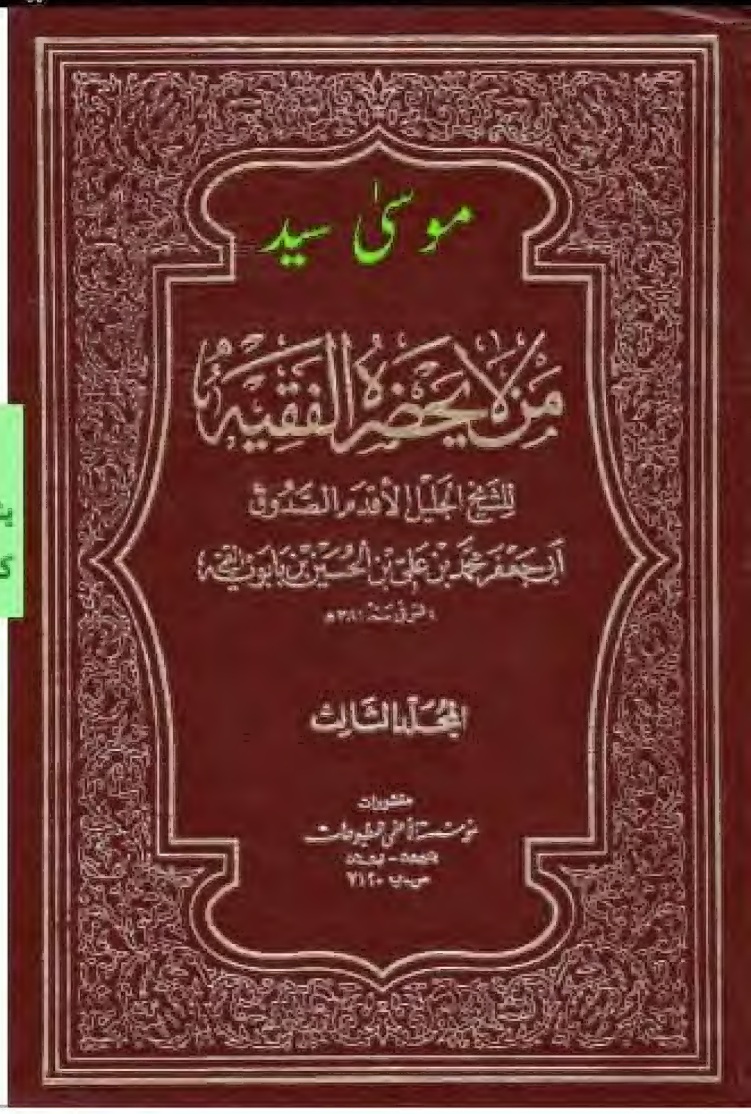

1 شیعہ کی طرف سے توہین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عبارت کا مفہوم: جب شیعوں کے امام مہدی غار سے باہر آئینگے تو مدینہ میں جا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کی دیواروں کو توڑیں گے۔ (معاذ اللہ)

اُسی جگہ غسل کیا اور وہ بہترین خطہ ہے جہاں سے حضرت رسُولِ خدا نے معراج پائی اور بے انتہا خیر و رحمت اُس جگہ ہمارے شیعوں کے لیے مُہیا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت قائم ظاہر ہوں مفضل نے کہا اے میرے سید! پھر صاحب الامر دوبارہ کہاں متوجہ ہوں گے۔ فرمایا کہ میرے جد رسُولِ خدا کے مدینہ کی جانب جب وہاں پہنچیں گے تو اُن سے امر عجیب ظاہر ہوگا جو مومنین کی مسرت و شادمانی کا اور کافروں کی ذلت و خواری کا باعث ہوگا۔ مفضل نے پوچھا کہ وہ کون سا امر ہے۔ فرمایا کہ جب وُہ اپنے جد بزرگوار کی قبر کے پاس پہنچیں گے تو کہیں گے اے لوگو! یہ میرے جد بزرگوار رسُولِ خدا کی قبر ہے۔ لوگ کہیں گے کہ ہاں اے مہدی آلِ محمدؐ حضرت پھر فرمائیں گے کہ یہ کون ہیں جو اُن کے پاس دفن کیے گئے ہیں۔ لوگ کہیں گے کہ ان کے مصاحب اور جواب خلیفہ اوّل و دوم ہیں۔ حضرت لوگوں کے سامنے مصلحۃً پوچھیں گے کہ اوّل کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب سے تمام خلائق میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا جبکہ ہے کوئی دوسرے ہوں جو اس جگہ دفن کیے گئے ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ اے مہدی آلِ محمدؐ اُن کے سوا کوئی اس جگہ نہیں دفن ہوا ہے۔ ان کو اس لیے اس جگہ دفن کیا گیا ہے کہ رسُولِ خدا کے خلیفہ اور اُن کی بیویوں کے باپ تھے۔ تو حضرت فرمائیں گے کیا کوئی ہے جو اگر ان کو دیکھے تو پہچان لے، لوگ کہیں گے کہ ہاں ہم ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ آیا کوئی ہے جس کو کچھ شک ہو کہ وہ اسی جگہ دفن ہوئے ہیں لوگ کہیں گے کہ نہیں کسی کو اس میں شک نہیں۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے کہ دیوار کو توڑ دو۔ اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو۔ غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ اُسی شکل و صورت سے جو رکھتے ہونگے باہر نکالیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ ان کے کفن علیحدہ کر دیئے جائیں تو اُن کے کفن کھینچ لیے جائیں گے۔ پھر اُن کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے۔ اُس وقت امتحان خلق کے لیے وُہ درخت سبز ہو جائے گا۔ اُس میں شاخیں بلند ہوں گی پتیاں نکل آئیں گی۔ اُس وقت وہ گروہ جو اُن کی محبت رکھتا تھا کہے گا کہ یہ ہے خدا کی قسم شرف و بزرگی اور ہم اُن کی محبت میں کامیاب ہوئے۔ جب یہ خبر منتشر ہوگی تو جس کے دل میں رائی کے برابر ان کی محبت ہوگی وہاں حاضر ہوگا۔ اُس وقت حضرت قائم کی جانب سے منادی ندا دے گا کہ جو شخص رسُولِ خدا کے ان دونوں مصاحبوں کو دوست رکھتا ہو وہ لوگوں کے درمیان سے علیحدہ ہو کر ایک طرف کھڑا ہو جائے۔ اُس وقت دُنیا والے دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ اُن کو دوست رکھنے والوں کا اور ایک گروہ اُن پر لعنت کرنے والوں کا۔ پھر حضرت اُن کو دوست رکھنے والوں سے فرمائیں گے کہ ان سے بیزاری [illegible] جواب دیں گے کہ اے مہدی آلِ محمدؐ! ہم اس سے پہلے جانتے تھے [illegible]

RADDE RAFIZIYAT

اُردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنف

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجم

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

یعنی ایگروه مؤمنان دوستی مکنید باقومی که غضبکرده است خدا برایشان بتحقیق که ناامید گردیده‌اند از آخرت چنانچه ناامید گردیده‌اند کافران از اصحاب قبرها وابن بابویه در [illegible] این روایت کرده است از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام که چون قائم ما ظاهر شود

حاکم ہوں گے۔ عیاشی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور نعمانی نے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ جب قائم آلِ محمدؐ علیہم السلام ظاہر ہوں گے۔ خدا اُن کی ملائکہ سے مدد کرے گا اور سب سے پہلے جو شخص اُن کی بیعت کرے گا وہ محمدؐ ہوں گے اُن کے بعد علیؑ ہوں گے۔ (کیونکہ وہ امام، امامِ زمانہ ہوں گے)۔

اشتر پس درپیش روی آنحضرت خواهندبود ویاوران وحاکمان اوخواهندبود وعیاشی نین اینحدیث را ذکر کرده‌است ونعمانی روایتکرده‌است ازحضرت امام محمدباقر علیہ السلام که چون قائم آل‌محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیرون آید خدا اورا یاری کند بملائکه واول کسیکه با اوبیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی وشیخ طوسی و نعمانی ازحضرت امام رضا علیہ السلام روایت کرده‌است که از علامات ظهورحضرت قائم آنست که بدن برهنه‌ای درپیش قرص آفتاب ظاهر خواهد شد و منادی ندا خواهد کرد که این امیر المؤمنین است بر گشته است که ناامان را هلاك کند وایضاً شیخ روایت کرده است از حضرت ابی عبدالله که چون قائم

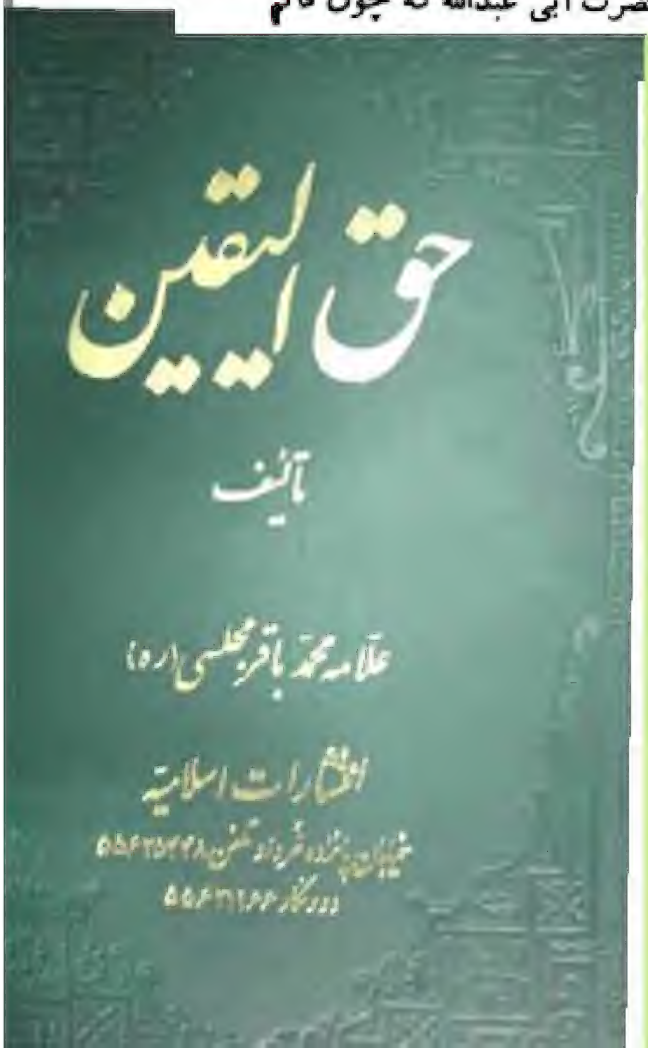

شیعہ عقائد کے مطابق امام کا رتبہ تمام انبیاء کرام سے اعلی و ارفع ہے۔ امام مہدی کا جب ظہور ہوگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے ان کی بیعت (یعنی فرمانبرداری اور تابعداری کا عہد) کریں گے۔

معاذاللہ ثم معاذاللہ

شیعوں کا محدیث اوّل باقر مجلسی عرف کنجر کی اولاد اپنی کتاب حق الیقین صفحہ نمبر ۵۱۹ ازواج مطہرات اور صحابہ رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ تبرا کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے کہ چار بتوں ابوبکر،عمر،عثمان،معاویہ اور چار عورتوں یعنی عائشہ،حفصہ،ہند اور ام الحکم اور ان کے تمام احباب اور پیروکاروں سے اظہار کیا جائے اور یہ لوگ اللہ تعالی کی مخلوق میں بدترین لوگ ہیں ان سے بیزاری کئے بیغر اللہ اور رسول اور ائمہ پر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا(العیاذ با اللہ)

(۵۱۹) حق الیقین کے داخل جہنم ہونے ( )

وانکار کند یکی ازامامان بعد ازاورا بمنزله کسی استکه ایمان بیاورد بجمیع پیغمبران و انکار کند پیغمبری محمدرا وحضرت صادق ﷺ فرمود که منکر آخر مانمثل منکر اول است وحضرت رسول ﷺ فرمود که امامان بعدازمن دوازده نفرند اول ایشان حضرت امیر است وآخر ایشان حضرت قائم است اطاعت ایشان اطاعت من است هر که انکار کند یکی از ایشانرا انکار من کرده است وحضرت صادق ﷺ فرمود که هر که شك کند در کفر دشمنان ما وستم کنندگان بر ما کافر است واعتقاد ما در آنها که باعلی جنگ کرده اند مثل فرمودهٔ پیغمبر است هر که باعلی قتال کند بامن قتال کرده است وهر که باعلی جنگ کند بامن جنگ کرده است وهر که با من جنگ کند با خدا جنگ کرده است وسخن آنحضرت در حق علی وفاطمه وحسنین که من جنگم با هر که بایشان جنگ کند وصلحم با هر که بایشان صلح کند

اعتقاد ما در باب آنستکه بیزاری جویند از بتهای چهارگانه یعنی ابوبکر وعمر وعثمان ومعویه وزنان چهارگانه یعنی عایشه وحفصه وهند وام الحکم واز جمیع اشیاع وانیاع ایشان وآنکه ایشان بدترین خلق خدایند وآنکه تمام نمیشود اقرار بخدا ورسول وائمه مگر ببیزاری ازدشمنان ایشان .

وشیخ مفید در کتاب المسائل گفته است که اتفاق کرده اند کند امامت احدی ازائمه را وانکار کند چیزی را که خدا بر اطاعت ایشان پس او کافر و گمراهست ومستحق خلود در جهنم است است که اتفاق کرده اند امامیه بر آنکه اصحاب بد ایشانرا توبه بفرماید دروقتی که متمکن باشند بعد حجتها را بر ایشان تمام کند اگر توبه کنند از بدعتهای خ ایشانرا بکشد ازبرای آنکه مرتد ندند از ایمان وهر که از ایشان است وسید مرتضی در شافی وشیخ طوسی در تلخیص گفته اند که مرتد جنگ کند باحضرت امیر او کافر است ودلیل بر این اجماع فرقه ایشان حجت است وایضاً میدانیم هر که با آنحضرت جنگ کند کمتر امامت او کفر است همچنانکه انکار نبوت کفر است زیرا که مدخلیت هر دو در پس استدلال کرده اند باحادیث بسیار در این باب وشیخ زین الدین در رساله حقا سخن بسیار در این باب گفته است ومعلوم میشود که کفر واقعی ایشان را اجماعی آنچه از اخبار در این باب ظاهر میشود آنستکه غیر مستضعفین از مخالفان در احکام

شیعہ سنی بھائی بھائی کیسے؟

جامعین قرآن نے سورۃ احزاب سے جو سورۃ بقرۃ کی طرح طویل تھی، اہل بیتؓ کے فضائل نکال دیئے (نعوذ باللہ)۔ ﴿حق الیقین، صفحہ ٦٦، طبع ایران﴾

زیرا که در این تغییر کلام تغییری نسبت بزنان هست که شما و اهل بیت همه با آنحض
محشورید بلکه معاشرت شما بیشتر است چرا شما مثل ایشان نمیباشید در طهارت و نزا
و رعایت آداب معاشرت با آنکه مبادا کسی توهم کند که زنان با این اختصاص هر گاه این
اعمال از ایشان صادر شود ممکن است که از اهلبیت هم مثل اینها العیاذ بالله صادر شود و
برای بیان طهارت ذیل عصمت ایشان این را درمیان داخل کرده باشد و این دو وجه
بخاطر فقیر رسیده نسبت بوجوهیکه مفسران در ربط و نظم می گویند واضح تر و آسان
است (وجه دویم) آنکه اگر این سخن صورتی داشته باشد وقتی حجت می شود که از مصح
چیزی ساقط نشده باشد معلوم نیست زیرا که صاحب جامع الاصول از زید بن ثابت
کرده که بعد از آنکه قرآن را جمع کردیم آیه رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه
خزیمة بن ثابت یافتیم و ملحق کردیم پس ممکن است آیات بسیار دیگر افتاده باشد در
و لاحق این آیه که ملحق نکرده باشند و از حضرت صادق (ع) منقول است که در سوره احز
فضایل مردان و زنان قریش بسیار بود و بزرگتر از سورهٔ بقره بود و ایشان کم کردند
تحریف دادند (وجه سیم) آنکه معلوم نیست نظم قرآن موافق نزول باشد زیرا که در بسیا
از سورههای مکیه تصریح کرده اند که بعضی از آیاتش مدنیست و بالعکس پس ممکن است
که در وقت دیگر نازل شده باشد و در این موضع دانسته یا ندانسته الحاق کرده باشد
(وجه چهارم) آنکه هر گاه باحادیث صحیحهٔ متواترهٔ عامه و خاصه معلوم شده باشد که
آیه مخصوص اهلبیت است اگر جهت ربط آیات بر ما معلوم نباشد ضرری ندارد و جوا
اعتراضات دیگر ایشان را در کتب مبسوطهٔ خود ایراد نموده ام و این رساله گنجایش ذ
آنها را ندارد و هر گاه حقتعالی رجس ایشان را زایل گردانیده باشد باید جمیع افرادش منتف
گردد خصوصاً هر گاه بعد از مبالغهٔ که در تطهیر واقع شده باشد که قرینهٔ واضحه بر عمو
است پس باید از جمیع گناهان مطهر باشند پس ثابت شد که معصومند و اگر گویند
دلالت نمیکند بر عصمت آینده گوئیم همینکه عصمت فی الجمله بهم رسید کافی است زیر
که کسی از امت قائل نیست که در بعضی اوقات معصوم بوده اند و در بعضی نبوده اند و این
خرق اجماع مرکبیست که ایشان جایز نمیدانند با آنکه هر جا که در قرآن مجید اراد
باین صیغه وارد شده مراد از آن حصول بالفعل و دوام است مثل یرید الله بکم الیسر و لا
یرید بکم العسر و یرید الله ان یخفف عنکم و یریدون ان یبدلوا کلام الله و یرید
الشیطان ان یضلهم و مثل این بسیار است و هر گاه عصمت ثابت شد امامت نیز ثابت میشود

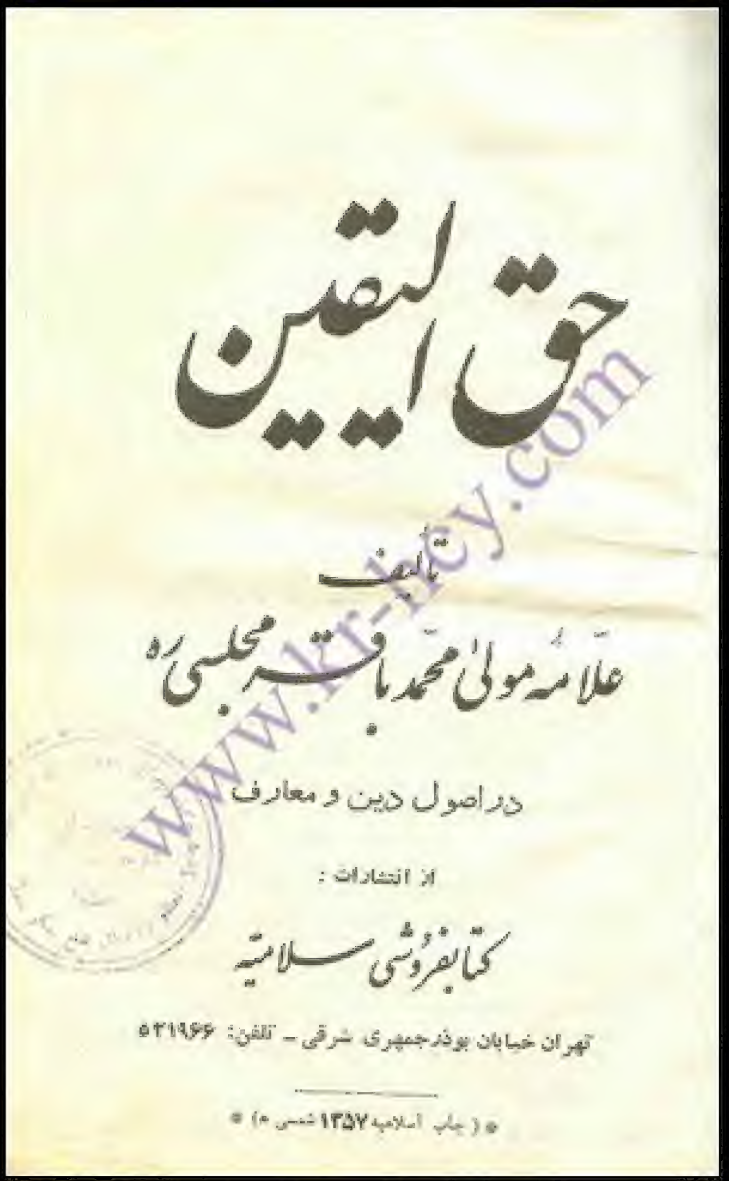

حق الیقین

تألیف

علامه مولی محمد باقر مجلسی ره

در اصول دین و معارف

از انتشارات:

کتابفروشی سلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری شرقی - تلفن: ۵۳۱۹۶۶

* (چاپ اسلامیه ۱۳۵۷ شمسی ه) *

www.kr-hcy.com

اگر یہ کتابیں اور ان کے مصنف شیعہ نہیں تو موجودہ شیعہ ذاکر ان پر لعنت بھیج کر ان سے لاتعلقی کا اعلان کیوں نہیں کرتے؟

www.facebook.com/Shia.Sunni.Bhai.Bhai.Kaise

آخر مسلمان شیعہ رافضی کے بارہویں جگوڑے پر کیوں لعنت کرتے ہیں

سور باقر مجلسی اپنی کتاب حق الیقین کی جلد دوم صفحہ نمبر ۱۸ پر بھونکتا ہے

ابن بابویہ نے علل الشرائع میں روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؒ نے فرمایا جب ہمارا قائم ظاہر ہوگا عائشہؓ کو زندہ کرے گا تاکہ اس پر حد جاری کرے اور جناب فاطمہؓ کا انتقام لے

کے درمیان واقع ہوگا اس پر کس قدر تعجب بلکہ بالکل تعجب ہے۔ یہ سن کر ایک مرد شریف الجلیس نے پوچھا کہ کیا تعجب ہے جو آپ فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تعجب نہ کروں اس سے کہ چند عرصے زندہ ہوں گے اور تلوار زندوں کے سروں پر ماریں گے۔ اس خدا کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور سبزہ باہر نکالا اور خلائق کو پیدا کیا گویا میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ کوفہ کے بازاروں میں پھرتے ہیں اور برہنہ شمشیریں اپنے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور خدا اور رسولؐ اور مومنوں کے دشمنوں کے سروں پر مارتے ہیں۔ یہ ہے اس آیت کے معنی جو خدا نے فرمایا ہے کہ یا

ہے۔ بیشک وہ اول اس سے ڈرتے ہیں یعنی غضب الٰہی علیہ السلام اور جو دیں اس کا اشیر کیا

ابن بابویہ نے علل الشرائع میں روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؒ نے فرمایا کہ جب قائم ظاہر ہوگا عائشہ کو زندہ کرے گا تاکہ اس پر حد جاری کرے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام

والوں نے نہیں دیکھی ہوگی۔ پھر خدا وند عزیز و برتر اس بارش سے مومنین کے گوشت اور بدن کو ان کی قبروں میں پیدا کرے گا۔ گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ جمیلہ بن جمیلہ کی جانب سے خالص تیز پھینے سروں سے جھاڑتے ہوئے آ رہے ہیں۔ نیز انہیں حضرت سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ساتھ بیشتر تر و تازہ نجف اشرف سے ستائیس افراد حضرت موسیٰ کی قوم سے پندرہ افراد ان میں سے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حق کے ساتھ ہدایت کرتے تھے۔ اور حق کے ساتھ عدالت کرتے تھے اور سات افراد اصحاب کہف سے اور یوشع بن نون اور سلمان اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور مقداد اور مالک اشتر آئیں گے اور یہ تمام خاصان خدا اُن حضرت کے سامنے ہوں گے اور آپ کے مددگار اور حاکم یعنی لوگوں پر آپ کی جانب سے حاکم ہوں گے۔ عیاشی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور نعمانی نے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ جب قائم آل محمد علیہم السلام ظاہر ہوں گے۔ خدا اُن کی ملائکہ سے مدد کرے گا اور سب سے پہلے جو شخص اُن کی بیعت کرے گا وہ محمدؐ ہوں گے اُن کے بعد علیؑ ہوں گے۔ (کیونکہ وہ امام، امام نائب ہوں گے)۔

اور شیخ طوسی اور نعمانی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائم کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ حضرت برہنہ بدن قرص آفتاب کے سامنے ظاہر

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنف

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجم

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

رافضیوں کا امام مہدی اور اس کے عقائد

امام باقر نے فرمایا کہ جب ہمارا قائم ظہور ہوگا عائشہ کو زندہ کرے گا تاکہ اس پر حد جاری کرے اور جناب فاطمہ کا انتقام لے

اور سب سے پہلے جو شخص ان کی بیعت کرے گا وہ محمد ﷺ ہوں گے ان کے بعد علی ہوں گے

حق الیقین جلد دوم صفحہ 18،19

ایسے عقائد رکھنے والوں پر لعنت تاحیات

کے درمیان واقع ہوگا اس پر کس قدر تعجب بلکہ بالکل تعجب ہے پوچھا کہ کیسا تعجب ہے جو آپ فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تعجب مُردے زندہ ہوں گے اور تلوار زندوں کے سروں پر ماریں گے شگافتہ کیا اور سبزہ باہر نکالا اور خلائق کو پیدا کیا گویا میں دیکھتا ہوں میں چلتے ہیں اور برہنہ شمشیریں اپنے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہیں [illegible] کے دشمنوں کے سروں پر مارتے ہیں۔ یہ ہے اس آیت کے معنی جو خدا نے فرمایا ہے کہ یا ایھا الذین امنوا لا تقولوا قوما غضب اللہ علیھم قد یئسوا من الاخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور۔ اے مومنو! اس قوم سے دوستی مت کرو جن پر خدا نے غضب فرمایا ہے۔ بیشک وہ لوگ آخرت سے ناامید ہو گئے ہیں جس طرح اہل قبور میں کفار ناامید ہو گئے ہیں۔

ابن بابویہ نے علل الشرائع میں روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب ہمارا قائم ظاہر ہوگا عائشہ کو زندہ کرے گا تاکہ اس پر حد جاری کرے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لے

اور شیخ مفید نے ارشاد میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب آل محمدؐ کے قائمؑ کا قیام ماہ جمادی الاخر میں ہوگا۔ اور رجب کے دس روز میں ایسی بارش ہوگی کہ دنیا والوں نے کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ پھر خداوند بزرگ و برتر اس بارش سے مومنین کے گوشت اور بدن کو ان کی قبروں میں پیدا کرے گا۔ گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ قبیلہ جہینہ کی جانب سے خاک قبر اپنے سروں سے جھاڑتے ہوئے آ رہے ہیں۔ نیز انہیں حضرت سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ساتھ پشت کوفہ یعنی نجف اشرف سے ستائیس افراد حضرت موسیٰ کی قوم سے پندرہ افراد ان میں سے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حق کے ساتھ ہدایت کرتے تھے۔ اور حق کے ساتھ عدالت کرتے تھے اور سات افراد اصحاب کہف سے اور یوشع بن نون اور سلمانؓ اور جابر بن عبداللہ انصاری اور مقداد اور مالک اشتر آئیں گے اور یہ تمام خاصان خدا ان حضرتؑ کے سامنے ہوں گے اور آپ کے مددگار اور حاکم یعنی لوگوں پر آپ کی جانب سے حاکم ہوں گے۔ عیاشی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور نعمانی نے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب قائم آل محمد علیہم السلام ظاہر ہوں گے۔ خدا ان کی ملائکہ سے مدد کرے گا اور سب سے پہلے جو شخص ان کی بیعت کرے گا وہ محمدؐ ہوں گے ان کے بعد علیؑ ہوں گے۔ (کیونکہ وہ امام [illegible] امام زمانہ ہوں گے)۔

اور شیخ طوسی اور نعمانی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ حضرت برہنہ بدن قرص آفتاب کے سامنے ظاہر

ہوں گے اور منادی ندا دے گا کہ یہ امیر المومنینؑ ہیں واپس آئے ہیں تاکہ ظالموں کو ہلاک کریں نیز شیخ نے جناب ابی عبداللہ امام حسینؑ سے روایت کی ہے کہ جب ہمارے قائم خروج کریں گے

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

یعنی ایگروه مؤمنان دوستی مکنید با قومی که غضب کرده است خدا برایشان بتحقیق که ناامید گردیده‌اند از آخرت چنانچه ناامید گردیده‌اند کافران از اصحاب قبرها و این بابویه در علل الشرایع روایت کرده است از حضرت امام محمد باقر ﷺ که چون قائم ما ظاهر شود عایشه را زنده کنند تا بر او حد بزنند و انتقام فاطمه را از او بکشد و شیخ مفید در ارشاد از حضرت امام جعفر صادق «ع» روایت کرده است که چون وقت قیام قائم آل محمد ﷺ بشود در جمادی الاخر وده روز از ماه رجب بارانی ببارد که خلایق مثل آن را ندیده باشند پس برویاند خدا بآن باران گوشتهای مؤمنان و بدنهای ایشان را در قبرهای ایشان و گویا نظر میکنم بسوی ایشان که آیند از جانب قبیله جهنیه و خاك قبر را از سرهای خود افشانند و ایضاً از آنحضرت روایت کرده است که بیرون میآید با قائم از پشت کوفه یعنی نجف بیست و هفت نفر با پانزده نفر از قوم موسی از آنها که حقتعالی فرموده است که هدایت میکردند بحق و بحق عدالت میکردند و هفت نفر از اصحاب کهف و یوشع بن نون و سلمان و ابوذر و جابر انصاری و مقداد و مالك اشتر پس در پیش روی آنحضرت خواهند بود و یاوران و حاکمان او خواهند بود و عیاشی نیز اینحدیث را ذکر کرده است و نعمانی روایت کرده است از حضرت امام محمد باقر ﷺ که چون قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا اورا یاری کند بملائکه و اول کسیکه با او بیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی و شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا ﷺ روایت کرده است که از علامات ظهور حضرت قائم آنست که بدن برهنه‌ای در پیش قرص آفتاب ظاهر خواهد شد و منادی ندا خواهد کرد که این امیر المؤمنین است بر گشته است که ظالمان را هلاك کند و ایضاً شیخ روایت کرده است از حضرت ابی عبدالله که چون قائم ما خروج کند نزد قبر هر مؤمنی ملکی بیاید و اورا ندا کند که ای فلان صاحب تو امام تو ظاهر شده است اگر میخواهی ملحق شوی باو ملحق شو و اگر میخواهی در نعمت و کرامت خدا باشی هم آنجا باش پس بعضی بیرون آیند و بعضی در نعیم الهی بمانند و در زیارت جامعهٔ مشهوره و اکثر زیارات منقوله خصوصاً زیارت حضرت امام حسین ﷺ ذکر رجعت و اظهار اعتقاد بآن مذکور است و در متهجد و مصباح الزائر و سایر کتب از حضرت امام جعفر صادق «ع» منقول است که هر که دعای عهد نامه را چهل صباح بخواند از انصار حضرت قائم باشد و اگر پیش از ظهور آن حضرت بمیرد حقتعالی اورا از قبر بیرون آورد در وقت خروج آنحضرت و در عهدنامهٔ مزبور مذکور است که خداوندا اگر حایل شود میان من و آنحضرت مرگ که بر بندگان خود حتم و لازم گردانیده‌ای پس بیرون آور مرا از قبر من

حق الیقین

تألیف

علامه مولی محمد باقر مجلسی

در اصول دین و معارف

از انتشارات :

کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری شرقی - تلفن: ۵۲۱۹۶۶

* (چاپ اسلامیه ۱۳۵۴ شمسی) *

جب قائم آل محمد (مہدی) ظاہر ہوں گے، سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمد ہوں گے اور اس کے بعد علی ہوں گے۔

الاحتجاج

تأليف

مَنصُور أحمد بن علي بن أبي طَالب الطبرسي
مِن علمَاء القرن السَادِس

تعليقات وملاحظات

السيد محمد باقر الموسوي الخرسان

الجُزء الأول

کائنات کا بدترین گستاخ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نوٹ لکھتا ہے کہ اگر
خصیتین پر ثلثہ (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کا نام لکھ کر ہمبستری کیجائے تو انزال نہ ہوگا (نعوذ باللہ)

احقد الناس على الصحابة . كتب الملاحظة أنه من كتب على

خصيتية أسماء الخلفاء الثلاثة عند الجماع لاينزل فلا ينزل

A WORST IMPUDENT OF SAHABA WRITES THAT BY WRITING THE NAMES OF SHAIKHEEN ON TESTIS, EJACULATION CANNOT TAKE PLACE.

شیعہ سنی بھائی بھائی کیسے؟

اصلی قرآن ظہور امام مہدی تک نظر نہیں آئے گا (نعوذ باللہ)۔

﴿الانوار النعمانیہ، جلد ۲، صفحہ ۳۶۰، طبع ایران﴾

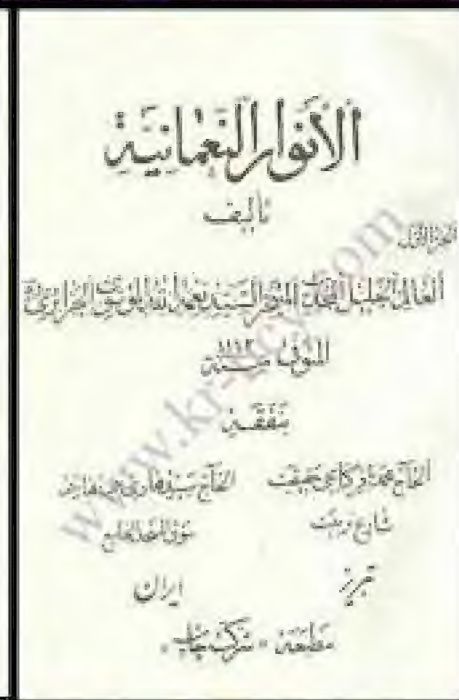

الأنوار النعمانية

تأليف

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد فرد كاجي حقيقت

شارع تربيت

تبريز

الحاج سيد هادي علي هاشم

سوق المسجد الجامع

ايران

مطبعة شركت چاپ

اگر یہ کتابیں اور ان کے مصنف شیعہ نہیں تو موجودہ شیعہ ذاکر ان پر لعنت بھیج کر ان سے لاتعلقی کا اعلان کیوں نہیں کرتے؟

www.facebook.com/Shia.Sunni.Bhai.Bhai.Kaise

اہل روافض کا اقرار اہل تشیع مسلمانوں کے معبود پر جمع ہو سکتے ہیں نا نبی و امام پر

اس بات کا حاصل یہ ہے کہ ہم ان مسلمانوں کے معبود پر جمع ہو سکتے ہیں نا نبی و امام پر اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں ہمارا رب وہ ہے جسکا نبی محمدؐ اور اس نبی کا خلیفہ ابو بکرؓ ہے نا تو ہم ایسے رب کو مانتے ہیں اور نا نبی کو بلکہ ہم کہتے ہیں ہم ایسے رب کو رب نہیں مانتے جسکے نبی کا خلیفہ ابو بکرؓ ہو اور نا ایسا نبی ہمارا نبی ہے

ذلك من الثمانية. ولم يجعلوه قادراً لذاته ولا عالماً لذاته ولا حيّاً لذاته ولا مدركاً لذاته؛ بل لمعان قديمة يفتقر في هذه الصفات إليها، فجعلوه محتاجاً ناقصاً في ذاته كاملاً بغيره تعالى الله عن ذلك؛ ولا يقولون هذه الصفات ذاتيّة واعترض شيخهم فخر الدين الرازي عليهم بأنّه قال أنّ النصارى كفروا لأنّهم قالوا أنّ القدماء ثلاثة والأشاعرة أثبتوا قدماء تسعة.

أقول: فالأشاعرة لم يعرفوا ربّهم بوجه صحيح بل عرفوه بوجه غير صحيح فلا فرق بين معرفتهم هذه وبين معرفة باقي الكفّار لأنّه ما من قوم ولا ملّة إلّا وهم يدينون بالله سبحانه ويثبتونه وأنّه الخالق سوى شرذمة شاذّة وهم الدهريّة القائلون وما يهلكنا إلّا الدهر؛ وأسوأ الناس حالاً المشركون أهل عبادة الأوثان ومع هذا فهم إنّما يعبدون الأصنام لتقرّبهم إلى الله سبحانه زلفى كما حكاه عنهم في محكم الكتاب بطريق الحصر فتكون الأصنام وسائل لهم إلى ربّهم، فقد عرفوا الله سبحانه بهذا الباطل وهو كون الأصنام مقرّبة إليه وكذلك اليهود حيث قالوا عزير ابن الله، والنصارى حيث قالوا المسيح ابن الله، فهما قد عرفاه سبحانه بأنّه ربّ ذو ولد فقد عرفاه بهذا العنوان؛ وكذلك من قال بالجسم والصورة والتخطيط؛ وذلك لما عرفت في أوّل الكتاب من أنّ الكل قد طلبوا معرفته وخاضوا بحار وحدانيّته، وكانت

ومن كان
فالأشاعرة
لك أنّ من
اله وبدائع
باب التي
لاميّة حقن
نا من تفرّد

معهم على إله ولا على نبيّ ولا على إمام، وذلك أنّهم يقولون أنّ ربّهم هو الذي كان محمّد ﷺ نبيّه وخليفته بعده أبو بكر، ونحن لا نقول بهذا الربّ ولا بذلك النبيّ، بل نقول أنّ الربّ الذي خليفة نبيّه أبو بكر ليس ربّنا ولا ذلك النبيّ نبيّنا ووجه آخر لكنّه جواب عن جواز لعن المتخلّفين بل هو دالّ على وجوب اللّعن؛ وذلك أنّ

بالقدم والأزل وربّهم من كان شركاؤه في القدم ثمانية.

ووجه آخر لهذا لا أعلم إلّا أني رأيته في بعض الأخبار، وحاصله أنّا لم نجتمع معهم على إله ولا على نبيّ ولا على إمام، وذلك أنّهم يقولون أنّ ربّهم هو الذي كان محمّد ﷺ نبيّه وخليفته بعده أبو بكر، ونحن لا نقول بهذا الربّ ولا بذلك النبيّ، بل نقول أنّ الربّ الذي خليفة نبيّه أبو بكر ليس ربّنا ولا ذلك النبيّ نبيّنا ووجه آخر لكنّه جواب عن جواز لعن المتخلّفين بل هو دالّ على وجوب اللّعن؛ وذلك أنّ

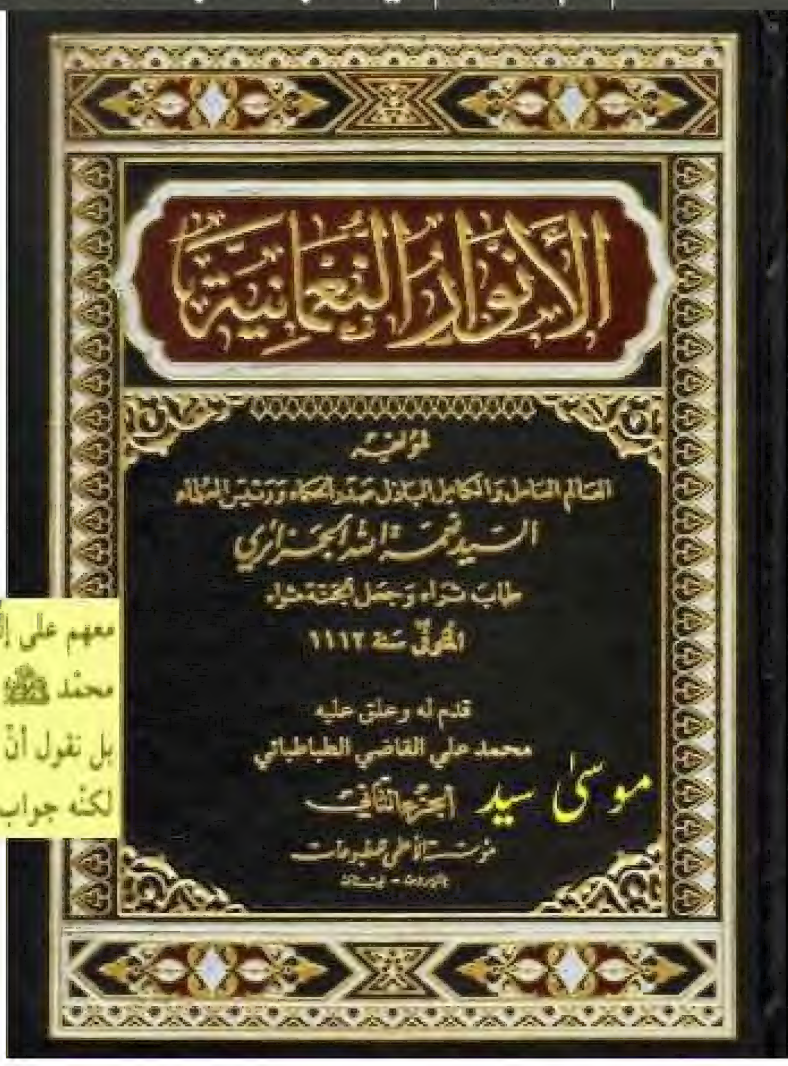

سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین کی سنت پر قائم رہے

جب سیدنا علی رضہ برسراقتدار آے تو اس قرآن کو چھپانے اور اس کے اظہار پر قادر نا ہوے کیونکہ اسکی وجہ سے انکے سابقہ "خلفاء" کی برائی اور عیب کا اظہار ہوتا ہے ایسے ہی وہ حج اور عورتوں کے متعے کو جاری کرنے قاضی شریح کو منصب قضاء اور معاویہ کو گورنری سے معزول کرنے پر قادر نا ہوے

إنّ عثمان قد كان من كتّاب الوحي لمصلحة رآها ﷺ وهي أن لا يكذبوه في أمر القرآن بأن يقولوا إنّه مفترى أو إنّه لم ينزل به الروح الأمين، كما قاله أسلافهم، بل قالوه هم أيضاً، وكذلك جعل معاوية من الكتّاب[1] قبل موته بستة أشهر لمثل هذه المصلحة أيضاً، وعثمان وأضرابه ما كانوا محضرون بقرب المسجد مع جماعة الناس؛ فما يكتبون إلّا ما نزل به جبرائيل ﷺ على الملأ

أمّا الذي كان يأتي به داخل بيته ﷺ فلم يكن يكتبه إلّا أمير المؤمنين ﷺ لأنّ له المحرميّة دخولاً وخروجاً فكان يتفرّد بكتابة مثل هذا وهذا القرآن الموجود الآن في أيدي الناس هو خطّ عثمان؛ وسمّوه الإمام وأحرقوا ما سواه أو أخفوه؛ وبعثوا به زمن تخلّفه إلى الأقطار والأمصار. ومن ثمّ ترى قواعد خطّه تخالف قواعد العربيّة مثل كتابة الألف بعد واو المفرد وحذفها بعد واو الجمع وغير ذلك؛ وسمّوه رسم الخطّ القرآني ولم يعلموا أنّه من عدم اطّلاع عثمان على قواعد العربيّة والخطّ.

وقد أرسل عمر بن الخطّاب زمن تخلّفه إلى عليّ ﷺ بأن يبعث له القرآن الأصليّ الذي هو ألفه وكان ﷺ يعلم أنّه طلبه لأجل أن يحرقه كقرآن ابن مسعود؛ أو يخفيه عنده حتّى يقول الناس أنّ القرآن هو هذا الكتاب الذي كتبه عثمان لا غير فلم يبعث به إليه وهو الآن موجود عند مولانا المهديّ ﷺ مع الكتب السماويّة ومواريث الأنبياء. ولمّا جلس أمير المؤمنين ﷺ على سرير الخلافة لم يتمكّن من إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر على النهي عن صلاة الضحى؛ وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة النساء، حتّى قال ﷺ لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شقا يعني إلّا جماعة قليلة لإباحة المتعة، وكما لم يقدر على عزل شريح عن القضاء ومعاوية عن الإمارة،

ومواريث الأنبياء، ولمّا جلس أمير المؤمنين ﷺ على سرير الخلافة لم يتمكّن من إظهار ذلك القرآن وإخفاء هذا لما فيه من إظهار الشنعة على من سبقه كما لم يقدر على النهي عن صلاة الضحى؛ وكما لم يقدر على إجراء المتعتين متعة الحجّ ومتعة النساء، حتّى قال ﷺ لولا ما سبقني بنو الخطّاب ما زنى إلّا شقا يعني إلّا جماعة

زوا فيه بالمدّ
رّقوا في بعض
في قريب هذه
ز على كلمات
بائة، والظاهر
القرآن فيجب

(١) لم يكن معاوية من كتاب الوحي كما هو محقق في محله.

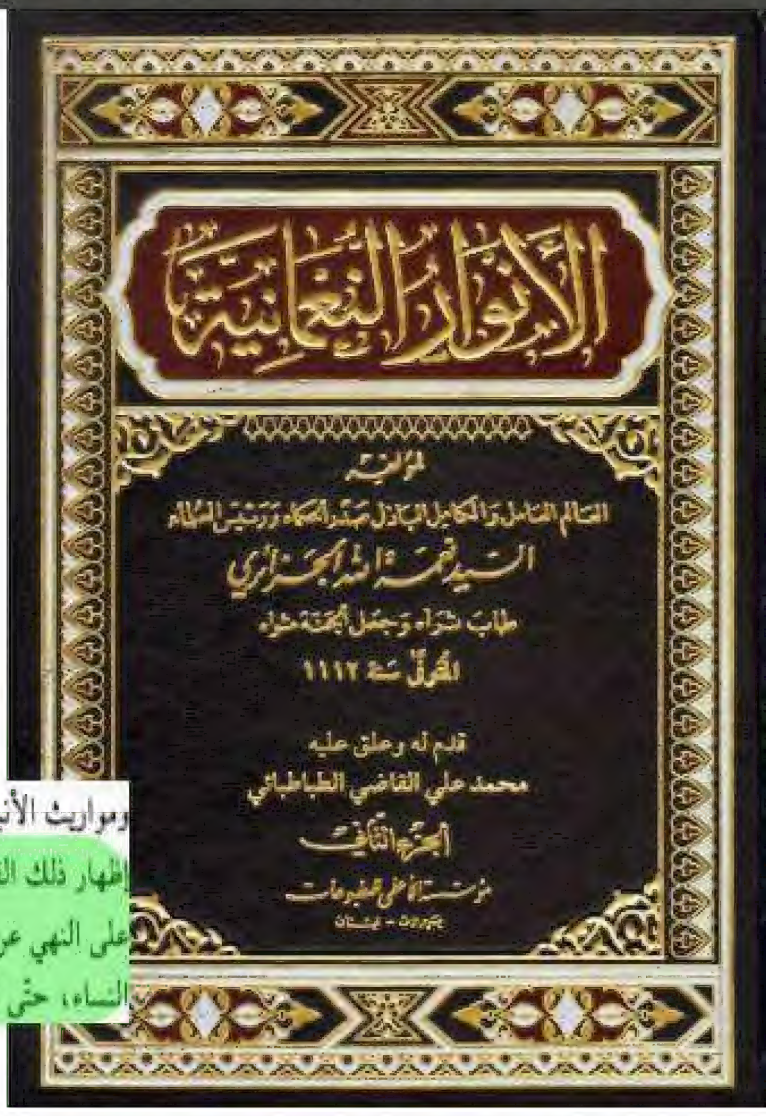

شیعہ سنی بھائی بھائی کیسے؟

نہ ہم اُس رب کو مانتے ہیں نہ اُس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابو بکرؓ ہو (نعوذ باللہ)۔

﴿انوار النعمانیہ، جلد ۲، صفحہ ۲۷۸۔ طبع ایران﴾

الأنوار النعمانية

تأليف

الجزء الأول

العالم الجليل المحدث المتبحر السيد نعمة الله الموسوي الجزائري ره

المتوفى سنة ١١١٢

بنفقة

الحاج محمد باقر كتابچي حقيقت
شارع تربيت
تبريز

الحاج سيد هادي بني هاشم
سوق المسجد الجامع
ايران

مطبعة «شركت چاپ»

الصفات ذاتية واعترض شيخهم فخر الدين الرازي عليهم بأنه (بان خ) قال ان النصارى كفروا لأنهم قالوا ان القدماء ثلثة والاشاعرة أثبتوا قدماء تسعة

أقول فالاشاعرة لم يعرفوا ربهم بوجه صحيح بل عرفوه بوجه غير صحيح فلا فرق بين معرفتهم هذه وبين معرفة باقي الكفار لأنه ما من قوم ولا ملة الا وهم يدينون بالله سبحانه ويثبتونه ؛ وانه الخالق سوى شرذمة شاذة وهم الدهرية القائلون وما يهلكنا الا الدهر ؛ وأسوء الناس حالا المشركون اهل عبادة الأوثان ومع هذا فهم انما يعبدون الأصنام لتقربهم الى الله سبحانه زلفى كما حكاه عنهم في محكم الكتاب بطريق الحصر فتكون الأصنام وسائل لهم الى ربهم ، فقد عرفوا الله سبحانه بهذا الباطل وهو كون الاصنام مقربة اليه وكذلك اليهود حيث قالوا عزير ابن الله ، والنصارى حيث قالوا المسيح بن الله ، فهما قد عرفاه سبحانه بأنه رب ذو ولد فقد عرفاه بهذا العنوان ؛ وكذلك من قال بالجسم والصورة والتخطيط ؛ وذلك لما عرفت في أول الكتاب من أن الكل قد طلبوا معرفته وخاضوا بحار وحدانيته وكانت مضايق وعرة وسبلا مظلمة ، فمن كان له دليل عارف عرف الله سبحانه ، ومن كان دليله أعمى مثله خاض معه بحار الظلمات ؛ وما زاده كثرة السير الا بعدا ، فالاشاعرة ومتابعوهم أسوء حالا في باب معرفة الصانع من المشركين والنصارى ، وذلك ان من قال بالولد او الشريك لم يقل انه تعالى محتاج اليهما في ايجاد أفعاله وبدائع محكماته ؛ فمعرفتهم له سبحانه على هذا الوجه الباطل من جملة الأسباب التي أورثت خلودهم في النار مع إخوانهم من الكفار ؛ وأفادتهم الكلمة الإسلامية حقن الدماء والأموال في الدنيا ؛ فقد تباينا وانفصلنا عنهم في باب الربوبية ؛ فربنا من تفرد بالقدم والأزل وربهم من كان شركاؤه في القدم ثمانية

ووجه آخر لهذا لا أعلم الا اني رأيته في بعض الأخبار ؛ وحاصله انا لم نجتمع معهم على إله ولا على نبي ولا على امام ، وذلك انهم يقولوا ان ربهم هو الذي كان محمد صلى الله عليه وآله نبيه وخليفته بعده ابو بكر ؛ ونحن لا نقول بهذا الرب ولا بذلك النبي ، بل نقول ان الرب الذي خليفة نبيه ابو بكر ليس ربنا ولا ذلك النبي نبينا ووجه آخر لكنه جواب عن

اگر یہ کتابیں اور ان کے مصنف شیعہ نہیں تو موجودہ شیعہ ذاکر ان پر لعنت بھیج کر ان سے لاتعلقی کا اعلان کیوں نہیں کرتے؟

تذکرۃ الائمہؑ

یا

ائمہ معصومین علیہم السلام

تالیف:

عالم بزرگوار محمد باقر مجلسی رض

خدا نے جبرائیل کو علیؑ کی طرف بھیجا وہ غلطی محمدؐ کی طرف چلے گئے
خدائی اور علےؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ میں اتر آیا اور علی اللہ ہیں

وان اللہ قد نزل فی محمد و علی فاطمہ والحسن والحسین و ان علیًا اللہ

HAZRAT GABRAIEL (AS) BY MISTAKEN VISITED MUHAMMAD(SAW) INSTEAD OF ALI (RA).
A GOD HAS DESCENDED IN PUNJTAN PAK AND ALI IS GOD.

تذکرۃ الائمہ یا اثنا عشریہ تالیف محمد باقر مجلسی ایران

مترجم محمد ہادی مجلسی

فارسی ابوذر غفاری بتصاد بن اسود کندی حاتم بن عبداللہ انصاری مالک اشتر نخعی اویس قرنی محمد بن ابی بکر بسی حجر بن عدی اسدی عزیز بن عدی حاتم الطائی عمرو حزامی عروہ المرادی عمار بن یاسر بعضہ بن سوحان الضبی عامل بن واثلہ کنانی احنف بن قیس سعدی حارث بن قدامہ سعدی خالدبن عمیر السدوسی خلق جہان در وجود شریف آن حضرت چہار طایفہ شدند طایفہ در محبت افراط کردند واو را خدا دانستند کہ ایشان را غالی میگویند و اینہا پنج فرقہ شدند اول راعلویہ گویند وایشان قایلند کہ واگذاشت جبرائیل اکثر کارہا را بعلی مثل فرستن ارزاق عباد و حاضر شدن در احتضار عباد و غیرہ ہر چہ می خواہد میکند و ایجاد مینماید خدارا در آن دخلی نیست دویم سابیہ است گویند عبداللہ سبا از یہودیان بآنحضرت گفت:

انت انت یعنی انت اللہ و از آنحضرت گریخت و بساباط مدائن رفت، جو لشکر فرستاد و برخی از اصحاب او را گرفت آوردند و آن حضرت فرمود گوری کندند و در آنجا کردند و ایشان راسوزانیدند و ایشان گفتند کہ یقین زیاد شد کہ تو خدائی و ما را بآتش میسوزانی و چون آنحضرترا کشتند گفتند مرده است بلکہ در زیر ابر است و رعد او از اوست و برق تازیانہ او بزیر خواہد شد و دشمنان را خواہد کشت و آنکہ این ملعم کشت علی خود بلکہ شیطان بود صورت علی شدہ بود.

طایفہ سیم غرابیہ گویند وایشان گویند خدا جبرئیل را بعلی فرستاد او بغلط بمحمد رفت از آنکہ بمحمد بعلی غراب گہ بغراب ماند جہار مرد راشریفہ گویند ایشان گویند خدا در نبی وعلی و فاطمہ و حسن و حسین فرود آمد و علی الہ است و طایفہ پنجمین قایلند [illegible] نفر کہ مراد سلمان و مقداد و ابادر وعمار و عمروبن امیہ ضمری باشند [illegible] صبح در موکلند بر مصالح عالم ارواح علی کہ او الہ است مقدمہ [illegible] صبح سہ هفتادیکر از طایفہ هنود آمدند بخدمت آنحضرت و گفتند [illegible] تو خدایی حضرت فرمود کہ من خدا نیستم من بندہ خدایم ایشان [illegible] حضرت ایشان را در چاهها کرد واز مودکشتو آنچہ فرمودہ [illegible] ماہ مرتبہ بعضہ را کشت و زنده کرد و او میگفت او خدائی بود [illegible] خدا ندارید کہ کل عالم بندہ صنعت گویا این بندہ ہر باشد [illegible] و زندہ است خدا بی یار استار آنکہ شریک داشتہ باشد.

رافضیوں کا عقیدہ امامت

عقیدہ نمبر 5

"خمینی" نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

اماموں کے رتبہ ہر نبی اور ہر فرشتہ سے بلند ہے

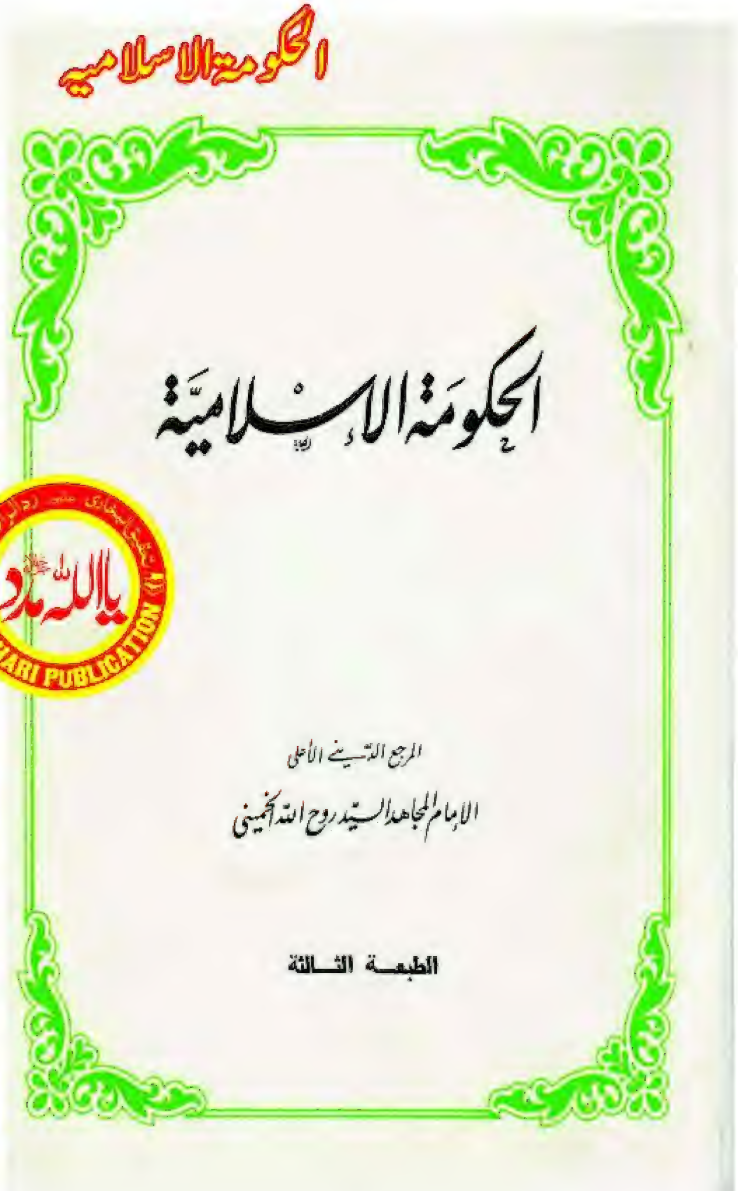

عدم امکان تشکیل تلك الحکومة ، فالولایة لا تسقط ، لان الفقهاء قد ولاهم الله ، فیجب علی الفقیه ان یعمل بموجب ولایته قدر المستطاع ، فعلیه ان یأخذ الزکاة والخمس والخراج والجزیة ان استطاع ، لینفق کل ذلك في مصالح المسلمین وعلیه ان استطاع ان یقیم حدود الله • ولیس العجز المؤقت عن تشکیل الحکومة القویة المتکاملة یعني بأي وجه ان نتزوي بل ان التصدي لحوائج المسلمین ، وتطبیق ما تیسر تطبیقه فیهم من الاحکام ، کل ذلك واجب بالقدر المستطاع •

الولایة التکوینیة :

وثبوت الولایة والحاکمیة للامام (ع) لا تعني تجرده عن منزلته التي هي له عند الله ، ولا تجعله مثل من عداه من الحکام • فان للامام مقاما محمودا ودرجة سامیة وخلافة تکوینیة تخضع لولایتها وسیطرتها جمیع ذرات هذا الکون • وان من ضروریات مذهبنا ان لائمتنا مقاما لا یبلغه ملك مقرب ، ولا نبي مرسل • وبموجب ما لدینا من الروایات والاحادیث فان الرسول الاعظم (ص) والائمة (ع) کانوا قبل هذا العالم انوارا فجعلهم الله بعرشه محدقین ، وجعل لهم من المنزلة والزلفی ما لا یعلمه الا الله • وقد قال جبرئیل ــ کما ورد في روایات المعراج ــ : لو دنوت انملة لاحترقت • وقد ورد عنهم (ع) : ان لنا مع الله حالات لا یسعها ملك مقرب ولا نبي مرسل • ومثل هذه المنزلة

مزہب شیعہ کے کفریہ عقائد

اہل تشیع کا آیت اللہ سید حسن ابطحی اپنی کتاب انوار الزہراء صفحہ نمبر ۴۵ پر فرماتا ہے

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سجدے کرنا واجب ہے اور سجدوں میں سو مرتبہ

یامولاتي یافاطمته أغیثیني

پڑھنا واجب ہے

انوار الزهراء

سائغًا ومألوفًا في الإسلام، وستنتخب النساء بعد فاطمة، عليها السلام، لإدارة الأعمال الاجتماعية التي خلق الرجال لأجلها دون النساء، وتصبح سنّة سيئة تستمرّ على الدوام.

ولذا فإنّ الله ورسوله لم يعيّنا فاطمة، عليها السلام، خليفة بعد أبيها بالرغم من توفّر جميع شروط الخلافة فيها؛ لكي لا يكون ذلك سنّة في الإسلام، ولا يختلّ نظام الدولة الإسلامية إثر تدخّل النساء في الأعمال الاجتماعية، بل عيّنا علي بن أبي طالب، عليه السلام، لمقامه الخلافة، وكان لا يقلّ عن فاطمة، عليها السلام، علمًا وعصمة.

• هل يجوز السجود لفاطمة؟ •

ورد في الروايات أنّه يجب السجود بعد صلاة الاستغاثة بفاطمة الزهراء، عليها السلام، والقول مائة مرّة في السجود: «يا مولاتي يا فاطمة أغيثيني». ومن الطبيعي فإنّما حينما نأتي على ذكر اسمها في السجود، ونطلب الغوث منها، فلابدّ من التوجّه إليها والسجود لها؛ لأنّه لا يعقل أن يتكلّم إنسان مع فاطمة، عليها السلام، ويتوجّه إليها ويخاطبها، ثمّ يسجد لغيرها. إلّا أنّه لا يمكن غضّ النظر عن هذه الحقيقة، وهي أنّه إذا لم يرد نهي عن السجود لغير الله، فليس عندنا أيّ دليل على حرمة السجود لغيره تعالى.

وبناء على ذلك، فإن أمر الله بالسجود لغيره في موضع، يستطيع الإنسان أن ينفّذ هذا الأمر، وليس عليه شيء؛ إذ قيل قديمًا: ما من عامّ إلّا خصّ، كما سجدت الملائكة لآدم، عليه السلام، وسجد إخوة يوسف ليوسف، عليه السلام. كما أنّنا نقول في سجدة السهو: «بسم الله وبالله، والسلام عليك أيّها النبيّ ورحمة الله وبركاته».

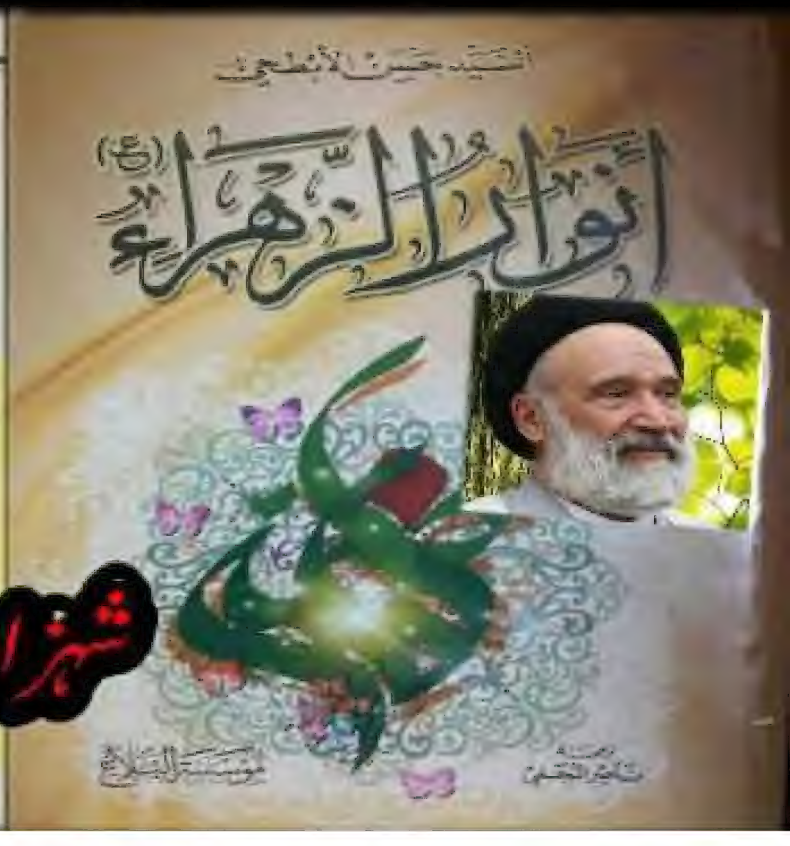

رافضیت کی حضرت علیؓ کی شان میں گستاخی

امام باقرؒ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ جب بھی کسی کنیز کو خریدنے کا ارادہ کرتے تھے تو وہ کنیز کی ٹانگوں کو ظاہر کرتے اور اس کا معائنہ کرتے

قرب الاسناد الحميري القمي صفحہ ۱۰۳

فتقول النار: عجلوا جوزوني فقد أطفأ نوركم لهبي»[1].

٣٤٤ ـ وعنه، عن ابن علوان، عن جعفر، عن أبيه، عن علي عليه السلام: إنه كان إذا أراد أن يبتاع الجارية يكشف عن ساقيها فينظر إليها[2].

٣٤٥ ـ وعنه، عن الحسين بن علوان، عن جعفر، عن أبيه عليه السلام، أنه قال:

«إذا زوّج الرجل أمته فلا ينظرن إلى عورتها، والعورة ما بين السرة والركبة»[3].

٣٤٦ ـ وعنه، عن ابن علوان، عن جعفر، عن أبيه عن علي عليه السلام، أنه كان يقول:

«لا ينظر العبد إلى شعر سيدته»[4].

٣٤٧ ـ وعنه، عن ابن علوان، عن جعفر، عن أبيه:

أن علياً عليه السلام كان لا يرى بلباس الحرير والديباج في الحرب ـ إذا لم يكن فيه التماثيل ـ بأساً[5].

٣٤٨ ـ وعنه، عن ابن علوان، عن جعفر، عن أبيه قال:

«وجد في غمد سيف رسول الله صلّى الله عليه وآله صحيفة مختومة، ففتحوها فوجدوا فيها: إن أعتى الناس على الله القاتل غير قاتله، والضارب غير ضاربه، ومن أحدث حدثاً، أو آوى محدثاً، فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين، لا يقبل الله منه صرفاً ولا عدلاً، ومن تولى إلى غير مواليه فقد كفر بما

(١) نقله المجلسي في بحاره ٦٨/١٦/١٩.
(٢) نقله المجلسي في بحاره ١٠٤/٤٤/٣.
(٣) نقله المجلسي في بحاره ١٠٤/٤٤/٩.
(٤) نقله الحر العاملي في وسائله ١٤/١٦٦/٨، والمجلسي في بحاره ١٠٤/٤٤/٢.
(٥) روى الكليني في الكافي ٦/٤٥٣/٣، والصدوق في الفقيه ١/١٧١/٨٠٧، الشيخ الطوسي في التهذيب ٢/٢٠٨/٨٠٦، وكذا في الاستبصار ١/٣٨٦/١٤٦٦ نحوه، ونقله الحر العاملي في وسائله ٣/٢٣٠/٥.

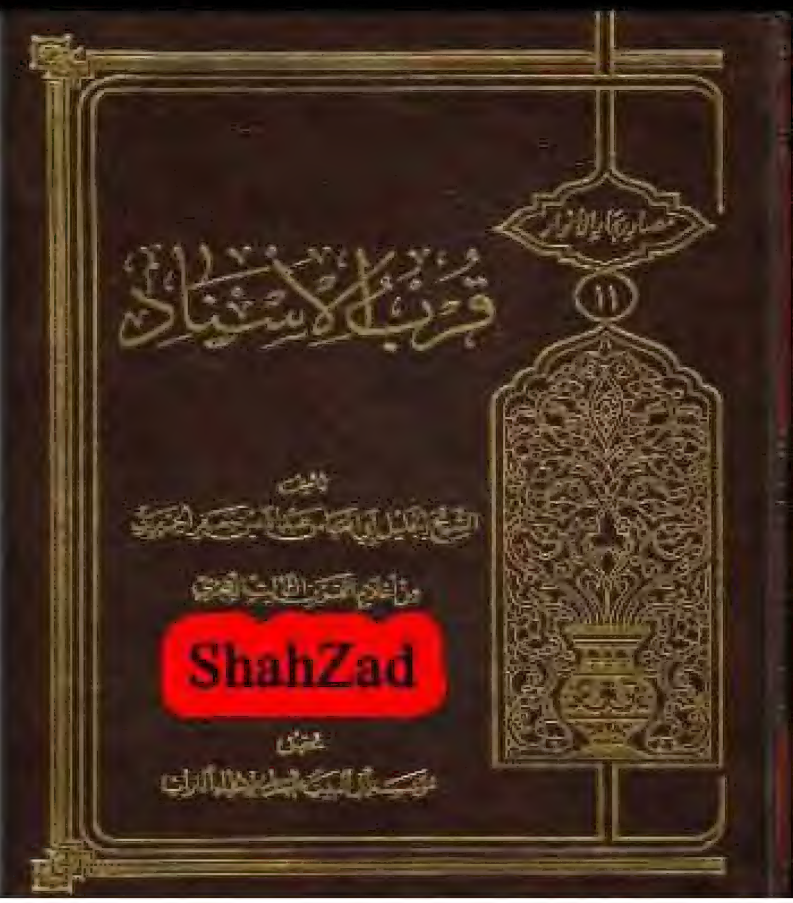

صحابہ کرامؓ نے نبیؐ کی رسالت یا اللہ کی واحدنیت سے منہ نہیں موڑا بلکہ امامت کے انکار کی وجہ سے کافر ہو گیے تھے

عصر حاضر کا ایک معروف رافضی عالم شہاب الدین الحسینی المشرعی لکھتا ہے اسکی دلیل صحابہؓ کا نبیؐ کی رخلت کے بعد مرتد اور دوبارہ کافر ہو جانا ہے اور یہ معلوم بات ہے کہ نبی کی رخلت کے بعد صحابہؓ سے ایسا کوئی کام سرزد نہیں ہوا جو کفر کی جانب پھیرنے کا سبب و باعث ہوتا انہوں نے نبیؐ کی رسالت و واللہ کی واحدنیت سے منہ نا موڑا سواے اس کے کہ انہوں نے امامت کا انکار کر دیا تھا

کتاب الرافضۃ احقاق الحق شہاب الدین المشرعی الجز الثانی الصفحۃ ۲۹۵

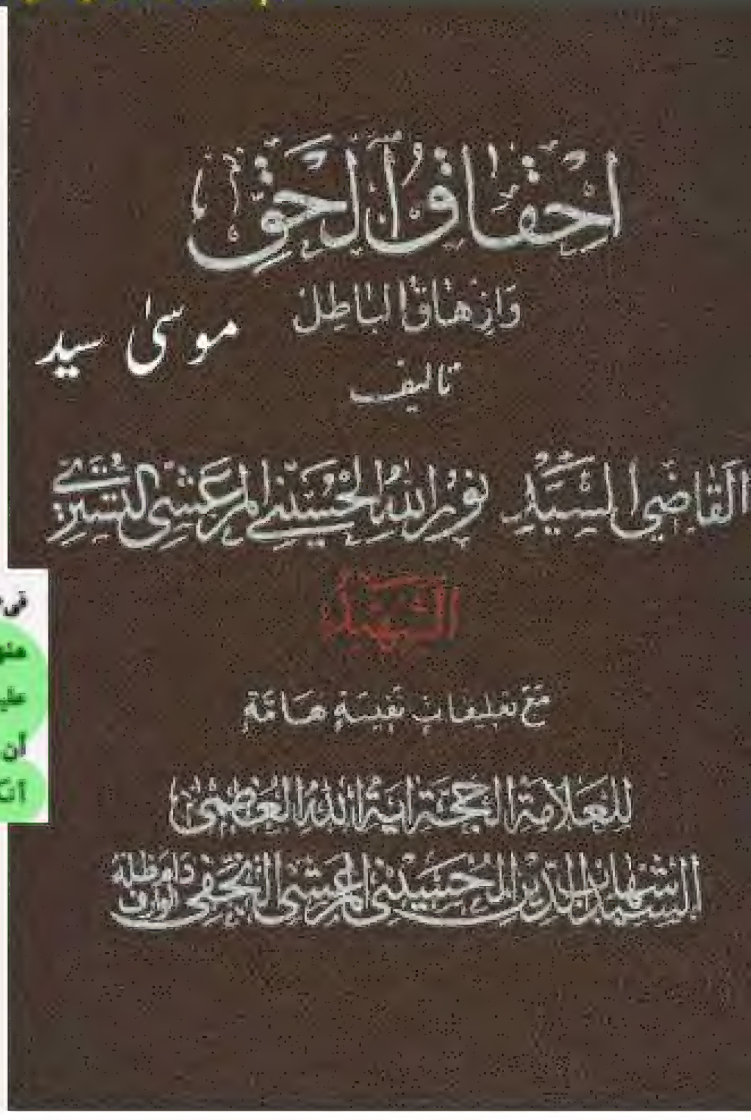

(ج٢) في مباحث الامامة واشتراط العصمة فيها (٢٩٥)

والاعتراف بالامام ، فان الامامة مرتبة تالية للنبوة ونسبتها الى النبوة نسبة العلة المرتبة الى العلة المحدثة وقد وافقنا على كونها من الاصول جمع من المخالفين كالقاضي البيضاوي في مبحث الاخبار وجمع من شارحي كلامه ، ونحن نذكر له من الشواهد والادلة وجوها منها الاخبار الدالة على ارتداد جماعة ورهط من الصحابة والامة بعد ارتحال النبي صلى الله عليه وآله الى الكفر ، ومن المعلوم : أنه لم يصدر بعد ارتحال النبي من الصحابة ما يصلح أن يكون موجباً للارتداد الى الكفر ولم يعدلوا عن الشهادة بالوحدانية والنبوة غير أنهم أنكروا الامامة ومن تلك الاخبار أحاديث الحوض التي ذكرت في كتب القوم بأسانيد عديدة صحيحة ومتون صريحة ، فمن جملتها ما رواه البخاري في صحيحه (ج ٨ ص ١٢٠) بسنده عن أبي هريرة أنه كان يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : يرد علي يوم القيامة رهط من أصحابي فيحلؤن عن الحوض فأقول يارب أصحابي ، فيقول ، انك لا علم لك بما أحدثوا بعدك ، انهم ارتدوا على أدبارهم القهقرى (انتهى) وبسنده عن ابن المسيب

في مبحث الاخبار وجمع من شارحي كلامه ، ونحن نذكر له من الشواهد والادلة وجوها منها الاخبار الدالة على ارتداد جماعة ورهط من الصحابة والامة بعد ارتحال النبي صلى الله عليه وآله الى الكفر ، ومن المعلوم : أنه لم يصدر بعد ارتحال النبي من الصحابة ما يصلح أن يكون موجباً للارتداد الى الكفر ولم يعدلوا عن الشهادة بالوحدانية والنبوة غير أنهم أنكروا الامامة ومن تلك الاخبار أحاديث الحوض التي ذكرت في كتب القوم بأسانيد

وبسنده عن أسماء بنت أبي بكر ، قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اني على الحوض حتى أنظر من يرد علي منكم وسيؤخذ ناس دوني ، فأقول يارب مني ومن امتي ، فيقال هل شعرت ما عملوا بعدك ، والله ما برحوا يرجعون على أعقابهم فكان ابن أبي مليكة الخ وفي صحيح مسلم (ج ٧ ص ٦٦) بسنده عن عمرو بن العاص قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : حوضي مسيرة شهر وزواياه سواء وماؤه أبيض من الورق وريحه أطيب من

احقاق الحق

وازهاق الباطل

موسیٰ سید

تالیف

القاضي السيد نور الله الحسيني المرعشي التستري

الشهيد

مع تعليقات نفيسة هامة

للعلامة الحجة آية الله العظمى

السيد شهاب الدين الحسيني المرعشي النجفي دام ظله

کیا اس سے بڑھ کر شیعہ کا کفر ہو سکتا ہے؟؟؟

اور اگر الہ ان "اماموں" کی ولایت پر راضی نہ ہو تو وہ اللہ تعالی نہیں ہو سکتا

شیعہ کتاب: الاعلام الامعۃ فی شرح الجامعۃ / صفحۃ 160

١٦٠ ..... الأعلام اللامعة

وَأَرْكَاناً لِتَوْحِيْدِهِ وَشُهَدَاءً عَلَى خَلْقِهِ .....

﴿وَأَرْكَانـاً﴾، جمع الركن، وهو: ما به قوام الشيء[1]، وهم قوام ﴿لِتَوْحِيْدِهِ﴾ بمعنى أنّ لاعتقاد بولايتهم يتم التوحيد، وبزواله ينهدم بنيانه، وبهذا ظهر سر ما ورد في الأخبار الكثيرة[2]، من أن مخالفيهم مشركون؛ وذلك أنّ الإله الذي لا يرضى بولايتهم على معتقدهم ليس هو الله تعالى، فقد جعلوا له تعالى شريكاً يعبدونه، ولو كانوا غير مستشعرين به، ويحتمل أن يكون المراد أنّهم لو لم يكونوا لم يتبيّن التوحيد، فهم أركانه، والمراد أنّ الله تعالى جعلهم أركان الأرض؛ ليوحّده الناس، وفيه بعد[3].

(١) أُنظر: كتاب العين ٥: ٣٥٤، الصحاح ٢١٢٦، معجم مقاييس اللغة ٢: ٤٣٠.

(٢) أُنظر: المحاسن ١: ١٤٦ ح٥٢، الكافي ٨: ١٤٥ ح١١٩، الاعتقادات في دين الإمامية: ١١٣، معاني الأخبار: ٢١٢ _ ٢١٣ ح١ ج٢، مستدرك الوسائل ١: ١٥٣ ح١٤، مشكاة الأنوار: ١٧٢، تفسير القمي ٢: ٤١٩، تفسير نور الثقلين ٥: ٥٦٣ _ ٥٦٤ ح٨، بشارة المصطفى: ٣٦، مختصر بصائر الدرجات: ١١٢، بحار الأنوار ٨: ٣٥٦، ج٢٧: ١٦٨ ح٥، ج٤٦: ١٧٩ ح٣٨.

(٣) أُنظر: بحار الأنوار ٩٩: ١٣٨.

مركز تراث السيد بحر العلوم

الأعلام اللامعة

في شرح الجامعة

تأليف

آية الله السيد محمد بن عبد الكريم

الطباطبائي

جد السيد بحر العلوم

المتوفى حدود سنة ١١٦٠ هـ

تحقيق وتعليق

الشيخ كاظم البهادلي

The Reality of Shia

facebook.com/TheRealityOfShiaRafidha

خمینی ملعون و مردود بھونکتا ہے کہ عائشہ زبیر طلحہ اور معاویہ کتوں اور خنزیروں سے زیادہ ناپاک ہیں،
(معاذاللہ ثم معاذاللہ نقل کفر کفر نباشد)

ثمّ إنّ المتيقّن من الإجماع هو كفر النواصب والخوارج، أي الطائفتين المعروفتين، وهم الذين نصبوا للأئمّة عليهم السلام أو لأحدهم بعنوان التديّن به، وأنّ ذلك وظيفة دينيّة لهم، أو خرجوا على أحدهم كذلك، كالخوارج المعروفة. والظاهر أنّ «الناصب» الوارد في الروايات ـ كموثّقة ابن أبي يعفور المتقدّمة ـ أيضاً يراد به ذلك؛ فإنّ النواصب كانوا طائفة معهودة في تلك الأعصار، كما يظهر من الموثّقة أيضاً، حيث نهي فيها عن الاغتسال في غسالة الحمّام التي يغتسل فيها الطوائف الثلاث والناصب، وليس المراد منه المعنى الاشتقاقي الصادق على كلّ من نصب بأيّ عنوان كان، بل المراد هو الطائفة المعروفة، وهم النصّاب الذين كانوا يتديّنون بالنصب، ولعلّهم من شعب الخوارج.

طهارة الناصب والخارج لغرض دنيوي ونحوه

وأمّا سائر الطوائف من النصّاب بل الخوارج، فلا دليل على نجاستهم، وإن كانوا أشدّ عذاباً من الكفّار، فلو خرج سلطان على أمير المؤمنين عليه السلام لا بعنوان التديّن، بل للمعارضة في الملك، أو غرض آخر، كعائشة والزبير وطلحة ومعاوية وأشباههم، أو نصب أحد عداوة له أو لأحد من الأئمّة عليهم السلام لا بعنوان التديّن، بل لعداوة قريش، أو بني هاشم، أو العرب، أو لأجل كونه قاتل ولده أو أبيه، أو غير ذلك، لا يوجب ـ ظاهراً ـ شيءٌ منها نجاسة ظاهرية وإن كانوا أخبث من الكلاب والخنازير، لعدم دليل من إجماع أو أخبار عليه.

الله تعالى ـ كأصحاب الجمل وصفّين وأهل النهاوند وكثير من أهالي الحرمين الشريفين ـ كانوا مبغضين لأمير المؤمنين وأهل بيته الطاهرين صلوات الله عليهم ونجاهروا فيه، ولم ينقل مجانبة أمير المؤمنين وأولاده المعصومين عليهم السلام وشيعته

وأمّا سائر الطوائف من النصّاب بل الخوارج، فلا دليل على نجاستهم وإن كانوا أشدّ عذاباً من الكفّار، فلو خرج سلطان على أمير المؤمنين عليه السلام لا بعنوان التديّن، بل للمعارضة في الملك، أو غرض آخر، كعائشة والزبير وطلحة ومعاوية وأشباههم، أو نصب أحد عداوة له أو لأحد من الأئمّة عليهم السلام لا بعنوان التديّن، بل لعداوة قريش، أو بني هاشم، أو العرب، أو لأجل كونه قاتل ولده أو أبيه، أو غير ذلك، لا يوجب ـ ظاهراً ـ شيءٌ منها نجاسة ظاهرية وإن كانوا أخبث من الكلاب والخنازير، لعدم دليل من إجماع أو أخبار عليه.

چودہ ستارے سے مراد حضرات چہاردہ معصومین ہیں جن میں سرخیل انبیاء خاتم النبیین حضرت محمدؐ و شفیع روز جزا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرہؑ اور بارہ امام شامل ہیں یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں

کتاب چودہ ستارے العلامۃ نجم الحسن کراروی صفحہ ۲

موسیٰ سید

پیش لفظ

ہوتے نہ گر ازل میں چودہ ستارے ہادی
معنی خطاب ہوتی آدم سے ہر خطا کی

چودہ ستارے سے مراد حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں جن میں سرخیل انبیا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شفیع روز جزا خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا اور بارہ امام علیہم السلام شامل ہیں۔ یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔

یہ جب عالم نور میں تھے، انھوں نے ملائکہ کو تسبیح و تمجید کا سبق دیا۔ جبریل کو علم حرفت سے بہرہ ور کیا آدم و حوا جو گرے ہوئے آنسوؤں کی طرح بے وقعت ہو چکے تھے انھیں شرف انسانیت میں تو یہ

چودہ ستارے سے مراد حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام ہیں جن میں سرخیل انبیا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شفیع روز جزا خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا اور بارہ امام علیہم السلام شامل ہیں۔ یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔

حالات کا ایک سرسری خاکہ پیش کر سکا ہوں۔ بہرحال احباب کی خواہش تھی کہ میں ان کے حالات ضرور لکھوں اس لیے قلم اٹھایا اور کچھ نہ کچھ لکھ دیا۔ ع

قبول افتد زہے عز و شرف

میں نے اس کی پوری سعی کی ہے کہ واقعات صحیح الفاظ و عبارت موجز و مختصر اور حالات درست لکھے جائیں۔ تاریخ ولادت و شہادت کی صحت پر بھی پوری قوت صرف کی جائے اور میں نے اس کی سعی بلیغ میں بھی دریغ نہیں کیا کہ صحیح تاریخ منظر عام پر آ جائے۔ میں نے اپنی بساط کے مطابق اس کی بھی کوشش کی ہے کہ جو واقعات بعض معاصرین نے طبع مناسب لکھ دیے ہیں وہ بھی صاف ہو جائیں اور اعتراض

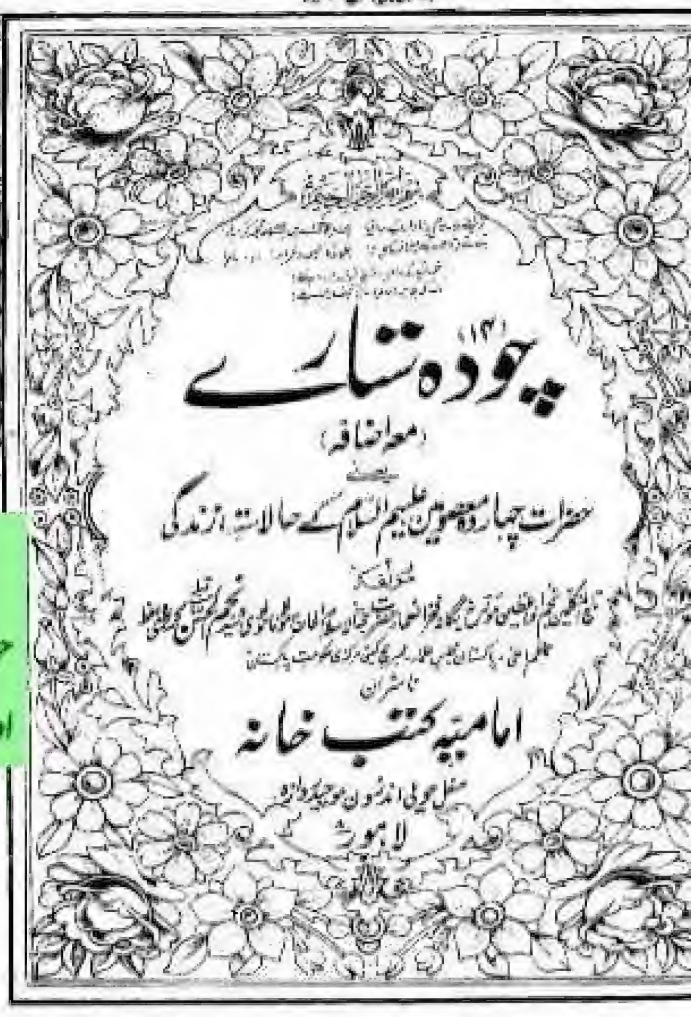

چودہ ستارے

(مع اضافہ)

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

مؤلفہ

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

عقائد رافضیت کے مطابق اللہ نے قرآن میں علیؓ کے گھوڑے کی قسم کھائی

اللہ تعالیٰ علیؓ کے گھوڑے کی قسم کھاتا ہے اس گھوڑے کی مختلف حالتوں کی قسم کھاتا ہے اور قرآن کی آیات بنا دیتا ہے تاکہ تم طوعا یا کرھا نماز میں قرآن پڑھو تو علیؓ کے گھوڑے کا بھی زکر کرو

طوبیٰ السید ابو محمد نقوی صفحہ 174

میں تو فرعون نمرود اور یزید ملعون بھی ہے اللہ ان سب کی قسم کیسے اٹھا سکتا ہے۔

182. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے گھوڑے کی قسم:

قسم ہے سرپٹ دوڑنے والے ہانپتے (فراٹے بھرتے) گھوڑوں کی پھر پتھر پر ٹاپ مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں۔ پھر صبح کے وقت چھاپا (اچانک حملہ) مارتے ہیں تو اس کے گرد و غبار بلند کرتے ہیں پھر (دشمنوں کے) گروہ میں جا گھستے ہیں۔

(العٰدٰت 1-5)

یہ سورۃ جنگ ذات السلاسل کے وقت 8 ہجری میں نازل ہوئی۔ دشمنان اسلام بارہ ہزار لشکر کے ساتھ سرزمین پالیس میں جمع تھے اور عہد کیا کہ نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو قتل کر کے رہیں گے۔ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑی جماعت صحابہ بھیجی مگر ناکام واپس لوٹے پھر مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی قیادت میں لشکر بھیجا آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کے مطابق تیز رفتاری سے سفر کر کے راتوں رات وہاں فجر کے وقت جا پہنچے اور محاصرہ کر کے اسلام پیش کیا۔ مگر انہوں نے قبول نہ کیا تو آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے ابھی فضا تاریک ہی تھی کہ حملہ کر کے فتح پائی۔ ادھر مسجد نبوی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی تمام نقل و حرکت بتا رہے تھے پھر نماز فجر میں یہ سورۃ تلاوت کی۔

اللہ تعالیٰ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے گھوڑے کی قسم کھاتا ہے اس گھوڑے کی مختلف حالتوں کی قسم کھاتا ہے اور قرآن کی آیات بنا دیتا ہے تاکہ تم طوعا یا کرھا نماز میں قرآن پڑھو تو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے گھوڑے کا بھی ذکر کرو۔

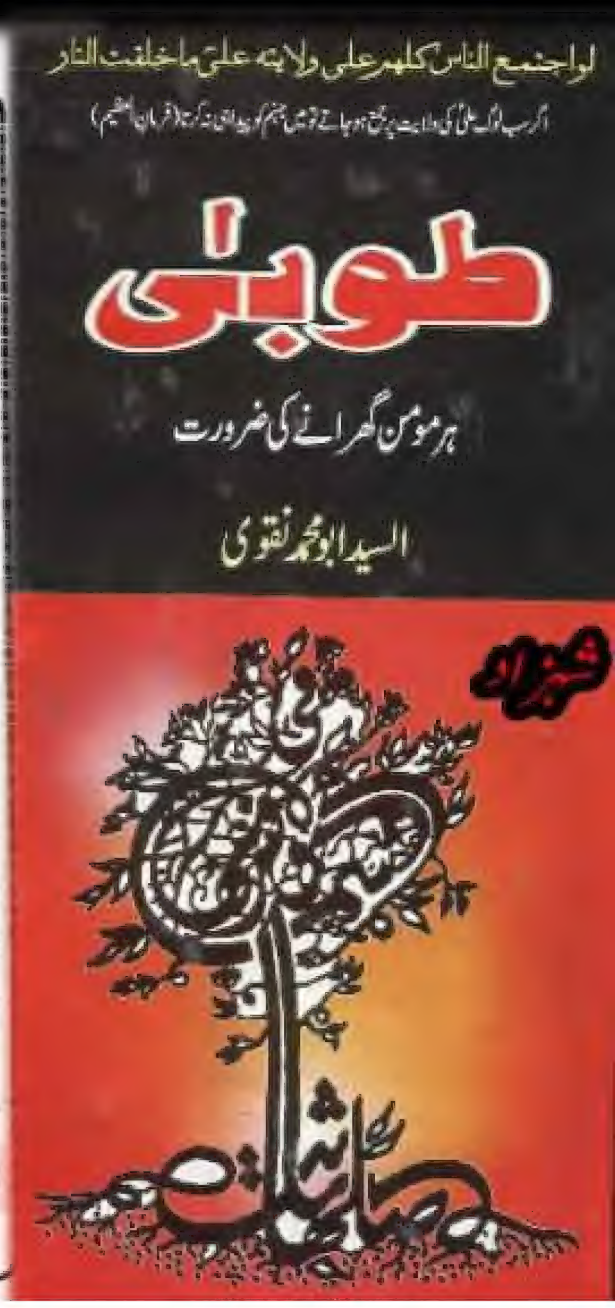

خدا کی مصلحت کے تحت قرآن میں حضرت علیؑ کا نام بیان نہیں ہوا

آیت اللہ سید محمد علی ابن الرضا خوانساری اپنی کتاب تجلیات عصمت صفحہ نمبر 285 پر فرماتا ہے

خدا کی مصلحت کے تحت قرآن میں حضرت علیؑ کا نام بیان نہیں ہوا ہے اگرچہ متعدد آیات میں رمزی طور پر امیر المومنین کی امامت کی طرف اشارہ ہوا ہے لیکن صریح طور پر آپ کا نام بیان نہیں ہوا ہے

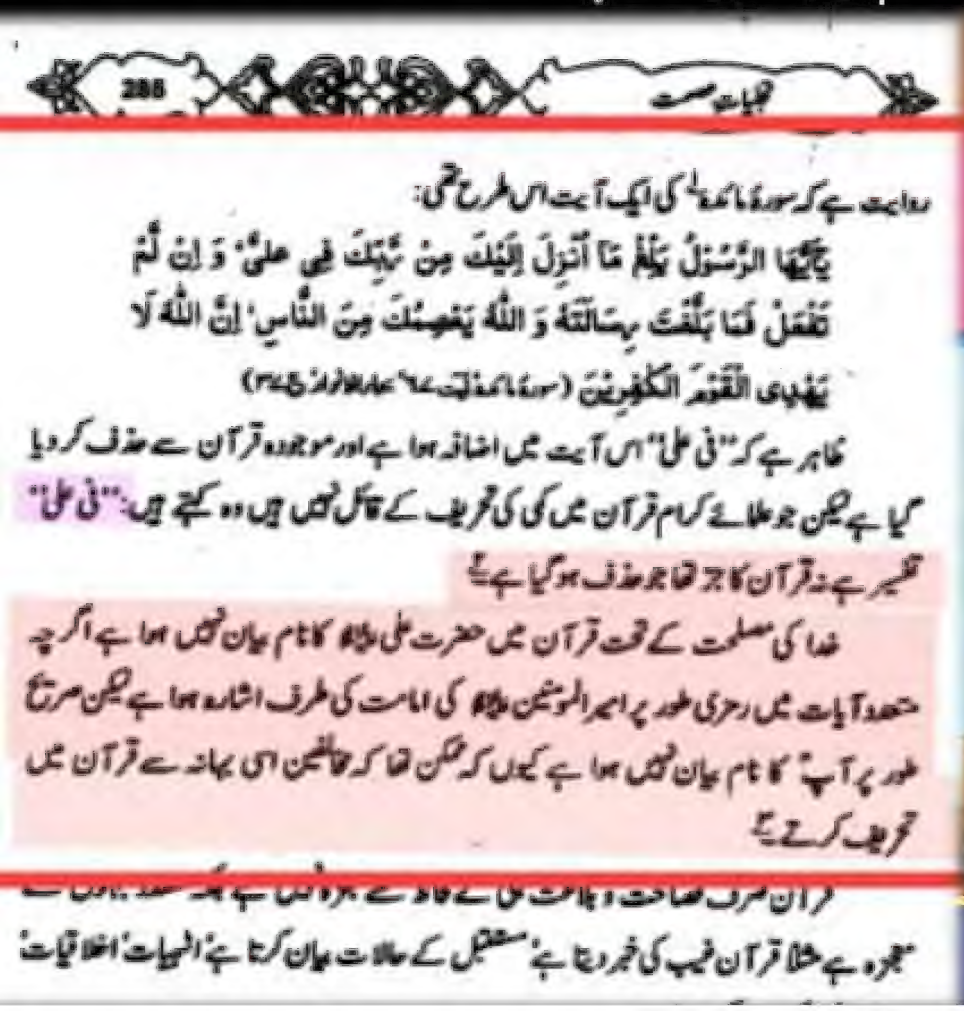

روایت ہے کہ سورۂ مائدہ کی ایک آیت اس طرح تھی:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ فِي عَلِيٍّ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (سورۂ مائدہ آیت ۶۷ عیاشی ج ۱ ص ۳۱۴)

ظاہر ہے کہ "فی علی" اس آیت میں اضافہ ہوا ہے اور موجودہ قرآن سے حذف کر دیا گیا ہے لیکن جو علمائے کرام قرآن میں کمی کی تحریف کے قائل نہیں ہیں وہ کہتے ہیں: "فی علی" تفسیر ہے نہ قرآن کا جز تھا جو حذف ہو گیا ہے۔

خدا کی مصلحت کے تحت قرآن میں حضرت علی علیہ السلام کا نام بیان نہیں ہوا ہے اگرچہ متعدد آیات میں رمزی طور پر امیر المومنین علیہ السلام کی امامت کی طرف اشارہ ہوا ہے لیکن صریح طور پر "آپ" کا نام بیان نہیں ہوا ہے کیوں کہ ممکن تھا کہ مخالفین اسی بہانہ سے قرآن میں تحریف کرتے۔

قرآن صرف فصاحت و بلاغت ہی کے لحاظ سے معجزہ نہیں ہے بلکہ متعدد جہات سے معجزہ ہے مثلاً قرآن غیب کی خبر دیتا ہے، مستقبل کے حالات بیان کرتا ہے، الٰہیات، اخلاقیات،

ابن شہر آشوب لکھتا ہے امام تقی کی بیوی ام الفضل بنت مامون نے زہر لگا رومال امام تقی کی شرمگاہ سے لگایا جب آپ نے تکلیف محسوس کی تو اسے بددعا دی کہ اللہ تجھے لاعلاج مرض میں مبتلا کر دے لہذا ام الفضل کی شرمگاہ میں پھوڑا نکلا جس کی علاج کے لئے وہ حکیموں کے پاس جاتی وہ اس کی شرمگاہ دیکھتے اور خوش ہوتے رہتے اسے کسی دوائی سے نفع نہیں ہوا حتی کہ اسی حالت میں اسکی موت ہوئی (فلعن اللہ من اتھم ازواج الائمۃ)

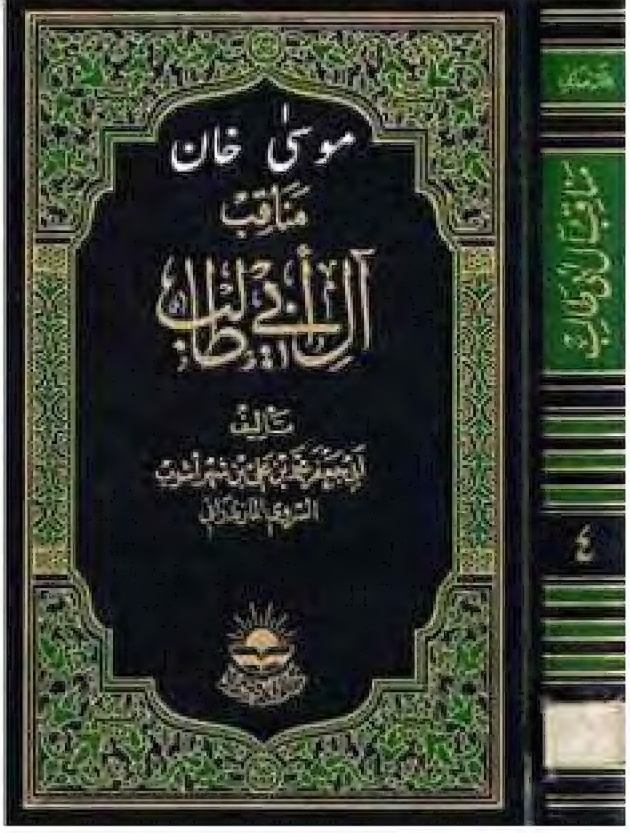

أعرني بدلك . فلما أتيه الرجل أخذ المال وأتى أبا جعفر وقال : الحمد لله الذي أكرمك واصطفاك .

وفي رواية ابن أسباط : وهو إنما ذلك خلاصي ، إلا أنه لم يذكر موت ولده .

وقال المطرقي : مضى أبو الحسن عليه السلام، وفي عليه أربعة آلاف درهم لم يكن يعرفها غيري ، فأرسل إلي أبو جعفر عليه السلام : إذا كان في غد فائتني ، فأتيته من الغد فقال لي : مضى أبو الحسن وفي عليه أربعة آلاف درهم ، فدفع دنانير من تحت مصلاه وكانت قيمتها في الوقت أربعة آلاف درهم

وروي أن امرأته أم الفضل بنت المأمون سمته في قرحه فمشى ، فلما أحس بذلك قال لها : أبلاك الله بداء لا دواء له ، فوقعت الآكلة في فرجها . وكانت تنصب للطبيب فينظرون إليها ويسترون بالثوب عليها فلا ينجع ذلك حتى حالت من عظمها

الخوئي

يا آل أحمد لولاكم لما خلقت ... نفس ولا ضحكت أرض على العشب
يا آل أحمد لا زال السمؤدد بكم ... عباءة سادرت فكري على السدب
يا آل أحمد أنتم عبر من وعظت ... به الخطايا وأنتم منتهى أربي
يا زينة الأرض يا فجر الظلام بها ... يا غرة الخلد يا عرعورة الحرب

العبيدي

صلوات الإله ربي عليكم ... أصل بيت السلام والصلوات
قدم الله كونكم في قديم ... الكون قبل الأرضين والسماوات
واصطفاكم لذاته وارتضاكم ... وأرى الخلق فيكم المعجزات
وعلمتم ما قد يكون وما كان ... وعلم الدهور والغابرات
أنتم جنته وصورته السوئى ... وأسراره وبينات النجاة
ركم يصرف الخبيث من الطيب ... والنور في دجى الظلمات
لكم الحوض والشفاعة والأعراف ... عرفتم جميع السمات

الشجري

يا بن الذي بشمائله وبنانه ... عدي الأسام وسرك المسؤول

امام علی رضا کے مطابق لوطؑ نے اپنی بیٹیوں کو اپنی قوم کو لواطت والے عمل کے لیے پیش کی۔ العیاذ باللہ

ہے لہٰذا اسے اذیت نہ دی جائے اور یہ کھیتی ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے (پس اس سے فصل اگائی جائے)۔ (ایضاً)

۷۔ زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امیر علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا عورتوں سے وطی فی الدبر روا ہے؟ فرمایا: تو نے بہت پست بات کی ہے۔ خدا تمہیں پست کرے۔ کیا تم نے ارشاد خداوندی نہیں سنا کہ فرماتا ہے: ﴿اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ﴾ (اے قوم لوط! تم وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے کائنات میں سے کسی نے نہیں کیا)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۷۳ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں اور یہ کہ یہ فعل حرام نہیں ہے۔

باب ۷۳

زوجہ اور کنیز سے وطی فی الدبر حرام نہیں ہے (بلکہ صرف مکروہ ہے)۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو محفوظ کر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن الحکم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے صفوان کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے ایک موالی نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ ایک مسئلہ آپ سے پوچھ کر اسے بتاؤں جسے وہ شرم کی وجہ سے آپ سے براہ راست نہیں پوچھ سکا۔ فرمایا: وہ کیا مسئلہ ہے؟ عرض کیا: کیا آدمی اپنی بیوی سے وطی فی الدبر کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں یہ اس کیلئے جائز ہے۔ راوی نے عرض کیا: کیا آپ بھی یہ فعل کرتے ہیں؟ فرمایا: ہم یہ فعل نہیں کرتے۔

(التہذیب، الفروع)

۲۔ عبداللہ بن ابی یعفور بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: کیا شوہر اپنی بیوی سے وطی فی الدبر کر سکتا ہے؟ فرمایا: اگر بیوی راضی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی نے عرض کیا: پھر خدا کا یہ فرمان کدھر جائے گا کہ ﴿فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ (کہ اپنی زوجاؤں کے پاس ادھر سے جاؤ جہاں سے خدا نے حکم دیا ہے)؟ فرمایا: یہ طلب اولاد کیلئے ہے کہ جب اولاد کی خواہش ہو تو پھر ادھر سے جاؤ جدھر سے خدا نے حکم دیا (ورنہ عام حالت میں) ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾۔ (التہذیب)

۳۔ موسیٰ بن عبدالملک ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: کیا آدمی بیوی سے وطی فی الدبر کر سکتا ہے؟ امام نے فرمایا: قرآن کی ایک آیت نے اسے حلال قرار دیا ہے جو کہ جناب لوطؑ کا قول ہے: ﴿هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ﴾ (یہ میری بیٹیاں موجود ہیں یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں)۔ جبکہ انہیں علم تھا کہ قوم والے اندام نہانی نہیں چاہتے۔ (ایضاً)

علی جس کو چاہئے گا جنت میں اور جس کو چاہئے گا جہنم میں داخل کرے گا

جنابِ رسولؐ خدا کا ارشاد ہے کہ روز قیامت لوائے حمد علی کے ہاتھ میں ہوگا جو میرے آگے چل رہے ہوں گے اسی اثناء دو فرشتے آئیں گے ایک خازنِ جنت رضوان اور دوسرا خازنِ جہنم مالک دونوں فرشتے جنت اور جہنم کی چابیاں میرے حوالے کریں گے میں وہ چابیاں علی کے سپرد کر دوں گا

علی جس کو چاہیں گے جنت میں اور جس کو چاہیں گے جہنم میں داخل کریں گے پھر علی باختیار خود دو سنداران محمد و آل محمد کو جنت میں اور مخالفین کو واصل جہنم کریں گے

ملا باقر مجلسی روح الحیات صفحہ ۲۳۶

۲۳۶

دوبارہ زندہ کیے جائیں گے تاکہ اُن اعمالِ نیک و بد کا محاسبہ کیا جائے۔

فشارِ قبر، سوالاتِ منکر و نکیر اسی بدن کو دوبارہ زندہ کر کے کیے جائیں گے۔ بعد ازاں مومنوں کی روحوں کو بدنِ مثالی میں منتقل کر کے دنیاوی بہشت میں بھیجا جائے گا جہاں وہ نعمتہائے خداوندی سے متنعم ہوں گے اور گاہے وادی السّلام میں، جو نجف اشرف کے صحرا میں ہے حاضر ہوں گے۔ اور لوگ ان کی قبور پر زیارت کے لیے جائیں گے صاحبانِ قبور کو اطلاع ہو جائے گی۔ اور کافروں کی ارواح کو بدنِ مثالی میں مقید کر کے عذاب کیا جائے گا۔ اور وادیٔ برہوت میں بھیج دیا جائے گا جہاں ان پر تا قیامت عذاب ہوتا رہے گا۔

اور پھر [illegible]

○ جناب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ روزِ قیامت لوائے حمد علیؑ کے ہاتھ میں ہوگا جو میرے آگے چل رہے ہوں گے اسی اثناء دو فرشتے آئیں گے۔ ایک خازنِ جنت رضوان اور دوسرا خازنِ جہنم مالک دونوں فرشتے جنت اور جہنم کی چابیاں میرے حوالہ کریں گے۔ میں وہ چابیاں علیؑ کے سپرد کر دوں گا۔ علیؑ جس کو چاہیں گے جنت میں اور جس کو چاہیں گے جہنم میں داخل کریں گے۔ پھر علیؑ باختیارِ خود و سنداران محمدؐ و آلِ محمدؐ کو جنت میں اور مخالفین کو واصلِ جہنم کریں گے۔

○ پھر آنحضرت نے ارشاد فرمایا اے ابوذر! روزِ قیامت اللہ کے نزدیک [illegible]

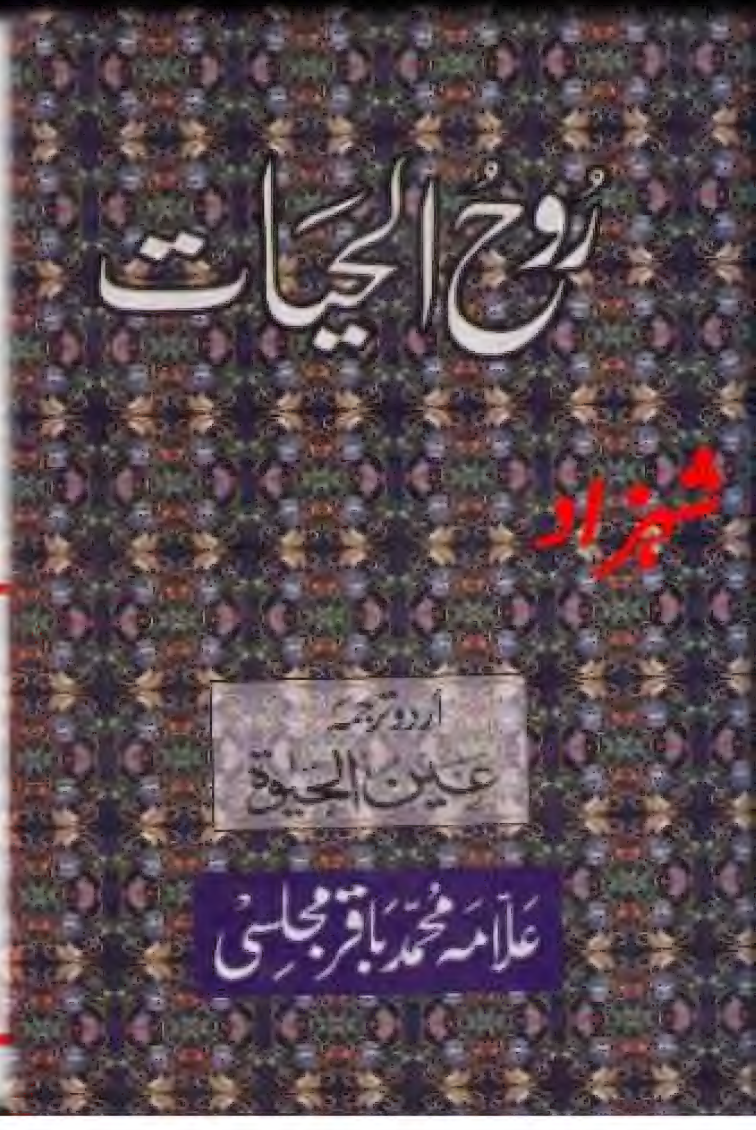

امام باقر کے نزدیک ہے کہ جو شخص ہمیں نبی کہے اس پر اللہ کی لعنت

رجال کشی صفحہ نمبر ۲۱۷ پر لکھا ہے کہ امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص ہمیں نبی کہے اس پر اللہ کی لعنت اور جو اس میں شک لائے وہ بھی اللہ کی لعنت کا مستحق ہے

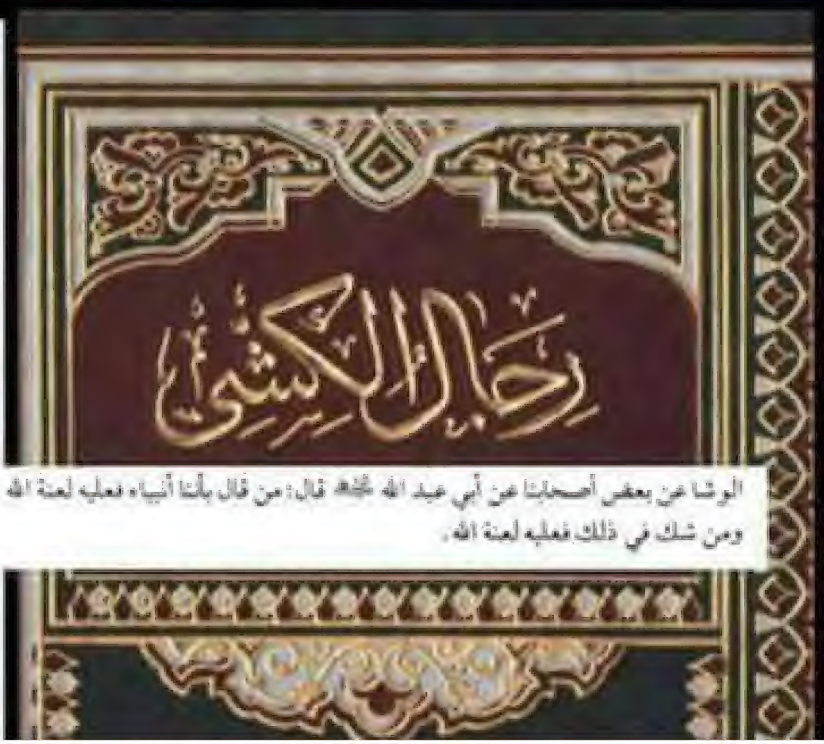

الوشا عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من قال بأننا أنبياء فعليه لعنة الله ومن شك في ذلك فعليه لعنة الله.

سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: قوم يزعمون أني لهم إمام، والله ما أنا لهم بإمام ما لهم لعنهم الله كلما ستروا ستراً هتكوه هتك الله ستورهم، أقول كذا يقولون إنما يعني كذا، أنا إمام من أطاعني.

محمد بن مسعود قال: حدثني عبد الله بن محمد بن خالد قال: حدثني الحسن الوشا عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: من قال بأننا أنبياء فعليه لعنة الله ومن شك في ذلك فعليه لعنة الله.

قال: حدثني الحسين بن الحسن بن بندار ومحمد بن قولويه القميان قالا: حدثنا سعد بن عبد الله بن أبي خلف قال: حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن ابن بكير عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال: سمعته يقول: لعن الله بنان البيان، وإن بناناً لعنه الله كان يكذب على أبي أشهد أن أبي علي بن الحسين كان عبداً صالحاً.

سعد قال: حدثنا محمد بن الحسين والحسن بن موسى قالا: حدثنا صفوان ابن يحيى عن أبان بن عثمان عمن حدثه عن أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته

رافضیوں کا حضرت علیؓ پر دوسرے قرآن کا بدترین الزام

اب یہ بتلائیں کہ آپ کے پاس جو قرآن اور اس کی تاویل حرام و حلال ہے وہ آپ کسے دیں گے اور آپ کے بعد اس کا کون وارث ہے فرمایا کہ وہ اس کے حوالے کروں گا جس کے لیے رسولؐ خدا نے فرمایا ہے طلحہ نے کہا وہ کون ہے فرمایا وہ میرا فرزند امام حسنؓ ہے جو میرے بعد سب سے بہتر ہے پھر یہ اپنی موت کے وقت اپنے بھائی امام حسینؓ کے سپرد کر دیں گے پھر امام حسین کی اولاد میں نو امام یکے بعد دیگرے ایک دوسرے کے سپرد کرتے رہیں گے پھر جو ان کا آخر ہوگا وہ رسول ﷺ کی خدمت میں حوض کوثر پر پیش کرے گا وہ قرآن کے ساتھ رہیں گے قرآن ان کے ساتھ رہے گا نہ کبھی وہ قرآن سے جدا ہوں گے اور نہ قرآن ان سے جدا ہوگا

اسرار امامت ترجمہ سلیم بن قیس ھلالی صفحہ ۱۵۴ تا ۱۵۵

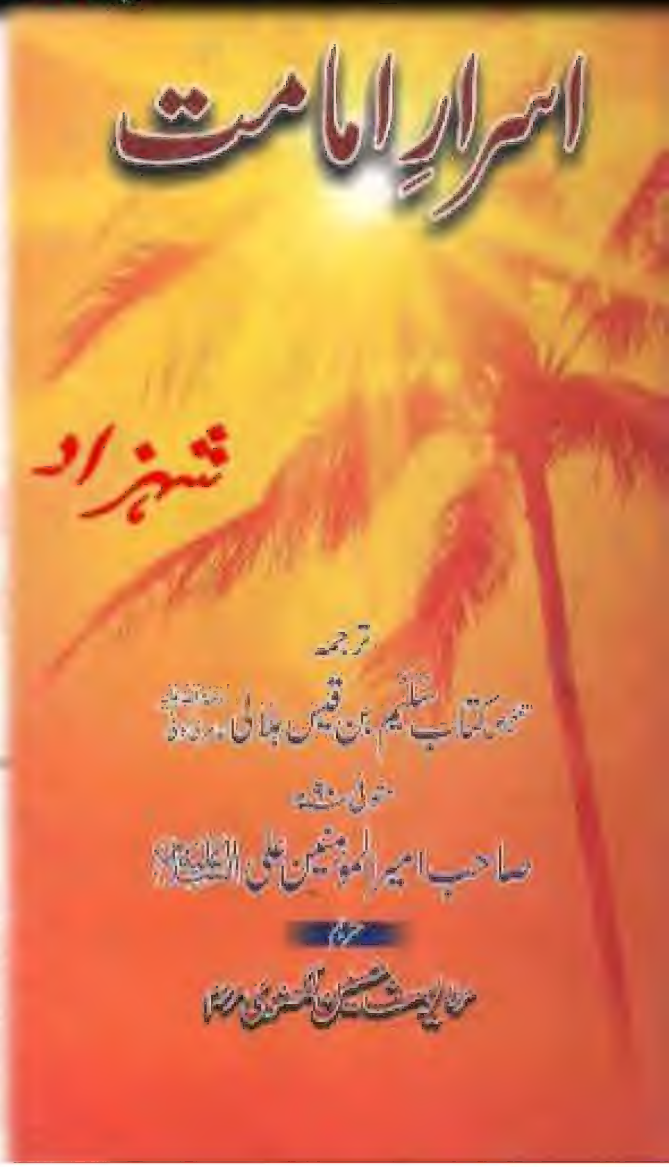

موجودہ قرآن اور علیؑ کا فرمان

طلحہ نے کہا آپ قرآن کے بارے میں میرے سوال کا جواب نہیں دے رہے ہیں۔ آپ اسے لوگوں کے لیے کیوں ظاہر نہیں فرماتے فرمایا اے طلحہ میں نے عمداً جواب نہیں دیا۔ یہ بتلاؤ کہ جو کچھ عمر اور عثمان نے لکھا ہے وہ قرآن ہے یا اس میں کچھ ایسا بھی ہے جو قرآن نہیں ہے طلحہ نے کہا وہ سب قرآن ہے آپ نے فرمایا اس میں جو کچھ ہے اگر تم اسے لے لو تو دوزخ سے نجات پا جاؤ گے اور جنت میں داخل ہو جاؤ گے اس لیے کہ اس میں ہماری دلیل اور ہمارے حق کا ذکر اور ہماری تابعداری کا حکم موجود ہے طلحہ نے کہا کہ جب وہ قرآن ہے تو مجھے کافی ہے اب یہ بتلائیں کہ آپ کے پاس جو قرآن اور اس کی تاویل حلال و حرام ہے وہ آپ کسے دیں گے اور آپ کے بعد اس کا کون وارث ہے فرمایا کہ وہ اس کے حوالہ کروں گا جس کے لیے رسول خداﷺ نے فرمایا ہے طلحہ نے کہا: وہ کون ہے؟ فرمایا: وہ میرا فرزند امام حسن ہے جو میرے بعد سب سے بہتر ہے پھر

یہ اپنی موت کے وقت اپنے بھائی امام حسین کے سپرد کر دیں گے پھر امام حسین کی اولاد میں نو امام یکے بعد دیگرے ایک دوسرے کے سپرد کرتے رہیں گے پھر جو ان کا آخر ہوگا وہ رسول خداﷺ کی خدمت میں حوض کوثر پر پیش کرے گا وہ قرآن کے ساتھ رہیں گے اور قرآن ان کے ساتھ رہے گا نہ کبھی وہ قرآن سے جدا ہوں گے اور نہ قرآن ان سے جدا ہوگا۔

خلفاء ثلاثہ کی خلافت کو برحق نہ سمجھنے والا حضرت علی کے نزدیک

مجمع الفضائل جلد نمبر دوم صفحہ نمبر ۲۰۸ پر لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مجھے رابع آل خلفاء نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت ہے

(۹)

امیر المومنینؑ کا خلیفہ و امام و وارث ہونا

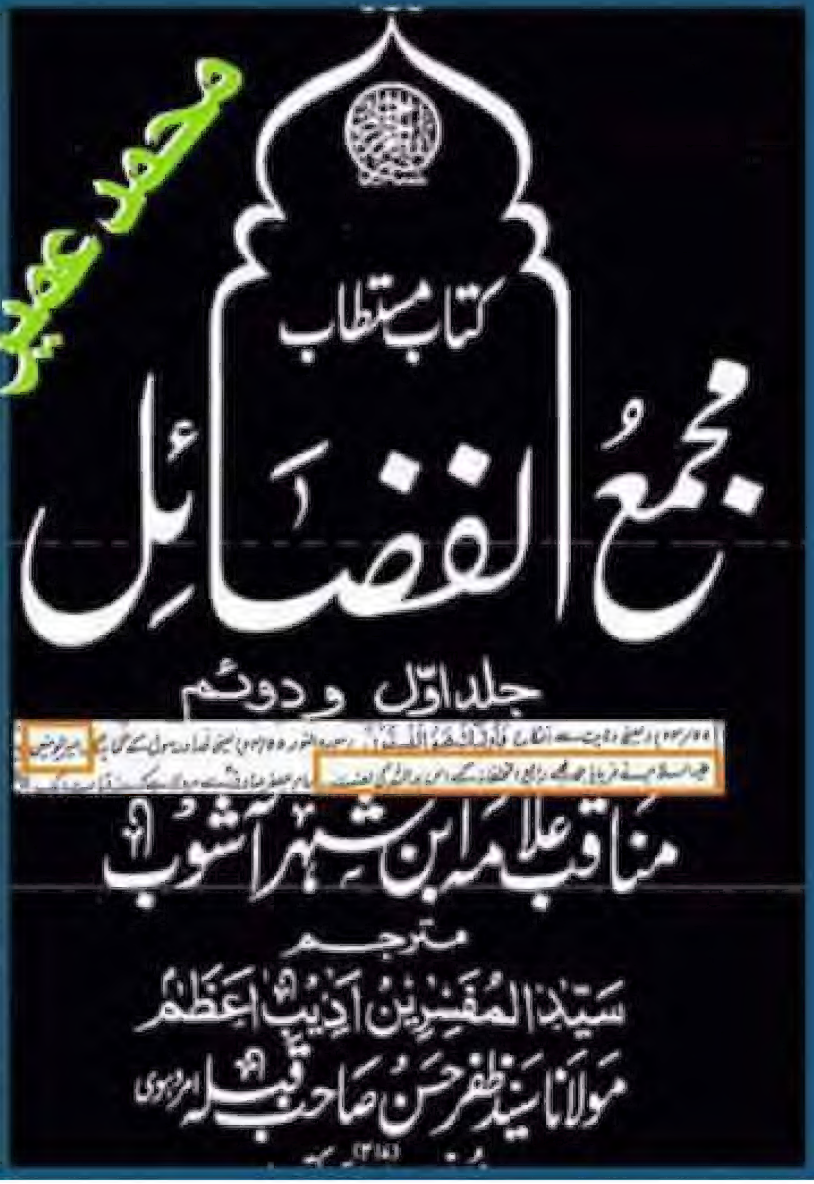

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت علیؑ کو جماع کرنے کی نصیحتیں (استغفر اللہ)

یا علیؑ شب دو شنبہ کو جماع کرنا اگر بچہ پیدا ہوا تو قرآن کا حافظ اور خدا کی نعمتوں پر راضی و شاکر ہوگا، یا علیؑ اگر تم شب سہ شنبہ کو جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ اسلام کی سعادت حاصل کرنے کے علاوہ رتبہ شہادت بھی پائے گا منہ سے اس کے خوشبو آتی ہو گی دل اس کا رحم سے پر ہوگا ہاتھ کا وہ سخی ہوگا اور زبان اس کی غیبت و افتراء و بہتان سے پاک ہوگی، یا علیؑ اگر تم شب پنجشنبہ کو جماع کرو گے تو بچہ پیدا ہوگا وہ حاکم شریعت ہوگا یا عالم اور اگر روز پنجشنبہ ٹھیک دوپہر کے وقت جماع کرو گے تو آخر دم تک شیطان اس کے پاس نہ پھٹکے گا اور خدا اس کو دین و دنیا کی سلامتی عطا فرمائے گا، یا علیؑ اگر تم نے شب جمعہ کو جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ فصاحت بیانی اور شیریں زبانی میں مشہور ہوگا اور کوئی خطیب (لکچرار) اس کی ہمسری نہ کر سکے گا اور اگر روز جمعہ بعد نماز عصر جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ عقلائے زمانہ میں شمار ہوگا اگر شب جمعہ بعد نماز عشاء جماع کیا تو امید ہے کہ جو بچہ پیدا ہوگا ابدال میں شمار ہو، یا علیؑ شب کی پہلی ساعت میں جماع نہ کرنا کیونکہ اگر بچہ پیدا ہوا تو شاید جادوگر ہو اور دنیا کو آخرت پر اختیار کرے یا علیؑ یہ وصیتیں مجھ سے سیکھ لو جس طرح میں نے جبرئیل سے سیکھی ہیں

تہذیب الاسلام باقر مجلسی ۱۳۳ تا ۱۳۴

جماع نہ کرے ورنہ اگر بچہ پیدا ہوا تو علم دوست ہوگا۔

یا علیؑ شب دو شنبہ کو جماع کرنا اگر بچہ پیدا ہوا تو قرآن کا حافظ اور خدا کی نعمتوں پر راضی و شاکر ہوگا یا علیؑ اگر تم نے شب سہ شنبہ کو جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ اسلام کی سعادت حاصل کرنے کے علاوہ رتبہ شہادت بھی پائے گا۔ منہ سے اس کے خوشبو آتی ہوگی۔ دل اس کا رحم سے پر ہوگا۔ ہاتھ کا وہ سخی ہوگا

اس طولانی حدیث میں ظاہراً خطاب جناب امیر علیہ السلام سے ہے مگر اصل مقصد کل امت کو ہدایت ہے جس طرح قرآن مجید میں اکثر ظاہراً جناب رسول خدا سے خطاب کیا گیا ہے مگر مقصود اس سے کل آدمیوں کی ہدایت ہے ۱۲

۱۳۴

اور زبان اس کی غیبت و افترا و بہتان سے پاک ہوگی یا علیؑ اگر تم شب پنجشنبہ کو جماع کرو گے تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ حاکم شریعت ہوگا یا عالم۔ اور اگر روز پنجشنبہ ٹھیک دوپہر کے وقت جماع کرو گے تو آخر دم تک شیطان اس کے پاس نہ پھٹکے گا اور خدا اس کو دین و دنیا کی سلامتی عطا فرمائے گا۔ یا علیؑ اگر تم نے شب جمعہ کو جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ فصاحت بیانی اور شیریں زبانی میں مشہور ہوگا۔ اور کوئی خطیب (لکچرار) اس کی ہمسری نہ کر سکے گا اور اگر روز جمعہ بعد نماز عصر جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ عقلائے زمانہ میں شمار ہوگا۔ اگر شب جمعہ بعد نماز عشا جماع کیا تو امید ہے کہ جو بچہ پیدا ہو وہ ابدال میں شمار ہو یا علیؑ شب کی پہلی ساعت میں جماع نہ کرنا کیونکہ اگر بچہ پیدا ہوا تو شاید جادوگر ہو اور دنیا کو آخرت پر اختیار کرے یا علیؑ یہ وصیتیں مجھ سے سیکھ لو، جس طرح میں نے جبرئیل سے سیکھی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی تہذیب اور ایمانی ضابطہ کا مکمل اور جامع منصوبہ

طبع جدید

تہذیب الاسلام

المعروف بہ

تہذیب المومنین اردو ترجمہ حلیۃ المتقین

تالیف فارسی

علامہ جناب علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

ترجمہ اردو

الحاج مولانا سید [illegible] احمد اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی

ڈاکٹر آغا مسعود رضا خاکی ایم اے پی ایچ ڈی

ناشر

افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور

غور

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت علیؓ کو دلہن کے بارے میں وصیت

اے علیؓ جب دلہن تمہارے گھر آئے تو اس کی جوتیاں اتروا دو کہ وہ بیٹھے پھر اس کے پاؤں دھلوا کر اس گھر کے دروازے سے پچھلی دیوار تک سب جگہ چھڑکوا دو کہ ایسا کرنے سے ستر ہزار قسم کی پریشانیاں تمہارے گھر سے دور ہو جائیں گی ستر ہزار قسم کی برکتیں داخل ہوں گی ستر ہزار قسم کی رحمتیں تم پر اس دلہن پر نازل ہوں گی اس رحمت کی برکت سے اس مکان کے ہر گوشے میں پہنچے گی اور دلہن جب تک مکان میں رہے گی مرض دیوانگی بالخورہ اور جذام سے محفوظ رہے گی اے علیؓ اس دلہن کو سات دن دودھ سرکہ دھنیا اور کھٹے سیب نہ کھانے دینا علیؓ نے عرض کیا یا رسول ﷺ اس کی کیا وجہ ہے فرمایا کے ان چیزوں کے کھانے سے عورت کا رحم سرد پڑ جاتا ہے اور بانجھ ہو جاتی ہے اور اس کی اولاد نہیں پیدا ہوتی اے علیؓ جو بوریا گھر کے کسی کونے میں پڑی ہوں اس صورت سے بہتر ہیں جس کی اولاد نہ ہوتی ہو

باقر مجلسی تہذیب الاسلام ۱۳۲

جب روشنی کم ہو گئی ہو اور زردی مائل ہو یا ڈوبتا ہو ان اوقات میں جنب ہونا مکروہ ہے۔

[illegible]

ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ اے علی جب دلہن تمہارے گھر آئے تو اس کی جوتیاں اتروا دو کہ وہ بیٹھے پھر اس کے پاؤں دھلوا کر اس گھر کے دروازے سے پچھلی دیوار تک سب جگہ چھڑکوا دو کہ ایسا کرنے سے ستر ہزار قسم کی پریشانیاں تمہارے گھر سے دور ہو جائیں گی ستر ہزار قسم کی برکتیں داخل ہوں گی۔ ستر ہزار قسم کی رحمتیں تم پر اور اس دلہن پر نازل ہوں گی۔ اس رحمت کی برکت اس مکان کے ہر گوشے میں پہنچے گی اور وہ دلہن جب تک مکان میں رہے گی مرض دیوانگی۔ بالخورہ اور جذام سے محفوظ رہے گی۔ اے علیؓ اس دلہن کو سات دن دودھ۔ سرکہ دھنیا اور کھٹے سیب نہ کھانے دینا۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ ان چیزوں کے کھانے سے عورت کا رحم سرد پڑ جاتا ہے اور وہ بانجھ ہو جاتی ہے اور اس کے اولاد نہیں پیدا ہوتی۔ اے علیؓ جو بوریا گھر کے کسی کونے میں پڑا ہو اس صورت سے بہتر ہے جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی تہذیب اور ایمانی ضابطہ کا مکمل اور جامع منصوبہ

طبع جدید

تہذیب الاسلام

شہزاد

المعروف بہ

تہذیب المومنین اردو ترجمہ حلیۃ المتقین

تالیف فارسی

عالی جناب علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

ترجمہ اردو

الحاج مولانا سید [illegible] احمد اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی

ڈاکٹر آغا مسعود رضا خاکی ایم اے پی ایچ ڈی

ناشر

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت علیؑ کو جماع کرنے کی نصیحتیں (استغفر اللہ)

یا علیؑ جماع کرنے سے پہلے ایک رومال اپنے لیے ایک اپنی **زوجہ** کے لیے مہیا کر لینا ایسا نا ہو کہ تم دونوں ایک ہی رومال کام میں لاؤ کہ اس سے اول دشمنی پیدا ہوگی اور آخر میں جدائی کی نوبت پہنچے گی، یا علی **اپنی** عورت سے کھڑے کھڑے جماع نہ کرنا یہ فعل گدھوں کا سا ہے اگر بچہ پیدا ہوگا تو گدھوں ہی کی طرح بچھونے پر پیشاب کرے گا، یا علیؑ شب عید الفطر کو جماع نہ کرنا اگر بچہ پیدا ہوگا تو اس سے بہت سی برائیاں ظاہر ہوگی، یا علیؑ شب عید قربان کو جماع نہ کرنا اگر بچہ پیدا ہوگا تو اس کے ہاتھ میں چھ انگلیاں ہوگی یا چار، یا علیؑ میوہ اور درخت کے نیچے جماع مت کرنا اگر بچہ پیدا ہوا یا تو قاتل و جلاد ہوگا یا ظالموں کا سر گروہ، یا علیؑ آفتاب کے سامنے جماع نہ کرنا سوائے اس کے کہ پردہ ڈال لو کیونکہ اگر بچہ پیدا ہوگا تو مرتے دم تک برابر بد حال و پریشان رہے گا یا علی اذان اقامت کے مابین جماع نہ کرنا اگر بچہ پیدا ہوا تو خونریزی کی طرف راغب ہوگا، یا علیؑ جب تمہاری **زوجہ** حاملہ ہو تو بغیر وضو کے اس سے جماع نہ کرنا ورنہ بچہ کور دل اور بخیل پیدا ہوگا، یا علیؑ شعبان کی پندرھواں کو جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہوگا تو شوم ہوگا اس کے منہ پر سیاہی کا نشان ہوگا، یا علیؑ ماہ شعبان کی آخری تاریخ میں جماع نہ کر ورنہ بچہ پیدا ہوا تو لٹیرا اور ظالم دوست ہوگا اور اس کے ہاتھ سے بہت سے آدمی مارے جائیں گے، یا علیؑ کوٹھے پر جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہوگا تو منافق و ریاکار و بدعتی ہوگا، یا علیؑ تم سفر کو جاؤ اس رات کو جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہوا تو مال ناحق صرف کرے گا اور مسرفین شیطان کے بھائی ہیں اور اگر کوئی ایسے سفر میں جائے جہاں تین دن کا راستہ ہو تو جماع نہ کرے ورنہ اگر بچہ پیدا ہوا تو ظالم دوست ہوگا

تہذیب الاسلام باقر مجلسی ۱۳۳

دونوں کا جلاشے۔ یا علیؑ جماع کرنے سے پہلے ایک رومال اپنے لئے اور ایک اپنی زوجہ کے لئے مہیا کر لینا ایسا نہ ہو کہ تم دونوں ایک ہی رومال کام میں لاؤ کہ اس سے اول دشمنی پیدا ہوگی اور آخر میں جدائی کی نوبت پہنچے گی یا علیؑ اپنی عورت سے کھڑے کھڑے جماع نہ کرنا کہ یہ فعل گدھوں کا سا ہے اگر بچہ پیدا ہوگا تو وہ گدھوں ہی کی طرح بچھونے پر پیشاب کیا کرے گا۔ یا علیؑ شب عید الفطر کو جماع نہ کرنا کہ اگر بچہ پیدا ہوگا تو اس سے بہت سی برائیاں ظاہر ہوں گی۔ یا علیؑ شب عید قربان کو جماع نہ کرنا اگر بچہ پیدا ہوگا تو اس کے ہاتھ میں چھ انگلیاں ہوں گی یا چار۔ یا علیؑ میوہ دار درخت کے نیچے جماع نہ کرنا کہ اگر بچہ پیدا ہوا تو یا قاتل و جلاد ہوگا یا ظالموں کا سرگروہ۔ یا علیؑ آفتاب کے سامنے جماع نہ کرنا سوائے اس کے کہ پردہ ڈال لو کیونکہ اگر بچہ پیدا ہوگا تو مرتے دم تک برابر بدحال و پریشان رہے گا۔ یا علیؑ اذان و اقامت کے مابین جماع نہ کرنا کہ اگر بچہ پیدا ہوگا تو خونریزی کی طرف راغب ہوگا یا علیؑ جب تمہاری زوجہ حاملہ ہو تو بغیر وضو کے اس سے جماع نہ کرنا ورنہ بچہ کور دل اور بخیل پیدا ہوگا۔ یا علیؑ شعبان کی پندرھویں کو جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہوگا تو شوم ہوگا اور اس کے منہ پر سیاہی کا نشان ہوگا۔ یا علیؑ ماہ شعبان کی آخری تاریخ میں جماع نہ کر ورنہ بچہ پیدا ہوگا تو لٹیرا اور ظلم دوست ہوگا اور اس کے ہاتھ سے بہت سے آدمی مارے جائیں گے۔ یا علیؑ کوٹھے پر جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہوگا تو منافق و ریاکار و بدعتی ہوگا۔ یا علیؑ جب تم سفر کو جاؤ اس رات کو جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہوگا تو مال ناحق صرف کریگا اور مسرفین شیطان کے بھائی ہیں اور اگر کوئی ایسے سفر میں جائے جہاں تین دن کا راستہ ہو تو جماع نہ کرے ورنہ اگر بچہ پیدا ہوا تو ظلم دوست ہوگا۔

یا علیؑ شب و شنبہ کو جماع کرنا اگر بچہ پیدا ہوا تو قرآن کا حافظ اور خدا کی نعمتوں پر راضی و شاکر ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی تہذیب اور ایمانی ضابطہ کا مکمل اور جامع مجموعہ

طبع جدید

تہذیب الاسلام

المعروف بہ

تہذیب المومنین اردو ترجمہ حلیۃ المتقین **مولود**

تالیف فارسی

عالی جناب علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

ترجمہ اردو

الحاج مولانا سید مقبول احمد اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی

ڈاکٹر آغا مسعود رضا خاکی ایم اے پی ایچ ڈی

ناشر

افتخار بک ڈپو اردو بازار، اسلام پورہ لاہور

شیعہ رافضیت کی حضرت محمد ﷺ پر بدترین تہمت

رافضی رضا النجفی اپنی کتاب سلونی کی جلد دو صفحہ نمبر 208 پر کہتا ہے

عبداللہ بن جعفر طیارؓ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں رسول ﷺ نے مجھے وصیت کی کہ وفات کے بعد مجھے غرس نامی کنویں کے پانی کے چھے ڈول بھرنا اور مجھے غسل دینا اور کفن دے کر مجھے بیٹھا دینا پھر جو پوچھنا ہو پوچھ لینا خدا کی قسم جو پوچھو گے میں جواب دوں گا

فرمایا: ہاں۔ جناب عبداللہ بن جعفر طیارؓ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں: رسولؐ پاک نے مجھے وصیت کی کہ وفات کے بعد مجھے غرس نامی کنویں کے پانی کے چھے ڈول بھرنا اور مجھے غسل دینا اور کفن دے کر مجھے بیٹھا دینا۔ پھر جو پوچھنا ہو پوچھ لینا۔ خدا کی قسم! جو پوچھو گے میں جواب دوں گا۔

اسی طرح فرمایا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو غرس کنویں کے سات ڈول سے مجھے غسل دینا یعنی تین ڈول پانی ڈال کر غسل دینا اور چار ڈول اُوپر چھڑک دینا۔ جب غسل دے دو تو حنوط کرنا اور کفن دینا، پھر مجھے بیٹھا دینا اور اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھنا۔ پھر جو دل چاہے سوال کرنا تو میں قیامت تک کے حالات بتا دوں گا۔ اسی لیے جب علیؓ کسی چیز کا بتاتے تو فرماتے کہ یہ وہ علم ہے جو رسولؐ پاک نے مجھے وفات کے بعد تعلیم کیا ہے۔

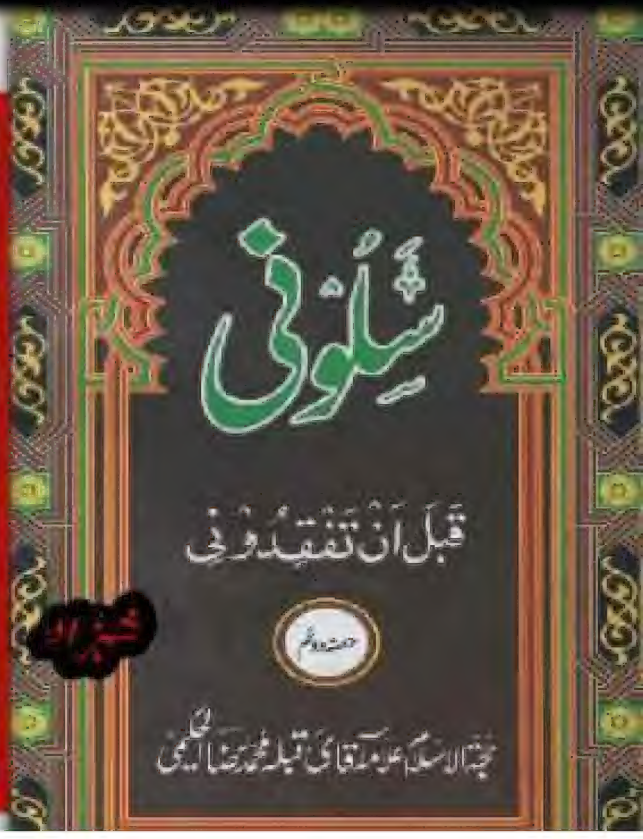

عقائد رافضیت کے مطابق حضرت علیؓ جناب عیسیٰؑ جناب موسیٰؑ سے زیادہ علم رکھتے تھے

امام محمد باقرؒ نے فرمایا اے عبداللہ علیؓ اور حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے میں نے کہا میری کیا جرات کہ میں ان کے بارے میں کوئی بات کر سکوں تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم علیؓ اِن دونوں سے اعلم تھے

رضا النفسی سلونی جلد دو صفحہ نمبر 206

تعالیٰ جس پر چاہے اپنا فیض کر دے۔

میں کہتا ہوں کہ رسالت مآبؐ نے علم الانبیاءؑ وصول کیا اور پھر سارا علم علیؑ کو عطا فرمایا۔ پس تو کہہ سکتا ہے کہ علیؑ بعض انبیاءؑ سے اعلم تھے۔ پھر حضرتؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: قال الذی عندہ علم من الکتب۔ پھر اپنی انگلیاں اپنے سینے پر رکھیں اور فرمایا: خدا کی قسم ہمارے پاس کتاب کا مکمل علم ہے۔

حضرت علیؑ جناب موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے اعلم ہیں

جناب عبداللہ بن الولید السمان روایت کرتے ہیں: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے عبداللہ! علیؑ اور حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: میری کیا جرأت کہ میں ان کے بارے کوئی بات کر سکوں؟ تو آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! علیؑ ان دونوں سے اعلم تھے۔ پھر فرمایا: کیا تم یہ نہیں کہتے کہ علیؑ کے پاس وہی علم ہے جو رسولؐ پاک کے پاس تھا۔ ہم نے کہا: ہاں! لیکن لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: ان کی مخالفت میں یہ فرمان خدا ہے جو موسیٰؑ کے بارے میں فرمایا: وکتبنا فی الواح من کل شئی۔ جان لو کہ ان کے لیے تمام امور بیان نہ ہوئے تھے اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کے لیے خدا نے فرمایا:

جِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورہ نحل، آیہ ۸۹)

پھر فرمایا: خدا کی قسم! ہم میں سے علیؑ ہمارے اول اور ہم سب سے افضل اور بہتر ہیں۔

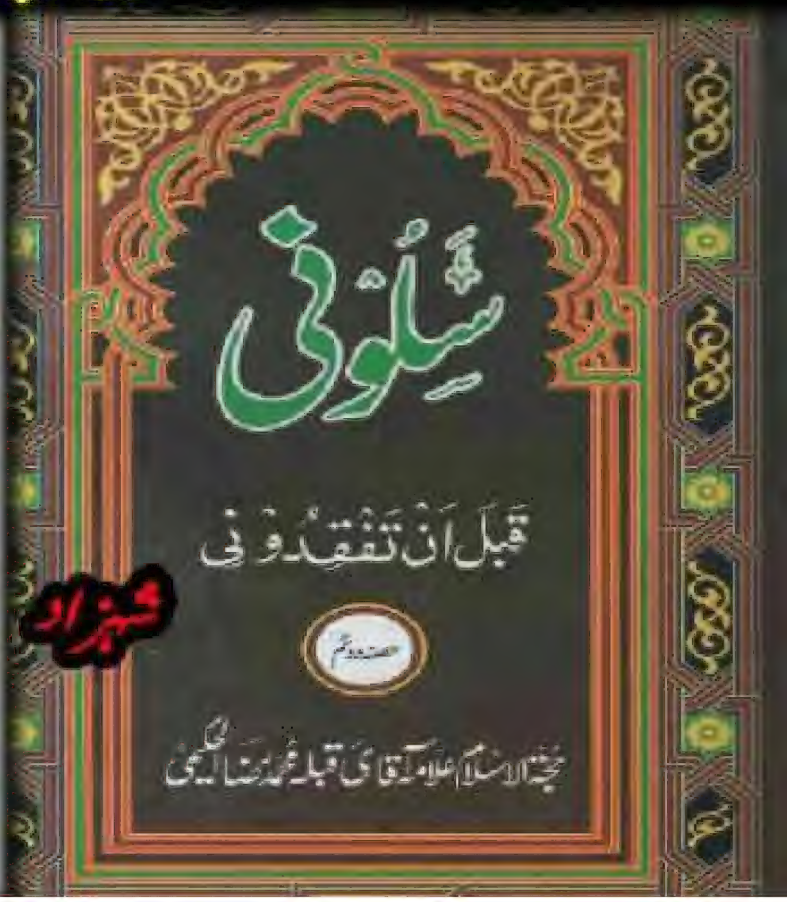

ملتِ جعفریہ کے شیخ صدوق نے یہاں ایک اور جھوٹ جعفر صادقؒ سے منسوب کیا ہے جعفر صادقؒ سے پوچھا گیا رسول اللہ کے بیٹے کیوں زندہ نا بچے آپ نے کہا خدا نے محمدؐ کو نبی بنایا اور علی کو وصی پیدا کیا تھا اگر رسول اللہ کے بعد آپ کا کوئی بیٹا زندہ رہتا تو وہ امیر المومنین علیؑ سے زیادہ آپ کی جانشینی کا حقدار ہوتا اور اس طرح امیر المومنین کی وصیت باقی نا رہتی

کتاب علل الشرائع العلامۃ الشیخ الصدوق جلد ا صفحہ ۱۳۳،۱۳۲

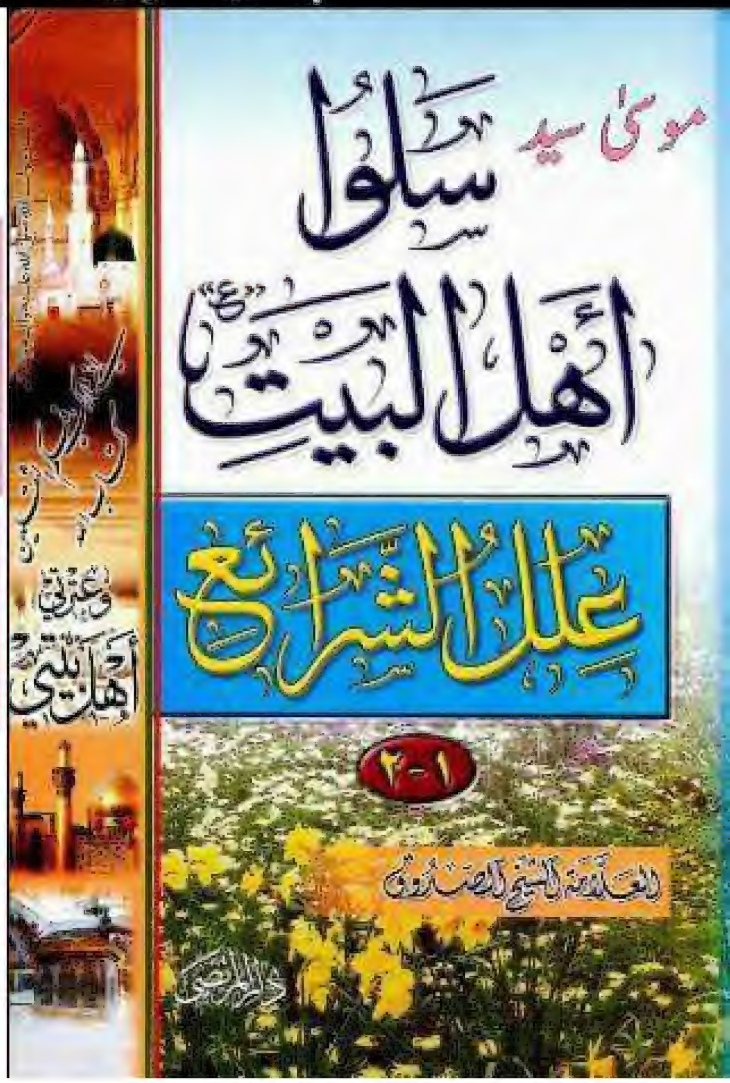

باب ١٠٩ - العلة التي من أجلها سمي النبي ﷺ يتيماً

١ - حدثنا أحمد بن الحسن القطان قال: حدثنا أحمد بن يحيى بن زكريا

١ - أخبرنا علي بن حاتم القزويني فيما كتب إليّ قال: أخبرنا القاسم بن محمد، قال: حدثنا حمدان بن الحسين عن الحسين بن الوليد، عن عبد الله بن حماد، عن عبد الله بن سنان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: لأي علة لم يبق لرسول الله ﷺ ولد قال: لأن الله عز وجل خلق محمداً ﷺ نبياً، وعلياً عليه السلام

(١) سورة الضحى، الآية: ٦.

حيث لا طعام، وآناك بالماء حيث لا ماء، وأعانك بالملائكة حيث لا معين،

وصياً، فلو كان لرسول الله ولد من بعده لكان أولى برسول الله ﷺ من أمير المؤمنين، فكانت لا تثبت وصية أمير المؤمنين عليه السلام.

عبد الله عليه السلام قال: إن الله عز وجل أيتم نبيه ﷺ لئلا يكون لأحد عليه طاعة.

باب ١١١ - العلة التي من أجلها لم يبق لرسول الله ﷺ ولد

١ - أخبرنا علي بن حاتم القزويني فيما كتب إليّ قال: أخبرنا القاسم بن محمد، قال: حدثنا حمدان بن الحسين عن الحسين بن الوليد، عن عبد الله بن حماد، عن عبد الله بن سنان، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: لأي علة لم يبق لرسول الله ﷺ ولد قال: لأن الله عز وجل خلق محمداً ﷺ نبياً، وعلياً عليه السلام

(١) سورة الضحى، الآية: ٦.

ملتِ جعفریہ کا شیخ ابن بابویہ قمی جیسے ملتِ رافضہ شیخ صدوق کے نام سے جانتی ہے
رسول اللہ کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوے ایک روایت نقل کرتا ہے کہ رسول
نے حضرت علی سے فرمایا اللہ نے مجھ پر تمہارے شیعوں کے تمام گناہ ڈال دیئے ہیں اور
پھر وہ گناہ بخش دیئے ہیں
کتاب علل الشرائع العلامۃ الشیخ الصدوق جلد ا صفحہ ۱۷۴

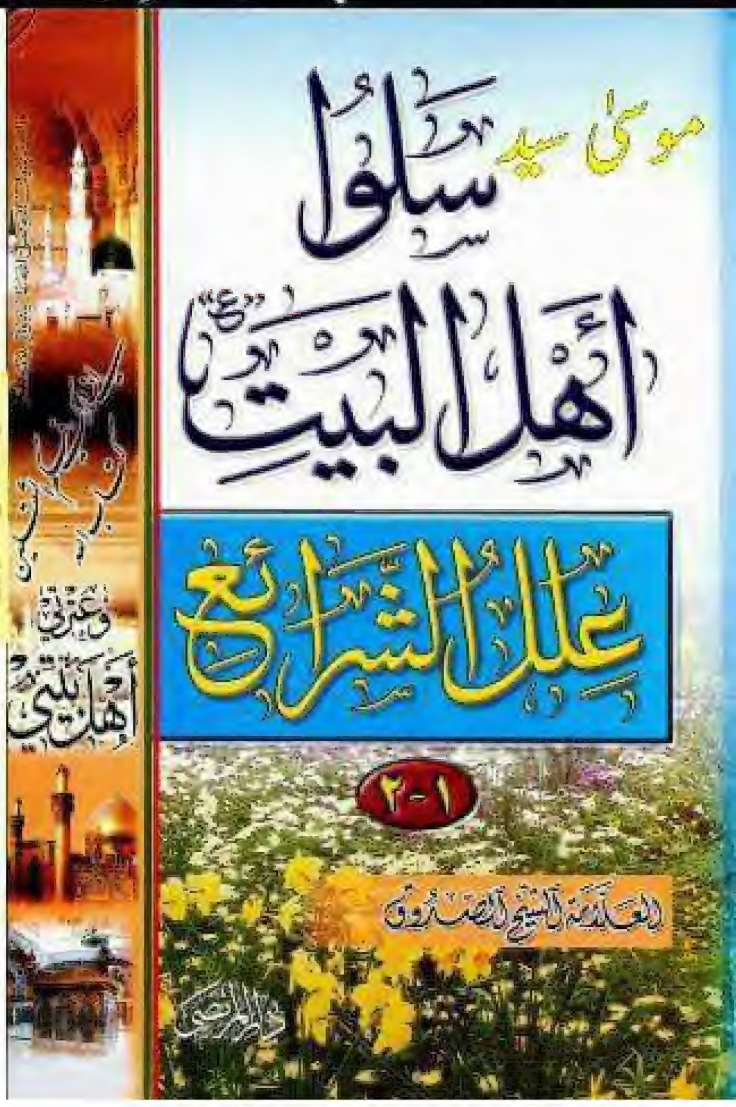

يخفف عن ظهر رسول الله ﷺ ما عليه من الدين والعدات والأداء عنه من بعده، قال: فقلت له: يابن رسول الله ﷺ زدني فقال: احتمله ليعلم بذلك أنه قد احتمله وما حمل إلاّ لأنه معصوم لا يحمل وزراً فتكون أفعاله عند الناس حكمة وصواباً وقد قال النبي ﷺ لعلي يا علي إن الله تبارك وتعالى حملني ذنوب شيعتك، ثم غفرها لي وذلك قوله تعالى: ﴿لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾(١) ولما أنزل الله عليه ﴿عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ﴾(٢) قال النبي ﷺ: أيها الناس، عليكم أنفسكم لا يضركم من ضل إذا اهتديتم وعلي نفسي واخي اطيعوا

وصواباً وقد قال النبي ﷺ لعلي يا علي إن الله تبارك وتعالى حملني ذنوب شيعتك، ثم غفرها لي وذلك قوله تعالى: ﴿لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾(١) ولما أنزل الله عليه ﴿عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ﴾(٢) قال النبي ﷺ: أيها

من بشرني بخروج آذار فله الجنة

١ - حدثنا محمد بن أحمد السناني وأحمد بن الحسن القطان والحسين بن إبراهيم بن أحمد بن هشام المؤدب وعلي بن عبد الله الوراق وعلي بن أحمد بن محمد الدقاق ﷺ قالوا: حدثنا أبو العباس أحمد بن يحيى بن زكريا القطان، قال: حدثنا بكر بن عبد الله بن حبيب، عن تميم بن بهلول، عن أبيه، عن أبي الحسن العبدي، عن سليمان بن مهران، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: كان النبي ﷺ ذات يوم في مسجد (قبا) وعنده نفر من أصحابه فقال: أول من يدخل عليكم الساعة رجل من أهل الجنة، فلما سمعوا ذلك قام نفر منهم فخرجوا

(١) سورة الفتح، الآية: ٢.
(٢) سورة المائدة، الآية: ١٠٥.
(٣) سورة النور، الآية: ٥٤.

شیخ صدوق لکھتا ہے نجات پانے والے ایک فرقے کے معنیٰ کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا عنقریب میری امت میں 72 فرقہ بن جائیں گے اور وہ تمام دوزخی ہوں گے سواے ایک فرقے کہ راوی کہتا ھے کہا گیا یا رسول اللہ وہ کونسا فرقہ ہے جو نجات پاے گا رسول اللہ صہ نے فرمایا یہ وہ ہے جس پر آج ہم ہیں میں اور میرے اصحاب

(کتاب معانی الاخبار صفحہ 370 جلد دوم)

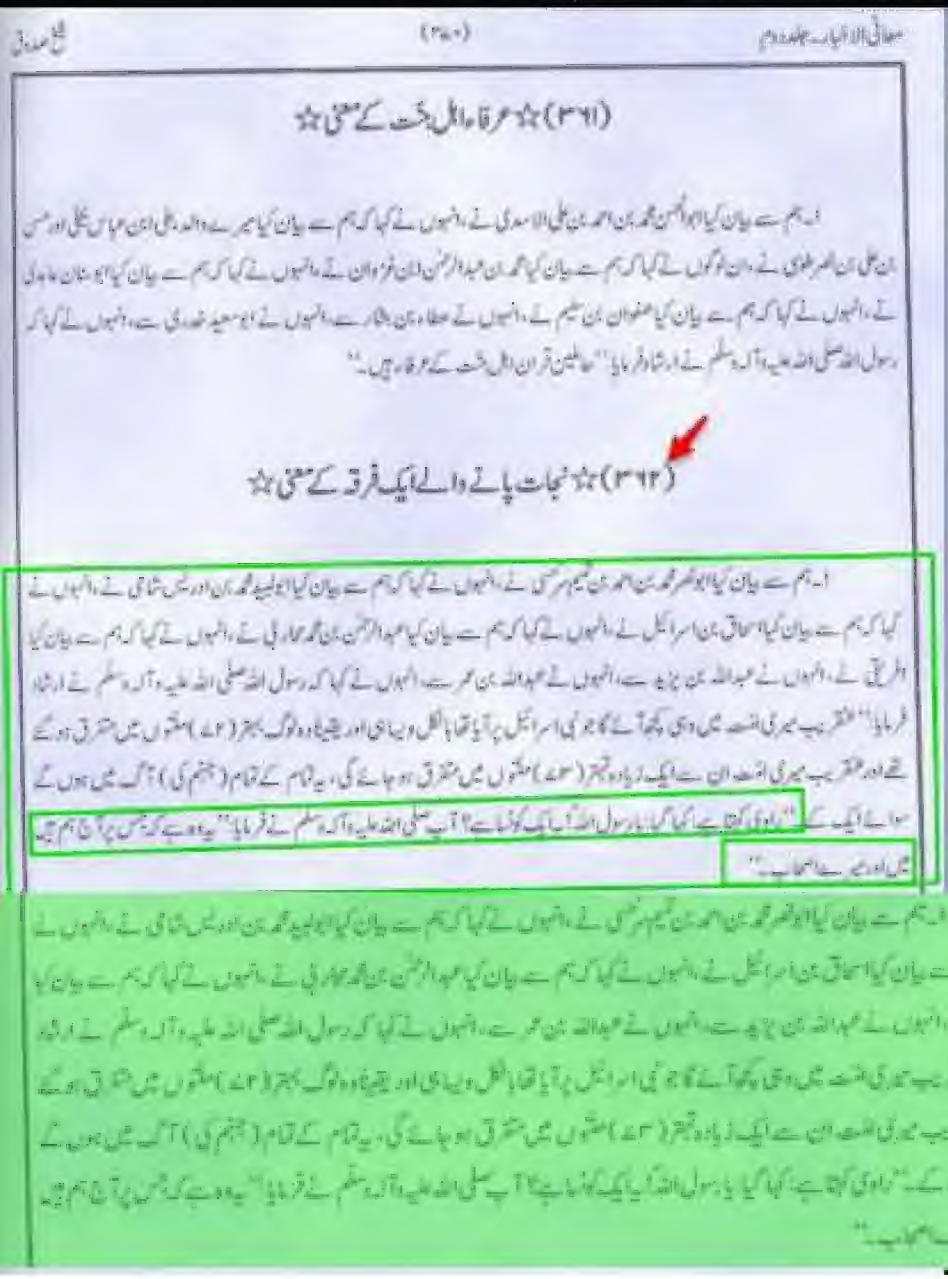

(۳۶۱) ☆ عرفاء اہل جنت کے معنی ☆

۱۔ ہم سے بیان کیا ابوالحسن محمد بن احمد بن علی الاسدی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا میرے والد علی ابن عباس بجلی اور حسن بن علی بن نصر طوسی نے، ان لوگوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالرحمٰن ابن غزوان نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابو سنان عابدی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا صفوان بن سلیم نے، انہوں نے عطاء بن یسار سے، انہوں نے ابو سعید خدری سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "حاملین قرآن اہل جنت کے عرفاء ہیں۔"

(۳۶۲) ☆ نجات پانے والے ایک فرقہ کے معنی ☆

۱۔ ہم سے بیان کیا ابونصر محمد بن احمد بن تمیم سرخسی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابولبید محمد بن ادریس شامی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا اسحاق بن اسرائیل نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا افریقی نے، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "عنقریب میری امت میں وہی کچھ آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا تھا بالکل ویسا ہی اور یقیناً وہ لوگ بہتر (۷۲) ملتوں میں متفرق ہو گئے تھے اور عنقریب میری امت ان سے ایک زیادہ تہتر (۷۳) ملتوں میں متفرق ہو جائے گی، یہ تمام کے تمام (جہنم کی) آگ میں ہوں گے سوائے ایک کے۔" راوی کہتا ہے کہا گیا یا رسول اللہ! یہ ایک کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یہ وہ ہے کہ جس پر آج ہم ہیں میں اور میرے اصحاب۔"

۱۔ ہم سے بیان کیا ابونصر محمد بن احمد بن تمیم سرخسی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابولبید محمد بن ادریس شامی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا اسحاق بن اسرائیل نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا افریقی نے، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "عنقریب میری امت میں وہی کچھ آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا تھا بالکل ویسا ہی اور یقیناً وہ لوگ بہتر (۷۲) ملتوں میں متفرق ہو گئے تھے اور عنقریب میری امت ان سے ایک زیادہ تہتر (۷۳) ملتوں میں متفرق ہو جائے گی، یہ تمام کے تمام (جہنم کی) آگ میں ہوں گے سوائے ایک کے۔" راوی کہتا ہے کہا گیا یا رسول اللہ! یہ ایک کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یہ وہ ہے کہ جس پر آج ہم ہیں میں اور میرے اصحاب۔"

معانی الاخبار

تالیف
شیخ صدوق، ابن بابویہ
ابی جعفر محمد بن علی بن حسین قمی

مترجم
دلاور حسین حجتی

موسیٰ سید

ناشر
الکساء پبلیشرز
آر۔۵۹ اسپیکر پی ۲ نارتھ کراچی

رافضیوں کی امام حسنؓ کی شان میں بدترین گستاخی

سفیان کہتے ہیں میں نے حسن بن علیؓ سے جب انہوں نے معاویہ بن سفیانؓ کی بیعت کی کہا السلام علیکم مومنین کو ذلیل کرنے والے حسن بن علیؓ نے مجھ سے بیٹھنے کا کہا تو میں بیٹھا پھر انہوں نے پوچھا تم نے کیا کہا؟ تو سفیان بولا مومنین کا سر شرم سے نیچے جھکانے والے اس پر حسن بن علیؓ نے پوچھا یہ کیوں کہا میرے بارے میں تو سفیان نے جواب دیا آپ نے جو حد سے بڑھ کر اس کی بیعت کی جب کے آپ کے پاس ایک لاکھ کا لشکر تھا لڑنے کے لیے

مقاتل الطالبین - لأبو الفرج الأصفهاني - صفحہ نمبر ۷۵،۷۶

عن عدي بن ثابت ، عن سفيان بن الليل[3] . وحدثني محمد بن أحمد أبو عبيد[2] ، قال : حدثنا الفضل بن الحسن المصري[5] قال : حدثنا محمد بن عمروية[6] قال : حدثنا مكي بن إبراهيم ، قال : حدثنا السري بن إسماعيل ، عن الشعبي ، عن سفيان بن الليل ، دخل حديث بعضهم في حديث بعض ، وأكثر اللفظ لأبي عبيد ، قال :

أتيت الحسن بن علي حين بايع معاوية ، فوجدته بفناء داره ، وعنده رهط ، فقلت : السلام عليك يا مذل المؤمنين ، فقال : عليك السلام يا سفيان إنزل فنزلت ، فعقلت راحلتي ، ثم أتيته ، فجلست إليه ، فقال : كيف قلت يا سفيان [بن الليل] ؟ فقلت : السلام عليك يا مذل [رقاب] المؤمنين . فقال : ما جرّ هذا منك إلينا؟.

فقلت : أنت والله ، بأبي أنت وأمي ، أذللت رقابنا حين أعطيت هذا الطاغية البيعة ، وسلّمت الأمر إلى اللعين بن اللعين بن آكلة الأكباد ، ومعك

(١) الزيادة من ابن أبي الحديد.
(٢) في ط وق «القاضي» وفي ابن أبي الحديد «القاضي» تحريف.
(٣) في ابن أبي الحديد «عن سفيان بن أبي ليلى» وهو تحريف راجع ميزان الاعتدال ١/٣٩٧.
(٤) في ابن أبي الحديد ٤/١٥ «ابن عبد».
(٥) في ط وق «البصري» وفي الخطبة «ابن أبي الحديد» «المصري».
(٦) في ابن أبي الحديد «ابن صبرة».

٧٥

ShahZad

مائة ألف كلهم يموت دونك . وقد جمع الله لك أمر الناس.

فقال : يا سفيان ، إنا أهل بيت إذا علمنا الحق تمسكنا به ، وإني سمعت علياً يقول : سمعت رسول الله (ص) يقول : لا تذهب الليالي والأيام حتى

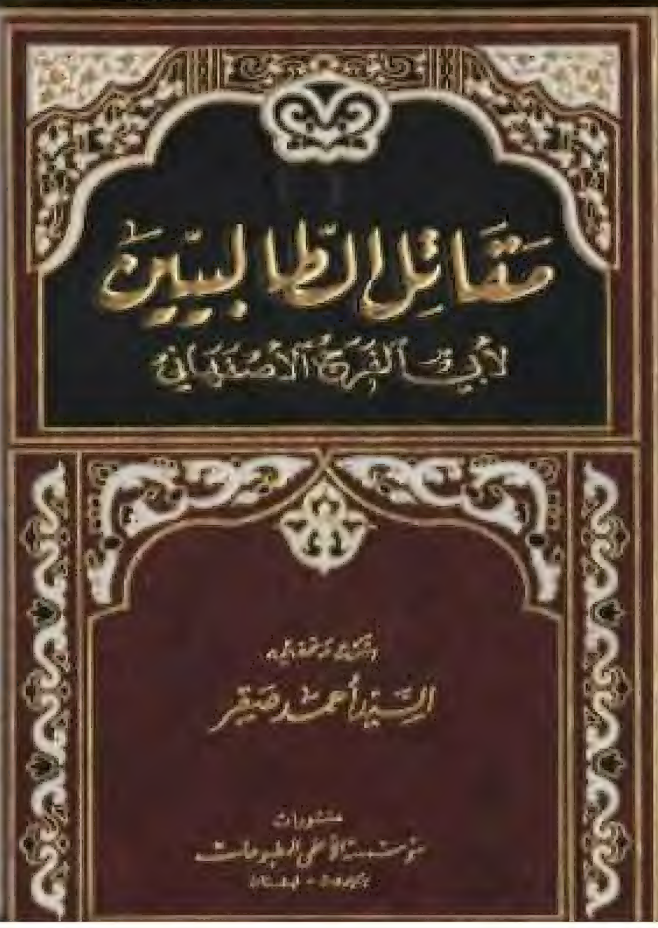

رافضیوں کا ٹوپی ڈرامہ فرشتوں کا آپس میں لڑنا اور سیدنا علیؓ کا حج بننا

ابن مسعود سیدہ فاطمہ کے پاس آے اور سیدنا علی کے بارے میں دریافت کیا تو خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ نے فرمایا جبرائیل آکر انکو آسمان پر لے گیے ہیں ابن مسعود نے وجہ پوچھی تو سیدہ نے فرمایا فرشتوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا فرشتوں کو کہ آپنے بیچ کسی کو حاکم مقرر کرو تو فرشتوں نے علی بن ابی طالب کو حاکم مقرر کیا اور آسمان پر لے گیے

کتاب الرافضۃ اختصاص للشیخ المفید الصفحۃ ۲۰۹

قال عبد الرحمن بن سالم: قال أبو بصير: لو لم تسمع في دهرك إلاّ هذا الحديث لكفاك، فصنه إلاّ عن أهله[1].

حدّثنا محمّد بن عليّ، عن أبيه، عن عليّ بن إبراهيم بن هاشم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن أبان الأحمر قال: قال الصادق عليه السلام: يا أبان كيف ينكر الناس قول أمير المؤمنين عليه السلام لمّا قال: فلو شئت لرفعت رجلي هذه فضربت بها صدر ابن أبي سفيان بالشام فنكسته عن سريره ولا ينكرون تناول آصف وصيّ سليمان عرش بلقيس وإتيانه سليمان به قبل أن يرتدّ إليه طرفه، أليس نبيّنا صلى الله عليه وآله أفضل الأنبياء ووصيّه عليه السلام أفضل الأوصياء، أفلا جعلوه كوصيّ سليمان، حكم الله بيننا وبين من جحد حقّنا وأنكر فضلنا[2].

أحمد بن عبد الله، عن عبد الله بن محمّد العبسيّ قال: أخبرني حمّاد بن سلمة، عن الأعمش، عن زياد بن وهب، عن عبد الله بن مسعود قال: أتيت فاطمة عليها السلام فقلت لها: أين بعلك؟ فقالت: عرج به جبرئيل عليه السلام إلى السماء، فقلت: في ماذا؟ فقالت: إن نفراً من الملائكة تشاجروا في شيء فسألوا حكماً من الآدميّين فأوحى الله تعالى إليهم أن تخيّروا، فاختاروا عليّ بن أبي طالب عليه السلام[3].

أحمد بن عبد الله، عن عبد الله بن محمّد العبسيّ قال: أخبرني حمّاد بن سلمة، عن الأعمش، عن زياد بن وهب، عن عبد الله بن مسعود قال: أتيت فاطمة عليها السلام، فقلت لها: أين بعلك؟ فقالت: عرج به جبرئيل عليه السلام إلى السماء، فقلت: في ماذا؟ فقالت: إن نفراً من الملائكة تشاجروا في شيء فسألوا حكماً من الآدميّين فأوحى الله تعالى إليهم أن تخيّروا، فاختاروا عليّ بن أبي طالب عليه السلام[3].

السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ﴾[5] الآية، فقال:

(١) رواه الكليني في الكافي ج ١، ص ٥٢٧ والصدوق في كمال الدين ص ١٧٨ وفي العيون ص ٢٥ والنعماني في الغيبة ص ٢٩، وأمين الدين الطوسي في أعلام الورى ص ٢٢٥، وأبو منصور الطبرسي في الاحتجاج طبع النجف ص ٤١ وطبع طهران ص ٣٦، ونقله المجلسي في البحار ج ٩، ص ١٢١.

(٢) نقله المجلسي رحمه الله في البحار ج ٥، ص ٣٦٠ وج ٧، ص ٣٦٤

(٣) نقله المجلسي رحمه الله في البحار ج ٩، ص ٣٧٩ من الاختصاص

(٤) رواه الصدوق رحمه الله في الخصال. ونقله المجلسي رحمه الله في البحار ج ١٥، باب شدة ابتلاء المؤمن.

(٥) سورة الحج، الآية: ١٨.

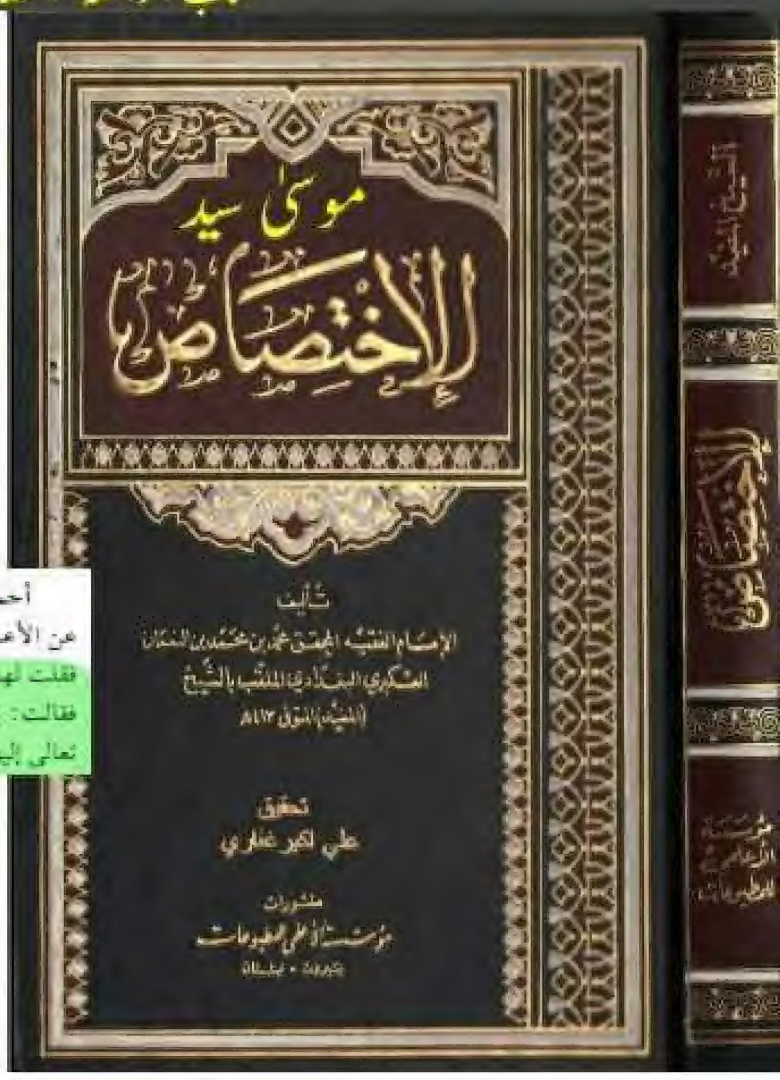

دوزخ آزاد شود وهر که دو بار متعه کند چهار دانگ او از آتش دوزخ آزاد شود وهر که سه بار متعه کند همه او از آتش دوزخ آزاد شود. ونیز آورده که «قال النبی ﷺ من تمتع مرة امن من سخط الجبار ومن تمتع مرتین حشر مع الابرار ومن تمتع ثلاث مرات زاحمنی فی الجنان» یعنی هر که یکبار متعه کند ایمن شود از خشم خدای قهار وهر که دو بار متعه کند محشور شود با نیکوکاران وهر که سه بار متعه کند مزاحمت ومفارقت وهمنشینی کند با من در روضهٔ جنان ودرجه رضوان وایضاً آورده که «من تمتع مرة کان درجته کدرجة الحسین ؑ ومن تمتع مرتین فدرجته کدرجة الحسن ؑ ومن تمتع ثلاث مرات کان درجته کدرجة علی بن ابیطالب ؑ ومن تمتع اربع مرات فدرجته کدرجتی» یعنی هر که یکبار متعه کند درجهٔ او چون درجهٔ حسین ؑ باشد وهر که دو بار متعه کند درجهٔ او چون درجهٔ حسن ؑ باشد وهر که سه بار متعه کند درجه او چون درجهٔ علی بن ابی طالب ؑ باشد وهر که چهار بار متعه کند درجهٔ او مانند درجه من(۱) باشد. وایضاً «قال من خرج من الدنیا ولم یتمتع جاء یوم القیمة وهو اجدع» یعنی هر که از دنیا بیرون رود ومتعه نکرده باشد روز قیامت گوش وبینی بریده وبدخلقت محشور شود و اینحدیث با حدیث اول اگر چه سابقا مذکور شد اما بج

اسود کندی وعمار یاسر رضی الله عنهم م

برخاست وخطبهٔ برخواند وآداب ح

برخود صلوات داد وبعد از آن بوجه ک

ﷺ نزد من آمد وتحفهٔ از نزد پرورد

تحفه را بهیچ پیغمبری ارزانی نداشته

وبعد از من هر که آنرا قبول کند وبآ

مخالفت نماید بآنچه بآن امر کرد

مجلس کسی باشد که تکذیب آن نماید

است پس لعنت خدای بر کسی باد که

(۱) واین حدیث بر فرض صحت

زمان ما اختلاف فرعی است مانند سایر

در انتصار آورده از قبیل مسح سر وغ

غیره اما در صدر اسلام اختلاف سیاسی

میکردند وبعضی عمل نمیکردند ونظا

تفسیر کبیر

منهج الصادقین

تالیف ملا فتح الله کاشانی

[illegible]

انتشارات

کتابفروشی اسلامیه

[illegible]

شیعہ مفسر فتح اللہ کاشانی متعہ کے فضائل پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"جس نے ایک مرتبہ متعہ کیا وہ حسینؓ کے درجہ کو پہنچا۔
جس نے دو مرتبہ متعہ کیا وہ امام حسنؓ کے درجہ کو پہنچا۔
جس نے تین مرتبہ متعہ کیا وہ حضرت علیؓ کے درجہ کو پہنچا۔
اور جس نے چار مرتبہ متعہ کیا وہ حضورؐ پاک کے درجہ کو جا پہنچا۔"

کیا کہنے شیعہ مذہب کے!

شیعو! تقیہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

اگر پانچویں بار بھی متعہ فرما لیتے، تو اللہ تعالیٰ کے درجہ کو بھی جا پہنچتے۔

ختم نبوتؐ کا منکر شیعہ رافضی

بلاشبہ تمام انبیاء نظام عدل کو قائم کرنے آئے تھے اس کی بعثت کا مقصد اس نظام کو عالم میں نافظ کرنا تھا لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہوئے یہاں تک کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جو انسانیت کی اصلاح کرنے اس کو تہذیب سکھانے اور نظام عدل کو قائم کرنے آئے تھے وہ بھی ایسے ہی کامیاب نہ ہوئے اور بلاشبہ جو اس مقصد میں پورے طور سے کامیاب ہو گے اور نظام عدل کو سارے عالم میں نافظ کریں گے وہ امام المھدی المنتظر ہیں

۱۵ شعبان کی مناسبت سے ایرانی ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر خمینی کا ایرانی عوام سے خطاب

ہفتہ ۷-۴-۱۳۵۹ ۱۵-۸-۱۴۰۰ھ ۲۸-۶-۱۹۸۰ء

کتاب مختارات من احادیث و خطابات الامام الخمینی - ج ۲ - الصفحۃ ۴۲

شیعہ ملا کلینی الکافی میں لکھتا ہے کہ سوائے تین کے باقی سب مرتد ہو گئے تھے۔ (نعوذ باللہ)
شیعہ حضرت کہتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے، جب کہ الیاس مرد شیعہ رافضی تقیہ کر کے کہتے ہیں۔
کیوں کہ اول تو یہ روایت الکافی میں ہے اور الکافی شیعہ کی وہ کتاب ہے جس کی تصدیق خود شیعہ کے بارہویں امام نے کی ہے،
اور خود اس کتاب کا نام الکافی رکھا ہے۔ (شیعہ کتاب روضات الجنات)
دوم شیعہ ملا مجلسی نے "مرآۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول" میں اس روایت کو "حسن موثق" کہا ہے۔
لہذا شیعہ کے نزدیک یہ روایت معتبر ہے اور شیعہ کا اس روایت سے انکار مرد تقیہ ہے۔

٣٤١ - حسان، عن أبيه، عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان الناس أهل ردة بعد النبي صلى الله عليه وآله إلا ثلاثة قلت: ومن الثلاثة؟ فقال: المقداد بن الأسود، وأبو ذر الغفاري، وسلمان الفارسي رحمة الله وبركاته عليهم، ثم عرف الناس بعد يسير وقال: هؤلاء الذين دارت عليهم الرحى، وأبوا أن يبايعوا حتى جاؤوا بأمير المؤمنين عليه السلام مكرها فبايع. وذلك قول الله تعالى: وما محمد إلا رسول قد خلت من قبله الرسل أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا وسيجزي الله الشاكرين (آل عمران: ١٤٤).

راوی کہتا ہے کہ امام ابو جعفرؒ (امام باقرؒ) نے فرمایا کہ رسول اللہ کے بعد تمام لوگ مرتد ہو گئے، سوائے تین کے
میں نے پوچھا وہ تین کون (خوش نصیب) تھے؟
فرمایا: مقدادؓ، ابوذرؓ اور سلمانؓ فارسی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

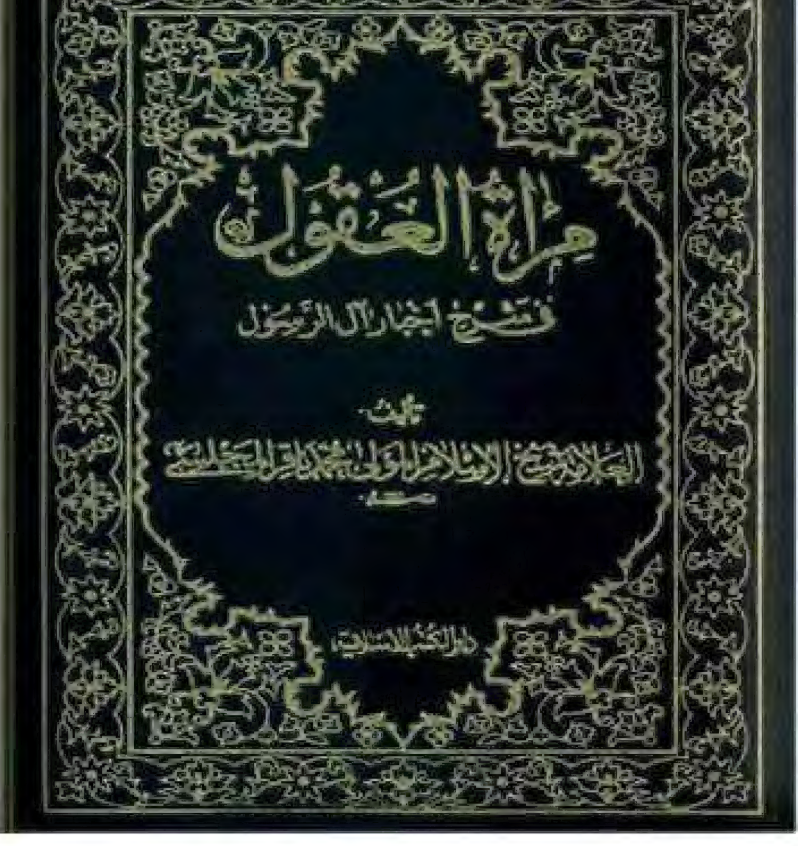

ج ٢٦ كان الناس أهل ردة بعد النبي صلى الله عليه وآله إلا ثلاثة ٢١٣

بكتم ولكتم من أمورهما ما كان يظهر والله ما أنست من بنية ولا قضية تجري علينا أهل البيت إلا هما أسسا أولها فعليهما لعنة الله والملائكة والناس أجمعين.

٣٤١ - حسان، عن أبيه، عن أبي جعفر عليه السلام قال: كان الناس أهل ردة بعد النبي صلى الله عليه وآله إلا ثلاثة فقلت: ومن الثلاثة؟ فقال: المقدادين الأسود و أبوذر الغفاري و سلمان الفارسي رحمة الله و بركاته عليهم ثم عرف الناس بعد يسير و قال: هؤلاء الذين دارت عليهم الرحا وأبوا أن يبايعوا حتى جاؤوا بأمير المؤمنين عليه السلام مكرها فبايع وذلك

و بدعهما.

قوله عليه السلام: «ولكتم من امورهما» أي أظهر بطلان ما كان العامة[1] من عدالتهما و خلافتهما أو أن بعض المنافقين إذا اعتقدوا ذلك كتموها ولم يظهروها خوفاً منه.

الحديث الحادي والاربعون والثلاثمائة: حسن أو موثق.

قوله عليه السلام: «أهل ردة» - بالكسر - أي ارتداد، وقد روى ارتداد الصحابة جميع المخالفين في كتب اخبارهم، ثم حكموا بان الصحابة كلهم عدول، وقد روى في المشكاة و غيره من كتبهم[2] عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله أنه قال: إن اناساً من أصحابي يؤخذ بهم ذات الشمال فأقول: أصحابي أصحابي، فيقال: إنهم لم يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم، فأقول كما قال العبد الصالح: «و كنت عليهم شهيداً مادمت فيهم - إلى قوله - العزيز الحكيم»[3].

قوله عليه السلام: «ثم عرف أناس بعد يسير» أن الحق مع علي فرجعوا إليه، و يمكن أن يقرأ - بعد - بالضم، و - يسير - بالرفع أي قليل من الناس.

قوله عليه السلام: «دارت عليهم الرحا» أي رحى الايمان و الاسلام، و نصرة

(١) كذا في النسخ والظاهر «ما كان يعتقده العامة».
(٢) صحيح البخاري: كتاب التفسير (الأنبياء) ح ٤٤٢٥.
(٣) المائدة: ١١٧ - ١١٨.

ساتھ اس نورِ مقدس، جو آنحضرتؐ کے ساتھ نازل ہوا تھا، کی اتباع بھی کی، تو بس یہی انسان کامیاب ہونے والے اور رستگاری پانے والے ہیں۔

یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ خدائے عزّ و جل نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو جناب سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اہلِ بیت علیہم السلام سے افضل ہو۔ یہ ہستیاں خداوندِ عالم کو اپنی تمام کائنات سے زیادہ محبوب اور زیادہ محترم ہیں۔ یہی وہ پاک و پاکیزہ ہستیاں ہیں، جنھوں نے سب سے پہلے (عالمِ ارواح) خداوندِ عالم کی ربوبیت کا اقرار کیا تھا، جب کہ خدا نے تمام نبیوںؑ سے عہد و پیمان لیا اور ان کو اپنے نفوس پر گواہ بنا کر فرمایا تھا:

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ

جب آپ کے رب نے اولادِ آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور ان پر خود انھیں گواہ بنا کر پوچھا تھا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا تھا: ہاں (تو ہمارا رب ہے)۔

روزِ میثاق خداوندِ کریم نے تمام انبیا (علیہم السلام) پر آنجناب کو مبعوث فرمایا اور خدا نے انھیں وہ سب فضائل و کمالات (اس کے علاوہ بھی) عنایت فرمائے جو دیگر انبیاء کو ان کی معرفت کے مطابق مرحمت فرمائے تھے، کیونکہ ہمارے رسولؐ کی معرفت سب سے بڑھی ہوئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے سب سے پہلے رب العالمین کی ربوبیت کا اقرار کیا۔

ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ خداوندِ عالم نے تمام کائنات اور موجودات کو محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کی خاطر پیدا فرمایا ہے۔ اگر یہ بزرگوار نہ ہوتے تو خدائے عزّ و جل زمین و آسمان کو پیدا کرتا نہ جنت و دوزخ کو۔ آدمؑ و حوا پیدا ہوتے اور نہ فرشتے عالمِ وجود میں آتے اور نہ کائنات کی کوئی چیز پیدا ہوتی۔

ہمارا عقیدہ یہ بھی ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام مخلوق پر حجت ہائے خداوندی بارہ امام (ع) ہیں:

---

۱ الاعراف، ۱۷۲

Presented by www.ziaraat.com

اعتقادات

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ
المعروف شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

البلاغ المبین
اسلامی تحقیقاتی مرکز اردو

Presented by www.ziaraat.com

نے فرمایا کہ اگر ان کا یقیناً اور زیادہ ہوتا تو ہوا پر بھی چلتے (۱) واقعی پیغمبر کا یقین کہاں اور حضرت عیسیٰ کا یقین کہاں؟

حضرت ابراہیمؑ فرماتے ہیں کہ پروردگار مجھے دکھا کہ تو کس طرح سے مردوں کو زندہ کرتا ہے تو انہیں کہا گیا کہ کیا تم ایمان نہیں رکھتے؟ ابراہیم نے کہا ایمان تو لایا ہوں لیکن اپنے دل کے اطمینان کی خاطر دیکھنا چاہتا ہوں (۲)

جب کہ امام علیؑ فرماتے ہیں کہ اگر پردے ہٹ جائیں پھر بھی میرے یقین میں فرق نہیں آئے گا اور کسی قسم کا اضافہ نہیں ہوگا (۳) یہاں پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت علیؑ کے یقین میں کتنا فرق ہے۔

ہمارے بارہ امامؑ سب کے سب تمام انبیاء سے افضل ہیں سوائے رسول خداؐ کے اور شاید اس کی وجہ یقین ہی ہو۔ بالجملہ یقین کے مراتب ہیں جن میں کم اور زیادہ ہونے تغیر و تبدیل ہونے کی صلاحیت موجود ہے۔

صبح کو ایک طرح اور ممکن ہے عصر کو کسی دوسری طرح کا ہو جائے کبھی کمال کی طرف جاتا ہے اور اس طرح کا ہو جاتا ہے کہ آخری عمر میں بھی کوئی شیطانی پھونک اسکے ایمان کے چراغ کو نہیں بجھا سکتی اور خدانخواستہ کسی کا ایمان نقص کی طرف بھی جا سکتا ہے۔

---

(۱) مصباح الشریعہ (۲) سورۃ بقرہ ۲/ آیۃ ۲۶۰ (۳) لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً

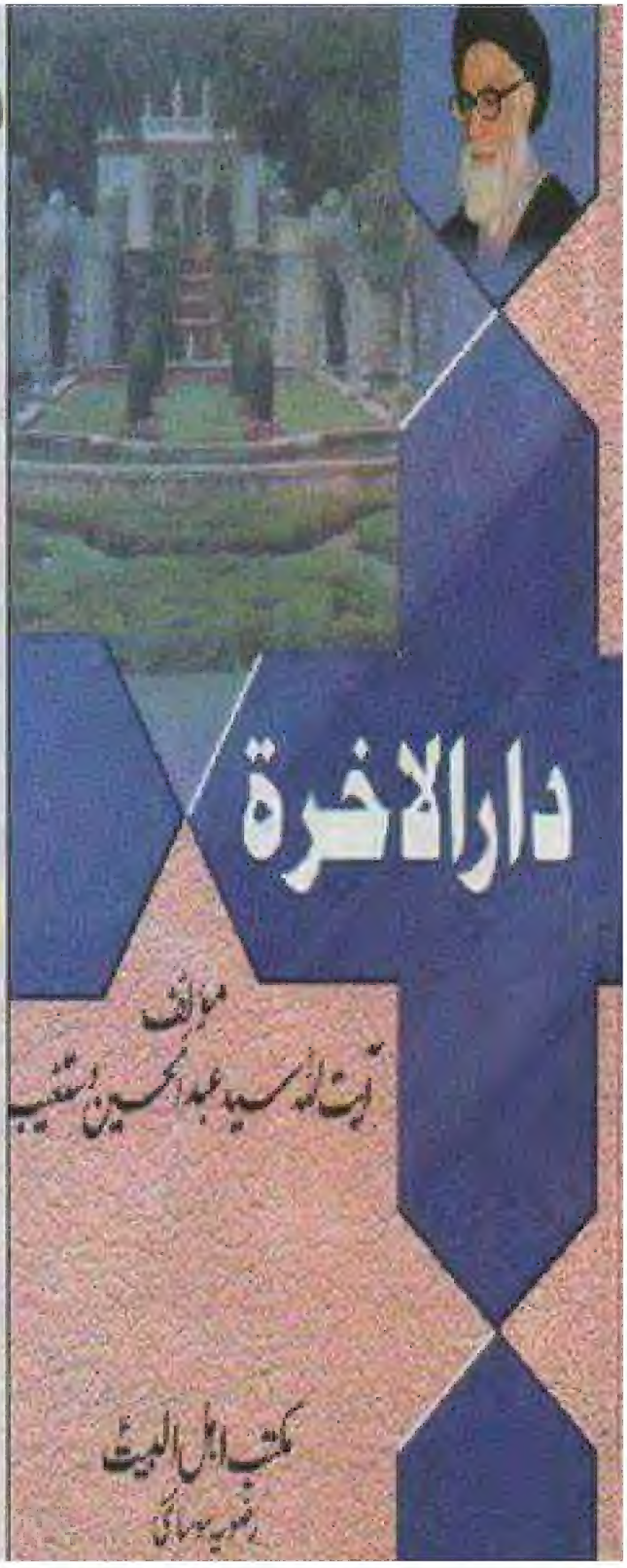

خانہ کعبہ کی توہین

سوال نمبر:۱۲۱۔شیعہ علماء کے نزدیک کربلا اور کوفہ کی فضیلت کیا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ روایت کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی طرف یہ وحی کی: ''اے کعبہ! اگر کربلا کی مٹی نہ ہوتی تو میں تمہیں فضیلت نہ بخشتا اور اگر کربلا کی زمین کے لوگ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا اور نہ وہ گھر پیدا کرتا جس کی وجہ سے تو فخر کرتا ہے۔ لہٰذا اسی فضیلت پر راضی ہو جا اور سکون کر اور تواضع اختیار کر، ذلیل ورسوا ہو کر رہ اور کربلا کی زمین کے سامنے فخر وغرور نہ کر، وگرنہ میں تم پر ناراض ہو جاؤں گا اور تمہیں جہنم کی آگ میں جھونک دوں گا۔(۲)''

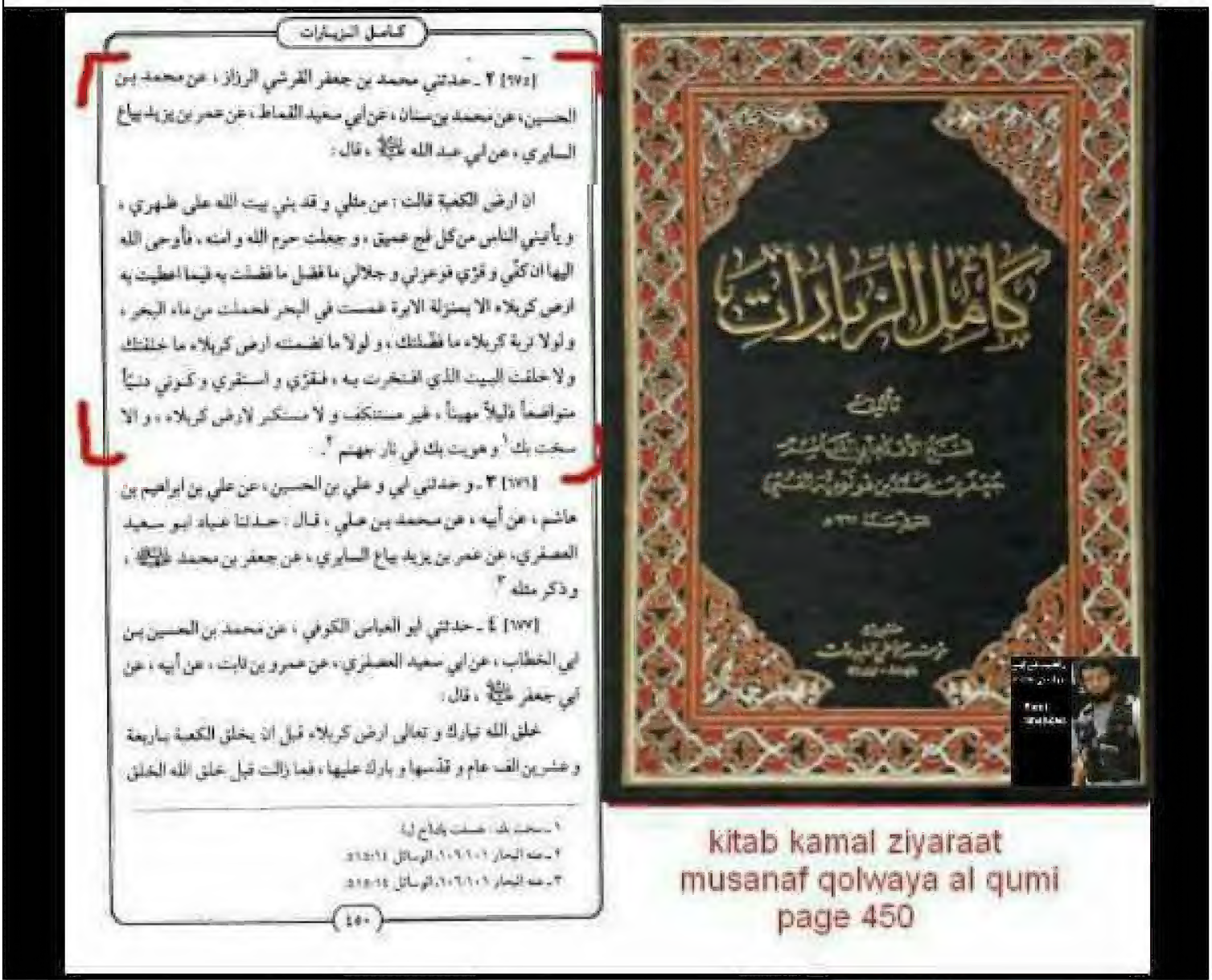
كامل الزيارات

تأليف

kitab kamal ziyaraat
musanaf qolwaya al qumi
page 450

تحریفِ قرآن کا قائل رافضی

شیعہ کا مستند اور بڑا عالم شیخ مفید کہتا ہے قرآن کریم کی تحریف کے بارے میں آئمہ کی روایات متواتر ہیں

اوائل المقالات الشیخ المفید صفحہ نمبر ۸۰ ـ ۸۱

٥٩ـ القول في تأليف القرآن و ما ذكر قوم من الزّيادة فيه و النّقصان

اقول: إنّ الأخبار قد جاءت مستفيضة عن أئمّة الهدى من آل محمّد(ص)، باختلاف القرآن و ما أحدثه بعض الظّالمين فيه من الحذف

والنّقصان، فأمّا القول في التّأليف فالموجود يقضي فيه بتقديم المتأخّر و تأخير المتقدّم و من عرف النّاسخ والمنسوخ و المكّي والمدنيّ لم يرتب[1] بما ذكرناه.

وأمّا النّقصان فإنّ العقول لاتحيله و لاتمنع من وقوعه، و قد امتحنت مقالة من ادّعاه، و كلّمت عليه المعتزلة و غيرهم طويلا فلم اظفر منهم بحجّة اعتمدها في فساده، و قد قال جماعة من أهل الإمامة إنّه لم ينقص من كلمة و لا من آية

مصنفات الشيخ المفيد

٨

أوائل المقالات

ShahZad

المؤتمر العالمي بمناسبة الذكرى الألفية لوفاة الشيخ المفيد

کیا اس سے بڑھ کر شیعہ کا کفر ہو سکتا ہے؟؟؟

اور اگر الہ ان "اماموں" کی ولایت پر راضی نہ ہو تو وہ اللہ تعالی نہیں ہو سکتا

شیعہ کتاب: الاعلام الامعۃ فی شرح الجامعۃ / صفحۃ 160

١٦٠ ..... الأعلام اللامعة

وَأَرْكَاناً لِتَوْحِيْدِهِ وَشُهَدَاءً عَلَى خَلْقِهِ .....

﴿وَأَرْكَانـاً﴾، جمع الركن، وهو: ما به قوام الشيء[1]، وهم قوام ﴿لِتَوْحِيْدِهِ﴾ بمعنى أنّ لاعتقاد بولايتهم يتم التوحيد، وبزواله ينهدم بنيانه، وبهذا ظهر سر ما ورد في الأخبار الكثيرة[2]، من أن مخالفيهم مشركون؛ وذلك أنّ الإله الذي لا يرضى بولايتهم على معتقدهم ليس هو الله تعالى، فقد جعلوا له تعالى شريكاً يعبدونه، ولو كانوا غير مستشعرين به، ويحتمل أن يكون المراد أنّهم لو لم يكونوا لم يتبيّن التوحيد، فهم أركانه، والمراد أنّ الله تعالى جعلهم أركان الأرض؛ ليوحّده الناس، وفيه بعد[3].

(١) أُنظر: كتاب العين ٥: ٣٥٤، الصحاح ٢١٢٦، معجم مقاييس اللغة ٢: ٤٣٠.

(٢) أُنظر: المحاسن ١: ١٤٦ ح٥٢، الكافي ٨: ١٤٥ ح١١٩، الاعتقادات في دين الإمامية: ١١٣، معاني الأخبار: ٢١٢ _ ٢١٣ ح١ ج٢، مستدرك الوسائل ١: ١٥٣ ح١٤، مشكاة الأنوار: ١٧٢، تفسير القمي ٢: ٤١٩، تفسير نور الثقلين ٥: ٥٦٣ _ ٥٦٤ ح٨، بشارة المصطفى: ٣٦، مختصر بصائر الدرجات: ١١٢، بحار الأنوار ٨: ٣٥٦، ج٢٧: ١٦٨ ح٥، ج٤٦: ١٧٩ ح٣٨.

(٣) أُنظر: بحار الأنوار ٩٩: ١٣٨.

facebook.com/TheRealityOfShiaRafidha
The Reality of Shia

خمینی ملعون و مردود بھونکتا ہے کہ عائشہ زبیر طلحہ اور معاویہ کتوں اور خنزیروں سے زیادہ ناپاک ہیں،
(معاذاللہ ثم معاذاللہ نقل کفر کفر نباشد)

ثمّ إنّ المتيقّن من الإجماع هو كفر النواصب والخوارج، أي الطائفتين المعروفتين، وهم الذين نصبوا للأئمة عليهم السلام أو لأحدهم بعنوان التديّن به، وأنّ ذلك وظيفة دينية لهم، أو خرجوا على أحدهم كذلك، كالخوارج المعروفة. والظاهر أنّ «الناصب» الوارد في الروايات ـ كموثّقة ابن أبي يعفور المتقدّمة ـ أيضاً يراد به ذلك؛ فإنّ النواصب كانوا طائفة معهودة في تلك الأعصار، كما يظهر من الموثّقة أيضاً، حيث نهي فيها عن الاغتسال في غسالة الحمّام التي يغتسل فيها الطوائف الثلاث والناصب، وليس المراد منه المعنى الاشتقاقي الصادق على كلّ من نصب بأيّ عنوان كان، بل المراد هو الطائفة المعروفة، وهم النصّاب الذين كانوا يتديّنون بالنصب، ولعلّهم من شعب الخوارج.

طهارة الناصب والخارج لغرض دنيوي ونحوه

وأمّا سائر الطوائف من النصّاب بل الخوارج، فلا دليل على نجاستهم وإن كانوا أشدّ عذاباً من الكفّار، فلو خرج سلطان على أمير المؤمنين عليه السلام لا بعنوان التديّن، بل للمعارضة في الملك، أو لغرض آخر، كعائشة والزبير وطلحة ومعاوية وأشباههم، أو نصب أحد عداوة له أو لأحد من الأئمة عليهم السلام لا بعنوان التديّن، بل لعداوة قريش، أو بني هاشم، أو العرب، أو لأجل كونه قاتل ولده أو أبيه، أو غير ذلك، لا بوجب ـ ظاهراً ـ شيءٌ منها نجاسة ظاهرية وإن كانوا أخبث من الكلاب والخنازير، لعدم دليل من إجماع أو أخبار عليه.

الله صلى الله عليه وآله ـ كأصحاب الجمل وصفّين وأهل النهروان وكثير من أهالي الحرمين الشريفين ـ كانوا مبغضين لأمير المؤمنين وأهل بيته الطاهرين صلوات الله عليهم ونجاهروا فيه، ولم ينقل مجانبة أمير المؤمنين وأولاده المعصومين عليهم السلام وشيعته

وأمّا سائر الطوائف من النصّاب بل الخوارج، فلا دليل على نجاستهم وإن كانوا أشدّ عذاباً من الكفّار، فلو خرج سلطان على أمير المؤمنين عليه السلام لا بعنوان التديّن، بل للمعارضة في الملك، أو لغرض آخر، كعائشة والزبير وطلحة ومعاوية وأشباههم، أو نصب أحد عداوة له أو لأحد من الأئمة عليهم السلام لا بعنوان التديّن، بل لعداوة قريش، أو بني هاشم، أو العرب، أو لأجل كونه قاتل ولده أو أبيه، أو غير ذلك، لا بوجب ـ ظاهراً ـ شيءٌ منها نجاسة ظاهرية وإن كانوا أخبث من الكلاب والخنازير، لعدم دليل من إجماع أو أخبار عليه.

كتاب الطهارة

المجلّد الثالث

موسیٰ سید

تأليف

الفقيه المحقّق آية الله العظمى

الإمام الخميني قدس سره

مؤسسة تنظيم ونشر آثار الإمام الخميني

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا دودھ کم تھا اس لیے ایک روز حضررت ابو طالب نے اپنی چھاتی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ لگایا خدا نے اس سے دودھ جاری کر دیا

کتاب مناقب آل أبي طالب ابن شهر آشوب ج ١ الصفحة ٥٩

لقد فك أغلال العتاة محمد وأنزل أهل الخوف في كنف الأمن

فصل في منشئه (ص)

إبانة بن بطة قال : ولد النبيّ ﷺ مختوناً[1] مسروراً[2] ، فحكي ذلك عند جدّه عبد المطلب فقال : ليكونن لابني هذا شأن .

كافي الكليني : الصادق عليه السلام : لما ولد النبيّ ﷺ مكث أياماً ليس له لبن ، فألقاه أبو طالب على ثدي نفسه فأنزل الله فيه لبناً ؛ فرضع منه أياماً حتى وقع أبو طالب على حليمة فدفعه إليها .

كافي الكليني : الصادق عليه السلام : لما ولد النبيّ ﷺ مكث أياماً ليس له لبن ، فألقاه أبو طالب على ثدي نفسه فأنزل الله فيه لبناً ؛ فرضع منه أياماً حتى وقع أبو طالب على حليمة فدفعه إليها .

فحملته على الأتان[4] وكانت قد ضعفت عند قدومي مكة ، فجعلت تبادر سائر الحمر إسراعاً وقوة ونشاطاً ، واستقبلت الكعبة وسجدت لها ثلاث مرّات وقالت : برأت من مرضي وسلمت من عثي وعليّ سيد المرسلين وخاتم النبيين وخير الأولين والآخرين ، فكان الناس يتعجبون منها ومن سمني وبرائي[5] ودرّ لبني ، فلما انتهينا إلى غار ، خرج رجل يتلألأ نوره إلى عنان السماء وسلم عليه وقال : إن الله تعالى وكلني برعايته ، وقابلنا ظباء وقلن : يا حليمة ألا تعرفين من تربين ؟ هو أطيب الطيبين ، وأطهر الطاهرين ، وما علونا قلعة ، ولا هبطنا وادياً ، إلا سلموا عليه فعرفنا البركة والزيادة في معاشنا

(١) المختون : ختن الصبي : قطع قلفته ، فهو مختون . (المعجم الوسيط ١/٢١٨)
(٢) المسرور : سرّ الصبي : قطع سرّه فهو مسرور . (المعجم الوسيط ١/٤٢٦)
(٣) حليمة بنت أبي ذؤيب عبد الله بن الحارث : هي حليمة السعدية ظئر رسول الله ﷺ .
(٤) الأتان : أنثى الحمار .
(٥) وفي بعض النسخ : وبرئي .

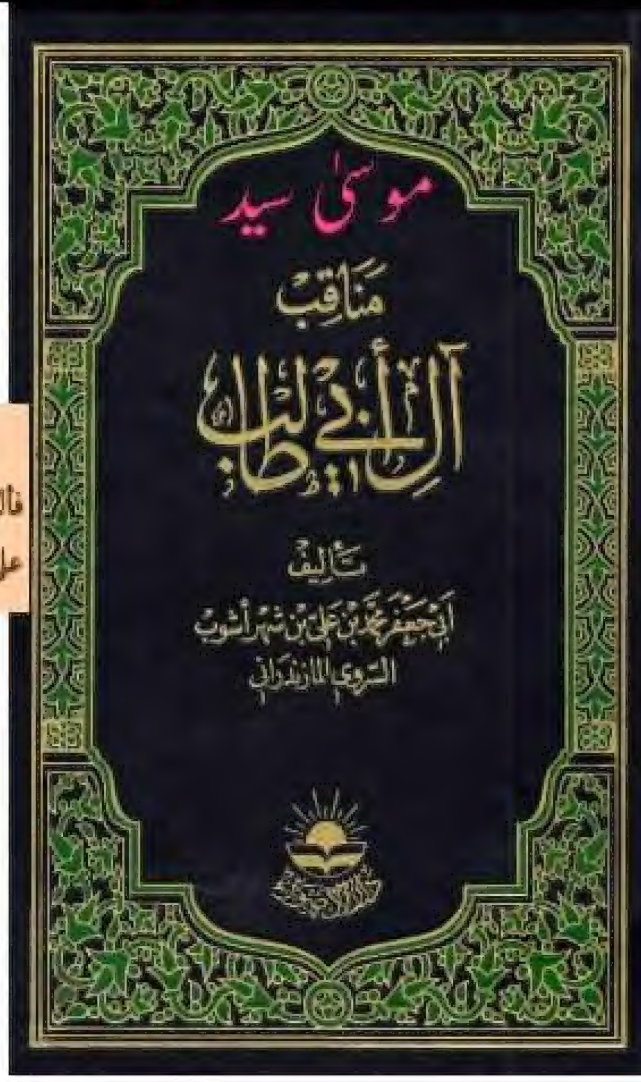

ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کا عقیدہ گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے
کیونکہ جیسی خلافت ویسا عقیدہ چاہئے

عقيدة خلافة أبى بكر و عمر مثل ذكر الحمار !! (نعوذ بالله من ذالك)
لانه لابدوأن تكون العقيدة مثل الخلافة .

ASSIMILATION OF SHAIKHEEN'S CALIPHATE WITH PENIS OF AN ASS

تناسل بڑھے تو بڑھتا چلا جاتا ہے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں۔

افاضات یومیہ ص۷ ج۴

نوٹ۔ سنی فقہ بلّے بلّے۔ سنی علماء کی زبانی یہ ہے بیچارے سنیوں کے عقیدے کی شان۔ بات بھی کسی حد تک درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے کیونکہ جیسی خلافت ہو اس کے لئے ویسا ہی عقیدہ چاہیئے۔

یہ حوالہ کتابچہ "اکابرین کے جواہر پارے" مؤلف شاہد رضوی پیش کردہ جمعیت خدام رضا ص۵ سے منقول ہے

مذہب اہلسنت میں شان تقیہ[1]

۵۰۔ سنی فقہ میں ہے قال الحسن التقية الى يوم القيامة
حسن بصری کہتا ہے کہ تقیہ کرنا قیامت تک جائز ہے
بخاری شریف ص۱۹ ج۹ کتاب الاکراہ

نوٹ۔ سنیوں کے نزدیک تقیہ نام ہے جھوٹ بولنے کا اور حق کو چھپانے کا۔ پس سنیوں کو مبارک ہو کہ ان کی فقہ میں تا قیامت حق کا چھپانا او

---

[1] یعنی حق کو چھپانا

جس پھل نے رافضیت کے اماموں کو مانا وہ میٹھا اور جس نے امامت سے انکار کیا وہ کڑوا

امیر المومنین نے ایک دفعہ خربوزہ لیا وہ کڑوا نکلا آپ نے ایسے پھینک دیا اور فرمایا دور ہو جا تیرا ناس ہو جائے تو آپ سے کہا گیا امیر المومنین اس خربوزے کا کیا قصور آپ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالی نے ہم لوگوں کی مودت کا عہد ہر جاندار اور نباتات سے لیا جس نے اس عہد کو قبول کیا وہ شیریں و لذیذ ہو گیا اور جس نے قبول نہیں کیا وہ نمکین اور سخت کڑوا ہو گیا

کیا آپ جانتے ھیں صفحہ نمبر ۲۲۰

کیا آپ جانتے ھیں پھلوں کے تلخ یا شیریں ھونے کا کیا سبب ھے؟

سلیمان بن جعفر امام علی رضا علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مجھے سے میرے پدر بزرگوار نے روایت کرتے ہوئے اپنے پدر بزرگوار سے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایک خربوزہ لیا وہ کڑوا نکلا۔ آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا دور ہو جا تیرا ناس ہو جائے۔ تو آپ سے کہا گیا: یا امیر المومنین علیہ السلام اس خربوزہ کا کیا قصور؟ آپ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالی نے ہم لوگوں کی مودت کا عہد ہر جاندار اور ہر نباتات سے لیا۔ جس نے اس عہد کو قبول کیا وہ شیریں ولذیز ہو گیا اور جس نے قبول نہیں کیا وہ نمکین اور سخت کڑوا ہو گیا۔

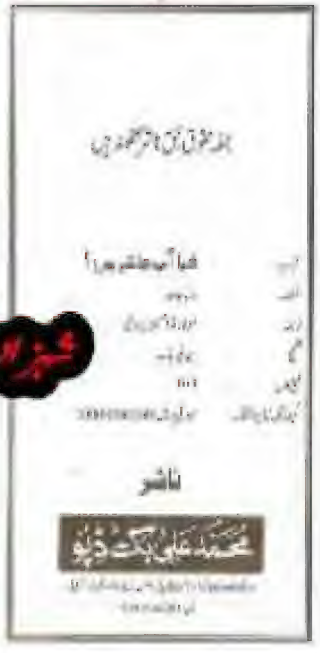

قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں

ہر ایک نبی نے مصائب میں پکارا ہے رب کو اب قرآن میں دیکھئے رب سے کون مراد ہے سورہ معل اتی میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے۔ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا میدان حشر میں روز قیامت جماعت مومنین کو جب قیامت کی گرمی سے اُن کا برا حال ہو رہا ہوگا زبان شدت پیاس سے سوکھ کر مانند چوب خشک ہو رہی ہوگی آواز گلے سے نہ نکلتی ہوگی اس وقت ان کا رب اُن کو پاک خوشبودار ٹھنڈا پانی پلائے گا عالم اسلام کا اتفاق ہے وہ ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ حوض کوثر ہے اور جناب ابو بکر روایت کرتے ہیں فرمود رسولخدا(ص) ساقی حوض علی مرتضیٰ بود مدارج النبوۃ جناب خاتم النبیین نے ارشاد فرمایا ہے کہ ساقی حوض کوثر مولا علی علیہ السلام ہیں یعنی قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علیؑ ہے انبیاء نے تبلیغ فرمائی توحید کی معبود کی اور اللہ کی جب آفات آئیں تو پکارا ہے رب (علیؑ) کو اب بھی مصائب میں پکارنا اپنے اپنے حالات کے تحت علی کو سنت انبیاء اور قرآن پاک ہے اور رب کا معنی ہے حسن پرورش کنندہ نگہبان۔

ظاہری پیدائش سے قبل وجود

محمد و آل محمد علیہم السلام عالمین ہیں اور تخلیق عالمین سے قبل تخلیق کے ساتھ اور نیز بعد میں ہر زمانہ میں ہر نبی کے ساتھ ان عالمین کا وجود رہا ہے۔ لفظ رب بتاتا ہے یہ موجود تھے جناب عبداللہ اور جناب ابو طالب کے گھر سرزمین مکہ میں تو یہ لوگ بشر میں آتے ہیں۔ رسول کے متعلق ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اے حبیب اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔ یعنی خلقت افلاک سے قبل وجود محمدی تھا اور جناب سرکار رسالت فرماتے ہیں اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَاحِدٍ میں اور علی ایک نور سے ہیں لہذا نور محمدی تھا تو نور علی بھی تھا جب یہ دونوں تھے تو نور فاطمہ بھی تھا دیگر ائمہ بھی تھے۔ تو کیا یہ صرف انبیاء کی مدد کرتے رہے ماتحت محمد و آل محمد کے جس نے [illegible]

جلاء العیون

محمد عمیر

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

حامد اینڈ بک ایجنسی

ملتِ رافضہ بدترین گستاخ اہلبیت و اولاد علی فقہ جعفریہ کا رافضی محدث آپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ سیدنا علی کے بیٹے محمد بن حنیفہ کا چہرہ جہالت سے آلودہ تھا معاذاللہ

کتاب الرافضہ جلاء العیون مصنف باقر مجلسی جلد اول صفحہ ۵۵، ۳۵۴

حکایت مرد پیر یہودی سے ہوا۔ ایضاً روایت کی ہے جناب امیرؑ نے روز جنگ جمل جب
ہو گئے کہ جیل اور ہمارے درمیان کے اندھیرے سے کر سلم دیا جائے اور یہ تیز حضرت ماضی پر گرا جب محدثین
حضرت ایک حضرت ماضی پر گئے جب ہی امیرؑ نے ندا دی کی اور مانع ہوئے جب جناب امیر واپس
آئے امام حسن خان کے ہاتھ سے تو ہوا۔ اور جناب حضرت ماضی پر گھیٹے اور نیزہ خون کا اور قدرت جناب امیرؑ

۳۵۵

شاہ اشرف لاہ۔ یہ دیکھ کر محدثین صنعت کا چہرہ جہالت سے متغیر ہو گیا جناب امیرؑ نے فرمایا اس کا شک دکھ
ہو کر امام مجھ سے زیادہ سکھا دہ امام حسنؑ نے فرمایا اس لئے حسنؑ فرزند پیغمبر ہے اور تم میرے فرزند ہو اس
خبر کو خوب دیکھ نے روایت کی ہے ایک روز امام حسنؑ اعراف کعبہ کر رہے تھے۔ ناگاہ ایک شخص کہتا ہے۔
یا ابا محمد زہرا ہے۔ حضرت نے فرمایا اس طرح کہہ کر یہ فرزند مجھ کو نہیں بلکہ غالب کے اس لئے کہ میرا باپ
میری ماں سے بہتر ہے کشف الغمہ میں روایت ہے ایک روز امام حسنؑ طیلسان خوبصورت لگائے عمامہ باندھے خاصہ
پہنے دوست و احباب خدمتگار ہمراہ گھوڑے پر سوار کر جا رہے تھے۔ ناگاہ ایک مرد
یہودی سامنے آ گیا۔ پریشان حال سامنے آیا اور حضرت کو اس حشم و خدم سے دیکھ کر کہنے
لگا اے فرزند رسول خدا ایک ساعت توقف کیجئے اور میری ایک بات سن لیجئے امام حسنؑ نے اک
روک لی۔ اور کھڑے ہو گئے۔ اس یہودی نے کہا آپ بھی انصاف کیجئے کہ آپ کے نانا نے کہا ہے دنیا
مومن کے لئے زندان اور کافر کے لئے بہشت ہے۔ آپ اپنے کو مومن اور مجھے کافر جانتے ہیں۔ آپ
اس راحت و نعمت میں بسر کرتے ہیں، اور میں اس محنت و مشقت میں زندگی بسر کرتا ہوں۔ امام حسنؑ نے
جب یہ سنا اسے مویشیوں کی بہت سی بکریاں آنکھوں کے آگے سے اٹھا دیا جائے اور تو وہ سامان دیکھے جو
خدا نے ہمارے لئے اور تمام مومنین کے لئے حور و قصور و غلمان مہیا کئے ہیں۔ پھر تجھے معلوم ہو
جائے گا کہ دنیا میری باوجود اس حشم و خدم کے زندان ہے اور اگر تو وہ دیکھے جو خدا نے تیرے لئے اور
تمام کافروں کے لئے آتش جہنم و انواع عذاب و وبال آخرت مہیا کیا ہے پھر تو جانے گا کہ یہ راحت
جس میں تو بسر کرتا ہے۔ اس راحت کے سامنے مشت ہے۔ ایضاً روایت کی ہے ایک روز امام
حسنؑ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ سنا کہ ایک شخص اہل شام میں سے دعا کر رہا ہے۔ خدایا دوست دشمن
مجھے روزی کر حضرت جب گھر میں پہونچے دس ہزار درہم اس شخص کے لئے بھیج دیئے کتاب عیون
میں روایت کی ہے ایک روز ایک شخص امام حسنؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا۔ اے فرزند رسول
ہم پر ایک شخص بہت ستمگار ہے کہ وہ ہمارے کی حرمت و عزت نہیں کرتا۔ اور ہمارے اوپر رحم نہیں
کرتا جب حضرت نے سنا فرمایا۔ میرا مکان فلاں مکان کو ان ہے کہ تیرا استقبال اس سے کریں۔ اس نے کہا
میرا وطن تنگ دستی و پریشانی ہے۔ حضرت نے ایک ساعت سر جھکایا۔ پھر غلام کو بلایا اور فرمایا
جو کچھ میرے مال میں سے باقی ہے حاضر کر۔ غلام ایک ہزار درہم لایا۔ حضرت نے وہ سب روپیہ اس مرد
مفلس کو دے دیا۔ اور اس کو قسم دی کہ میں وقت یہ دشمن تجھ پر ستم کرے مجھ سے اگر اس کی شکایت کرنا
میں اس کا ستم تجھ سے زیادہ کروں گا۔ ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے۔ ایک روز امام حسنؑ کا گذر گروہ فقراء

جلاء العیون

جلد اول

موسیٰ سید

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر - 260756, 269598

مارچ 2001 ہدیہ -/

Presented by www.rafed.com

بارواں امام جب ظاہر ہو گا تو بالکل ننگا ہو گا
اور سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی بیعت کریں گے

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

جناب سید لبشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

۱۸

کے درمیان واقع ہو گا اُس پر کس قدر تعجب بلکہ باعث تعجب ہے۔ یہ سن کر ایک مرد شرکاء المجلس نے پوچھا کہ کیا تعجب ہے جو آپ فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تعجب نہ کروں اس سے کہ چند مُردے زندہ ہوں گے اور تلوار زنوں کے سروں پر ماریں گے۔ اُس خدا کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور سبزہ باہر نکالا اور خلائق کو پیدا کیا میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ کوفہ کے بازاروں میں چلتے ہیں اور برہنہ شمشیریں اپنے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور خدا اور رسولؐ اور مومنوں کے دشمنوں کے سروں پر مارتے ہیں۔ یہ ہے اُس آیت کے معنی جو خدا نے فرمایا ہے کہ یا ایھا الذین آمنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیھم قد یئسوا من الاخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور۔ اے مومنو! اُس قوم سے دوستی مت کرو جن پر خدا نے غضب فرمایا ہے۔ بیشک وہ لوگ آخرت سے ناامید ہو گئے ہیں جس طرح اہل قبور میں کفار ناامید ہو گئے ہیں۔

ابن بابویہ نے علل الشرائع میں روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب ہمارا قائم ظاہر ہو گا عائشہ کو زندہ کرے گا تاکہ اُس پر حد جاری کرے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لے اور شیخ مفید نے ارشاد میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب آلِ محمدؐ کے قائمؑ کا قیام ماہ جمادی الاخر میں ہو گا۔ اور رجب کے دس روز میں ایسی بارش ہو گی کہ دنیا والوں نے کبھی نہ دیکھی ہو گی۔ پھر خداوند بزرگ و برتر اُس بارش سے مومنین کے گوشت اور بدن کو اُن کی قبروں میں پیدا کرے گا۔ گویا میں اُن کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ قبیلہ جہینہ کی جانب سے خاک قبر اپنے سروں سے جھاڑتے ہوئے آ رہے ہیں۔ نیز انہیں حضرت سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ساتھ پشت کوفہ یعنی نجف اشرف سے ستائیس افراد حضرت نوحؑ کی قوم سے پندرہ افراد ان میں سے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حق کے ساتھ ہدایت کرتے تھے۔ اور حق کے ساتھ عدالت کرتے تھے اور سات افراد اصحاب کہف سے اور یوشع بن نون اور سلمانؑ اور جابر بن عبداللہ انصاری اور مقداد اور مالک اشتر آئیں گے اور یہ تمام خاصانِ خدا اُن حضرتؑ کے سامنے ہوں گے اور آپ کے مددگار اور حاکم معین لوگوں پر آپ کی جانب سے حاکم ہوں گے۔ عیاشی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور نعمانی نے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا، جب قائم آلِ محمد علیہم السلام ظاہر ہوں گے۔ خدا اُن کی ملائکہ سے مدد کرے گا اور سب سے پہلے جو شخص اُن کی بیعت کرے گا وہ محمدؐ ہوں گے اُن کے بعد علیؑ ہوں گے۔ (کیونکہ وہ امام، امام زمانہ ہوں گے)۔

اور شیخ طوسی اور نعمانی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ حضرت برجستہ بدن قرص آفتاب کے سامنے ظاہر

۱۹

ہوں گے اور منادی ندا دے گا کہ یہ امیر المومنینؑ ہیں واپس آئے ہیں تاکہ ظالموں کو ہلاک کریں نیز

شیعہ فرقہ الغرابیۃ

نبوت علی کا حق تھا جبرائیل نے غلطی کی

شیعہ الغرابیۃ نے کہا کہ محمد ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ کی آپس میں شکل تھی جیسے کوا دوسرے کوے کی طرح ہوتا ہے اور مکھی دوسری مکھی کی طرح ہوتی ہے، تو اللہ نے جبرائیل کو علی علیہ السلام کی طرف بھیجا تھا تو جبرائیل نے پیغام رسالت علی کو دینے کی بجائے غلطی سے محمد ﷺ کو دے دیا۔

شیعہ شاعر نے کہا:

حیدر کے حق میں جبرائیل امین نے غلطی کر ڈالی

پھر اس وجہ سے یہ شیعہ جبرائیلؑ پر لعنت کرتے ہیں

شیعہ کتاب: الانوار النعمانیۃ ۔ السید نعمۃ اللہ الجزائری ۔ ج/2 ۔ ص/208۔

****

تبصرہ:

اسی طرح آپ شیعوں کے بہت سے فرقے دیکھو گے جنھوں نے اپنے اپنے خود ساختہ عقائد بنائے ہوئے ہیں، جیسا کہ نصیری شیعہ علی رضی اللہ کو رب مانتے ہیں اور الٰہ مانتے ہیں اور اسی طرح شیعہ امامیہ ابھی علی رضی اللہ عنہ سے مدد طلب کرتے ہیں اور جس طرح فرقہ الغرابیہ نے کہا کہ نبوت علی کا حق تھا اسی طرح شیعہ امامیہ کہتے ہیں کہ خلافت علی کا حق تھا۔

اللہ ہم سب کو صراط المستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

www.facebook.com/ansarulsunnah1

لموافقيهم على مخالفيهم، وزعموا أنّ الإمام بعد قتل أبي الخطّاب هو معمر فعبدوا معمراً يعتقدون أنّ أبا الخطّاب، وقالوا الجنّة نعيم الدنيا والنار آلامها، والدنيا لا تفنى واستباحوا المحرّمات وتركوا الفرائض وقال جماعة منهم أنّ كلّ مؤمن يوحى إليه استدلالاً بقوله تعالى: ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ﴾ [آل عمران: ١٤٥] أي يوحي من الله إليهم، وفيهم من هو خير من جبرائيل وميكائيل وهم لا يموتون أبداً بل إذا بلغوا النهاية يرقعون إلى الملكوت، وقال بعضهم الإمام بعد أبي الخطّاب عمر بن بيان العجلي إلّا أنّهم يموتون.

الغرابيّة قالوا محمّد يعلن أشبه من الغراب بالغراب والذباب بالذباب فبعث الله جبرائيل إلى علي عليه السلام فغلط جبرائيل في تبليغ الرسالة من علي إلى محمّد، قال شاعرهم:

غلط الأمين من حيدرة

فيلعنون صاحب الريش يعني جبرائيل.

الذميّة لقّبوا به لأنّهم ذمّوا محمّداً

فدعاهم إلى نفسه وقال طائفة منهم

فبعضهم يقدّم محمّداً، وقال طائفة

وفاطمة والحسنان، وهؤلاء زعموا أنّ

بالسويّة لا مزيّة لواحد منهم على

الثابت.

الهشاميّة أصحاب الهشامين ابن

جسد ثمّ اختلفوا فقال ابن الحكم هو

السبكة البيضاء الصافية يتلألأ من كلّ

أنّ الله يقوم ويقعد، ويتحرّك ويسكن

ويعلم ما تحت الثرى بشعاع ينفصل

للعرش بلا تفاوت بينهما، وقالوا إنّه

والصفة لا توصف وكلامه صفة له

الباري إنّما الدالّ عليه هو الأجسام

دون الأنبياء لأنّ النبيّ يوحى إليه فيخ

اہل دیوبند کی بی بی عائشہ پر تہمت کی بی بی جی نے تیمم برہنہ ہو کر مردوں کو غسل جنابت سکھایا۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۵ کتاب الغسل
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۶۵ باب الغسل إذا احتلم

بخاری شریف کی عبارت

دخلت اناواخو عائشة علی عائشة فسألها اخوها عن غسل النبی فدعت باناء نحو من صاع فاغتسل و افاضت علی راسها وبیننا وبینها حجاب۔

ترجمہ:۔ عمر بن سعد قاتل امام حسین کا پوتا ابوبکر بن حفص بیان کرتا ہے کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ میں اور کوئی بھائی عائشہ کے پاس آئے پس عائشہ کے بھائی نے ان سے نبی کریم کے غسل کے بارے سوال کیا عائشہ نے ایک برتن جس میں ایک صاع تقریباً تین سیر پانی آسکتا تھا منگوایا پھر اس پانی سے غسل کر کے ہمیں دکھایا اور پانی سر پر ڈالا اور ہمارے اور اسکے درمیان پردہ تھا۔ (نوٹ) ارباب انصاف اس روایت میں علماء اہل سنت نے شرم وحیاء کی تمام حدیں توڑ دیں۔ اور اس روایت نے گواہی دی کہ صحابہ کرام میں ایسے بے حیا لوگ تھے کہ وہ نبی کی بوڑھی بیویوں کو چھوڑ کر ان جناب کی مجبور بار جوان بیوی سے غسل جنابت کا طریقہ سیکھتے تھے اور اگر اس شریعت کی ٹھیکہ دار بیوی سے کوئی نبی کریم کے جماع کرنے کا طریقہ پوچھ لیتا تو پھر کیا وہ لیٹ جاتی اور نقشہ دکھا کر علمی دنیا میں اپنا نام روشن کرتی لاحول ولا قوۃ الا باللہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی نے بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں اس جملہ کی تشریح میں کہ۔

شیعہ پنڈت علامہ باقر مجلسی کتاب حیات القلوب (ج ۲ صفحہ ۱ تا ۲۰۹) چوتھے باب میں ایک روایت بیان کرتا ہے

حدیث معتبر میں امام جعفر صادق سے منقول ہے جب آنحضرت پیدا ہوے تو چند روز تک آپ کی والدہ کا دودھ نا اترا کہ حضرت نوش فرماتے ابو طالب نے آپ کا منہ آپنے پستان سے لگایا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے دودھ جاری کر دیا جب تک حلیمہ سعدیہ کا انتظام نا ہوا اور انکے سپرد نا کر دیئے گے آپ اسی طرح دودھ پیتے رہے

چوتھا باب

موسیٰ سید

آنحضرتؐ کے ایام رضاعت و نشوونما سے لیکر بعثت کے زمانہ تک کے حالات اور وہ معجزات جو آنحضرتؐ سے ظاہر ہوئے

حدیث معتبر میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ پیدا ہوئے تو چند روز تک آپ کی والدہ کے دودھ نہ اترا کہ حضرتؐ نوش فرماتے۔ حضرت ابوطالبؑ نے اُن کا منہ اپنے پستان سے لگا دیا تو حق تعالیٰ نے اُس میں دودھ پیدا کر دیا۔ جبتک کہ حلیمہؓ سعدیہ کا انتظام نہ ہوا اور آنحضرتؐ اُن کے سپرد نہ کئے گئے حضرتؐ اسی طرح دودھ پیتے رہے۔

حدیث معتبر میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ پیدا ہوئے تو چند روز تک آپ کی والدہ کے دودھ نہ اترا کہ حضرتؐ نوش فرماتے۔ حضرت ابوطالبؑ نے اُن کا منہ اپنے پستان سے لگا دیا تو حق تعالیٰ نے اُس میں دودھ پیدا کر دیا۔ جبتک کہ حلیمہؓ سعدیہ کا انتظام نہ ہوا اور آنحضرتؐ اُن کے سپرد نہ کئے گئے حضرتؐ اسی طرح دودھ پیتے رہے۔

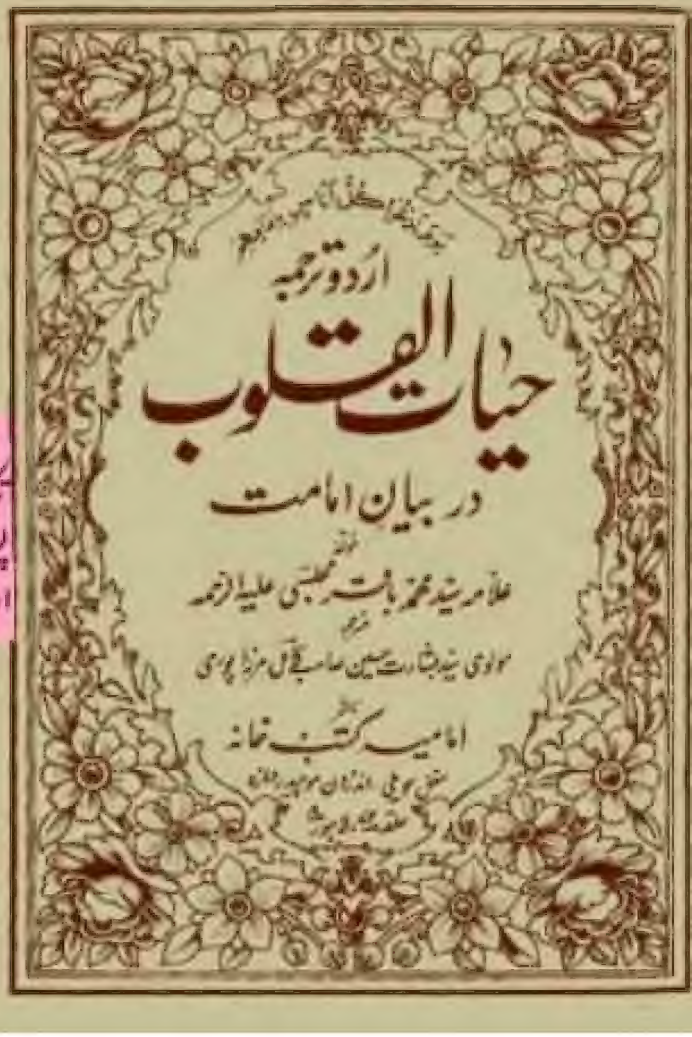

اردو ترجمہ

حیات القلوب

در بیان امامت

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب قبلہ مرزا پوری

امامیہ کتب خانہ

ابن بابویہ نے معتبر سندوں کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ ایک روز کسی کام سے زید بن حارثہ بن شراجیل کلبی کے گھر تشریف لے گئے جب مکان کے اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ زید کی زوجہ زینب غسل کر رہی تھیں۔۔ تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غسل کی حالت میں مشاہدہ فرمایا۔

کتاب حیات القلوب العلامۃ المجلسی ج ۲ صفحہ ۸۹۱

موسیٰ سید

بعد حقوق واضحی ہیچ ناشر صفحہ

حم

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

اصطفیٰ

ترجمہ اُردو

حیات القلوب

مؤلف:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ:- مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری
کربلائی مشہدی

جس میں

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیا و مرسلین کے مکمل و مفصل حالات درج ہیں

ناشران

۱۰ — کچہری

ترپنواں ۵۳ باب

جناب زینب سے تزویج کا تذکرہ؛ اور زید بن حارثہ کے بعض حالات

ابن بابویہ وغیرہم نے معتبر سندوں کے ساتھ حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز کسی کام سے زید بن حارثہ بن شراحیل کلبی کے گھر تشریف لے گئے جب مکان کے اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ زید کی زوجہ زینب غسل کر رہی تھیں۔ حضرت نے فرمایا سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَكِ (پاک ہے وہ خدا جس نے تم کو خلق کیا) اس ارشاد سے آنحضرت کی غرض یہ تھی کہ وہ خدا کو پاک و منزہ سمجھیں اور اس کو ان ۲ فرقوں کے اس قول سے پاک سمجھیں جو یہ کہتے ہیں کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں جیسا کہ خود خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے:- أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا (آیات سورہ بنی اسرائیل پ ۱۵) کیا خدا نے تم کو بیٹے دے کر جلد کر دیا اور اپنے واسطے فرشتوں کو اپنی بیٹیاں بنایا ہے۔ بیشک یہ بڑی سخت بات ہے۔ تو جب آنحضرتؐ نے ان کو غسل کی حالت میں مشاہدہ فرمایا۔ کہا میں اس خدا کو منزہ سمجھتا ہوں جس نے تم کو پیدا کیا۔ اس سے کہ یہ قول فرزند رکھنا ہو جو خود پاک ہو نے اور غسل کرنے کا محتاج ہو۔ جب زیدؓ اپنے گھر واپس آئے تو زینبؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد جی سے بیان کیا کہ رسول اللہ نے ایسی بات کہی اور واپس چلے گئے۔ زیدؓ نے سمجھا کہ آنحضرتؐ کے یہ بات اس لیے فرمائی کہ زینب کا حسن ان کو بھلا معلوم ہوا۔ پھر وہ حضرتؐ کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ میری زوجہ بد خلق ہے میں اس کو طلاق دینا چاہتا ہوں۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی زوجہ کی حفاظت کرو اور خدا سے ڈرو۔ چونکہ خداوند عالم نے آپ کی بیویوں کی تعداد دنیا میں اور آخرت میں اور ان کے نام آپ کو بذریعہ وحی بتا دیئے تھے اور زینبؓ بھی انہی میں تھیں اور یہ بات آنحضرتؐ کے دل میں تھی۔ اور آپ نے زید اور دوسروں پر ظاہر نہ فرمایا تھا اس خوف سے کہ لوگ کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلام سے کہتے ہیں کہ تم اپنی زوجہ اس کے بعد میری زوجہ ہوگی۔ اور دوسری روایت کے مطابق حضرتؐ کو یہ خوف ہوا کہ منافقین کہیں گے جو عورت دوسرے کی زوجہ ہے محمدؐ کہتے ہیں کہ وہ میری بیویوں میں سے ہے۔ مومنوں کی ماں ہے اور آنحضرتؐ پر تہمت لگائیں گے۔ لہذا حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ رکھیں جس کو خدا ظاہر کرنے والا ہے اور لوگوں کے الزامات سے خوف کرتے رہیں۔ غرض زید بن حارثہ نے زینب کو طلاق دے دی اور عدہ کی مدت گزرنے کے بعد خدا نے ان کو پیغمبر سے تزویج فرمایا اور وہ آیتیں نازل فرمائیں۔ چونکہ جانتا تھا کہ حضرتؐ کو منافقین تہمت لگائیں گے اس لیے یہ آیت نازل فرمائی

وعنه، عن ابن علوان، عن جعفر، عن أبيه، عن علي عليه السلام: إنه كان إذا أراد أن يبتاع الجارية يكشف عن ساقيها فينظر إليها

ترجمہ امام باقرعلیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام جب بھی کسی کنیز کو خریدنے کا ارادہ کرتے تھے تو وہ کنیز کی ٹانگوں کو ظاہر کرتے اور اس کا معائنہ کرتے

کتاب قرب الاسناد - الحميري القمي - الصفحة ١٠٣

فتقول النار: عجلوا جوزوني فقد اطفأ نوركم لهبي»[1].

٣٤٤ ـ وعنه، عن ابن علوان، عن جعفر، عن أبيه، عن علي عليه السلام: إنه كان إذا أراد أن يبتاع الجارية يكشف عن ساقيها فينظر إليها[2].

٣٤٤ ـ وعنه، عن ابن علوان، عن جعفر، عن أبيه، عن علي عليه السلام: إنه كان إذا أراد أن يبتاع الجارية يكشف عن ساقيها فينظر إليها[2].

أنه كان يقول:

«لا ينظر العبد إلى شعر سيدته»[4].

٣٤٧ ـ وعنه، عن ابن علوان، عن جعفر، عن أبيه:

أن علياً عليه السلام كان لا يرى بلباس الحرير والديباج في الحرب ـ إذا لم يكن فيه التماثيل ـ بأساً[5].

٣٤٨ ـ وعنه، عن ابن علوان، عن جعفر، عن أبيه قال:

«وجد في غمد سيف رسول الله صلّى الله عليه وآله صحيفة مختومة، ففتحوها فوجدوا فيها: إن أعتى الناس على الله القاتل غير قاتله، والضارب غير ضاربه، ومن أحدث حدثاً، أو آوى محدثاً، فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين، لا يقبل الله منه صرفاً ولا عدلاً، ومن تولى إلى غير مواليه فقد كفر بما

(١) نقله المجلسي في بحاره ٦٨/١٦٦/١٩.
(٢) نقله المجلسي في بحاره ١٠٤/٤٤/٣.
(٣) نقله المجلسي في بحاره ١٠٤/٤٤/٩.
(٤) نقله الحر العاملي في وسائله ١٤/١٦٦/٨، والمجلسي في بحاره ١٠٤/٤٤/٢.
(٥) روى الكليني في الكافي ٦/٤٥٣/٣، والصدوق في الفقيه ١/١٧١/٨٠٧، الشيخ الطوسي في التهذيب ٢/٢٠٨/٨٠٦، وكذا في الاستبصار ١/٣٨٦/١٤٦٦ نحوه، ونقله الحر العاملي في وسائله ٣/٢٧٠/٥.

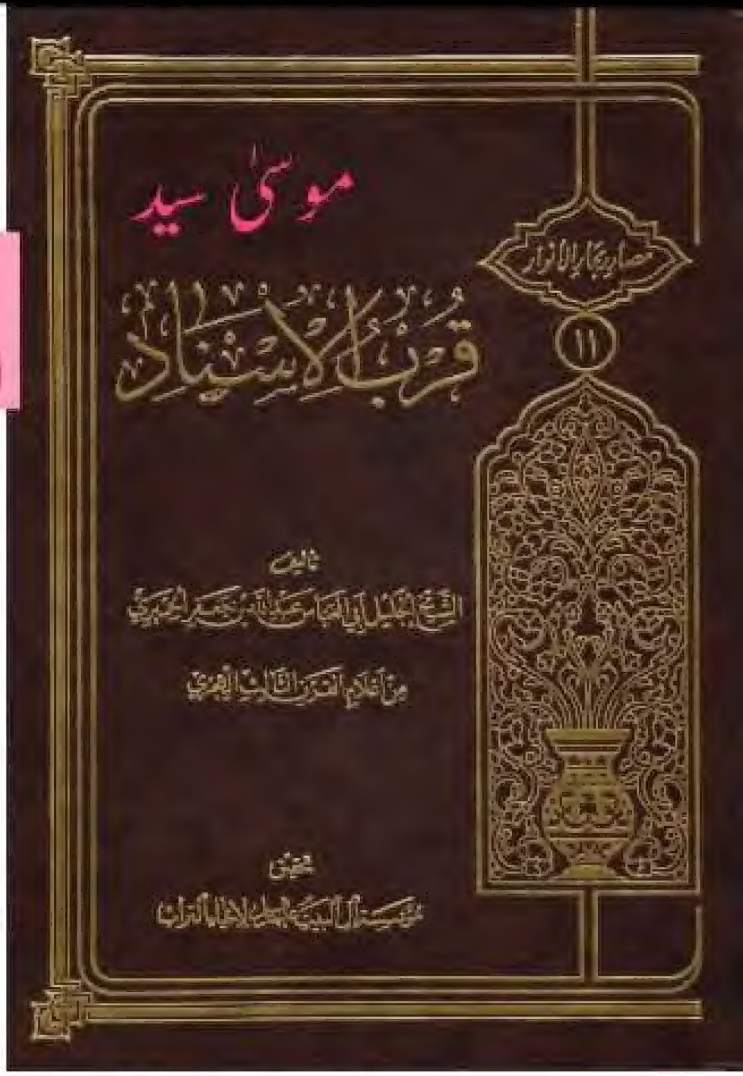

دوزخ آزاد شود وهر که دو بار متعه کند چهار دانک او از آتش دوزخ آزاد شود وهر که سه بار متعه کند همه او از آتش دوزخ آزاد شود . ونیز آورده که قال النبی ﷺ من تمتع مرة امن من سخط الجبار ومن تمتع مرتین حشر مع الابرار ومن تمتع ثلاث مرات زاحمنی فی الجنان یعنی هر که یکبار متعه کند ایمن شود از خشم خدای قهار وهر که دو بار متعه کند محشور شود بانیکوکاران وهر که سه بار متعه کند مزاحمت ومقارنت وهمنشینی کند با من در روضهٔ جنان ودرجه رضوان وایضاً آورده که من تمتع مرة کان درجته کدرجة الحسن ؑ ومن تمتع مرتین فدرجته کدرجة الحسن ؑ ومن تمتع ثلاث مرات کان درجته کدرجة علی بن ابیطالب ؑ ومن تمتع اربع مرات فدرجته کدرجتی یعنی هر که یکبار متعه کند درجهٔ او چون درجهٔ حسن ؑ باشد وهر که دو بار متعه کند درجهٔ او چون درجهٔ حسن ؑ باشد وهر که سه بار متعه کند درجه او چون درجهٔ علی بن ابی طالب ؑ باشد وهر که چهار بار متعه کند درجهٔ او مانند درجه من(۱) باشد. وایضاً قال من خرج من الدنیا ولم یتمتع جاء یوم القیمة وهو اجدع یعنی هر که از دنیا بیرون رود ومتعه نکرده باشد روز قیامت گوش و بینی بریده وبد خلقت محشور شود و اینحدیث باحدیث

شیعہ مفسر فتح اللہ کاشانی فضائلِ متعہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے

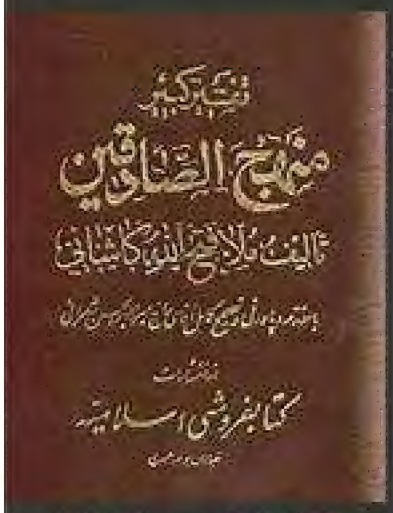

جس نے ایک مرتبہ متعہ کیا وہ امام حسینؓ کے درجہ کو پہنچ گیا

جس نے دو مرتبہ متعہ کیا وہ امام حسنؓ کے درجہ کو پہنچ گیا

جس نے تین مرتبہ متعہ کیا وہ امام علیؓ کے درجہ کو پہنچ گیا

اور

جس نے چار مرتبہ متعہ کیا وہ حضرت محمدؐ کے درجہ کو پہنچ گیا

04-Aug-2015

استغفر اللہ

فقہ کافریہ کا شیخ صدوق آپنی کتاب میں ایک روایت نقل کرتا ہے سیدنا علیؓ نے کہا کہ آگر رسول اللہ نے مجھے یہ نہیں فرمایا ہوتا کہ مکر او فریب اور دھوکہ باز خیانت کرنے والے جہنم میں جائیں گے تو پورے عالم عرب میں سب سے بڑا مکار میں ہوتا ۔۔!!!

ثواب والاعمال للشیخ الصدوق القمی صفحہ ۳۱۸

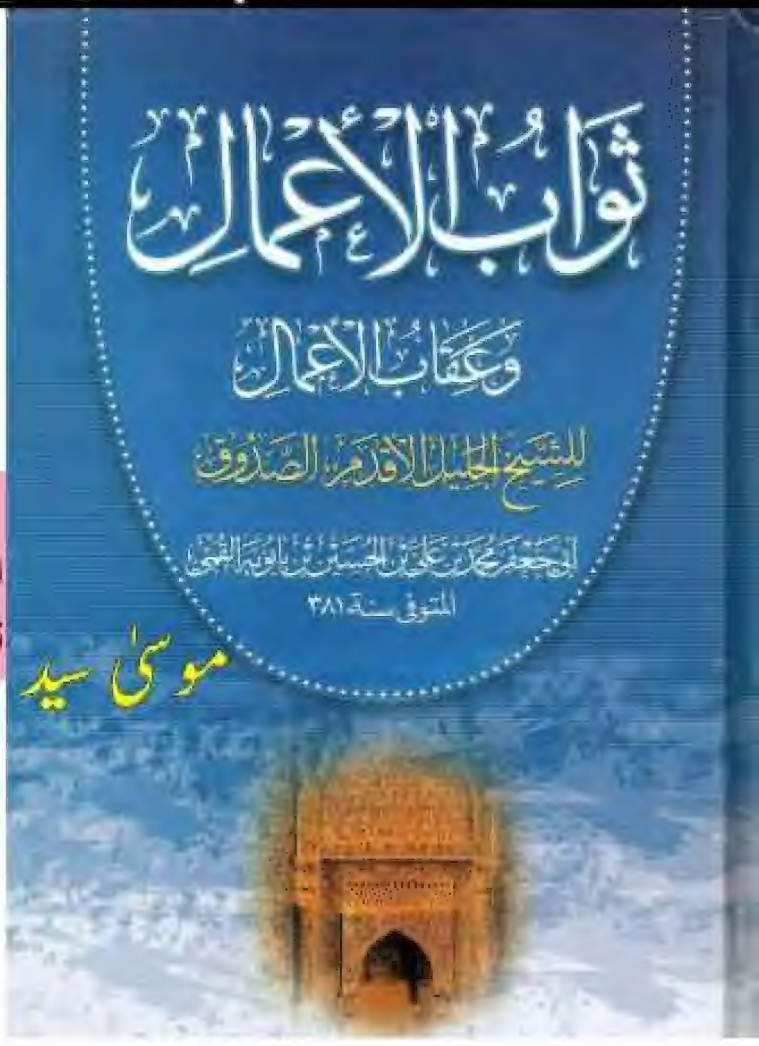

عليه السلام قال : ما شهد رجل على رجل بكفر قطُّ إلاّ باء به[1] أحدهما ، إن كان شهد على كافر صدق ، وإن كان مؤمناً رجع الكفر عليه ، وإيّاكم والطعن على المؤمنين .

﴿عقاب من مكر أو خدع﴾

١ ـ أبي رحمه الله قال : حدّثني علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن جعفر بن محمد ، عن أبيه ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ليس منّا من ماكر مسلماً .

٢ ـ حدّثني محمد بن الحسن رضي الله عنه قال : حدّثني محمد بن الحسن الصفار عن يعقوب بن يزيد ، عن محمد بن أبي عمير ، عن هشام بن سالم رفعه قال : قال عليٌّ عليه السلام : لولا أنّ المكر والخديعة في النار لكنت أمكر العرب .

٣ ـ حدّثني أحمد بن محمد قال : حدّثني سعد بن عبد الله ، عن أحمد بن

٢ ـ حدّثني محمد بن الحسن رضي الله عنه قال : حدّثني محمد بن الحسن الصفار عن يعقوب بن يزيد ، عن محمد بن أبي عمير ، عن هشام بن سالم رفعه قال : قال عليٌّ عليه السلام : لولا أنّ المكر والخديعة في النار لكنت أمكر العرب .

الله بن سليمان عن أبي جعفر عليه السلام قال : الظلم في الدنيا هو الظلمات في الآخرة .

٢ ـ وبهذا الاسناد ، عن أحمد بن محمد ، عن عبد الله بن محمد الحجّال ، عن ثعلبة بن محمد ، عمّن ذكره ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : ﴿ إنّ ربك لبالمرصاد ﴾[2] قال : قنطرة على الصراط لا يجوزها عبد بمظلمة .

(١) باء بيوء بالخزي أو بالذنب : أقر .
(٢) سورة الفجر : آية ١٤ .

عقائدِ رافضیت کے مطابق حجت (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی زیارت اللہ کی زیارت ہے

ابو محمد نقوی اپنی کتاب طوبیٰ کے صفحہ نمبر 46 تا 47 پر من لا یحضرہ الفقیہ کا حوالہ نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے

شیخ صدوق فرماتے ہیں (دراصل یہ قرآنی آیات اور احادیث ہیں) اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مراد اِس کے انبیاء (علیہ السلام) اور اِس کی حجتوں صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی زیارت ہے جس نے اِن ہستیوں صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کی گویا اِس نے اللہ جل شانہ کی زیارت کی

49. حجت (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی زیارت اللہ کی زیارت:

شیخ صدوق فرماتے ہیں (دراصل یہ قرآنی آیات اور احادیث ہیں) اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مراد اس کے انبیاء (علیہ السلام) اور اس کی حجتوں صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی زیارت ہے۔ جس نے ان ہستیوں صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کی گویا اس نے اللہ جل شانہ کی زیارت کی اور یہ اس طرح ہے جیسے جس نے ان صلوٰۃ اللہ

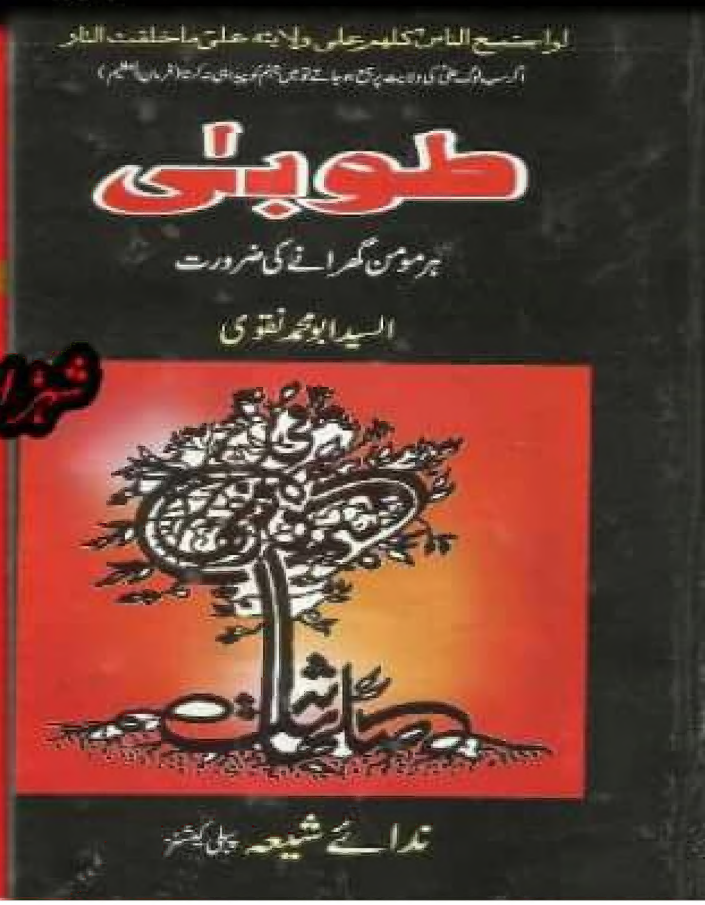

47 طوبیٰ ہر مومن گھرانے کی ضرورت

علیہم اجمعین کی اطاعت کی اس نے اللہ جل شانہ کی اطاعت کی جس نے ان صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی نافرمانی کی اس نے اللہ جل شانہ کی نافرمانی کی جس نے ان صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی اتباع کی اس نے اللہ کی اتباع کی۔

(من لا یحضرہ الفقیہ)

معلوم ہوا کہ جو عبادات میں آئمہ کے ذکر سے منع کرتا ہے وہ دراصل اللہ کے ذکر سے روکتا ہے۔

ملت جعفریہ کا عقیدہ ابوجہل اور عمار بن یاسر دونوں کافر تھے

شیعہ مفسر فیض کاشانی اپنی تفسیر کی کتاب تفسیر الصافی میں قرآن کی ایک سورہ انعام کی آیت كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۱۲۲) کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ امام باقرؒ نے فرمایا کہ یہ آیت عمار بن یاسر اور ابوجہل کے لیے نازل ہوئی تھی

الظلمات يعني ولاية غير الأئمة عليهم السلام .

وفي الكافي عن الصادق عليه السلام في حديث قال الله تعالى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ فالحيّ المؤمن الذي يخرج طينته من طينة الكافر والميّت الذي يخرج من الحيّ هو الكافر الذي يخرج من طينة المؤمن فالحي المؤمن والميّت الكافر وذلك قوله عزّ وجلّ أو من كان ميتاً فأحييناه فكان موته اختلاط طينته مع طينة الكافر وكان حيوته حين فرق الله بينهما بكلمته كذلك يخرج الله عزّ وجلّ المؤمن في الميلاد من الظلمة بعد دخوله فيها إلى النور ويخرج الكافر من النور الى الظلمة بعد دخوله الى النور وذلك قوله عزّ وجلّ لينذر من كان حيّاً وَيَحِقَّ القول على الكافرينَ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ .

في المجمع عن الباقر عليه السلام أنّ الآية نزلت في عمّار بن ياسر وأبي جهل .

(١٢٣) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا أي كما ... من الأكابر ... الله يحيق[1]

الكافرينَ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ .

في المجمع عن الباقر عليه السلام أنّ الآية نزلت في عمّار بن ياسر وأبي جهل .

... تؤتى مثل ... حتى إذا ... أبداً إلا أن يأتينا وحي كما يأتيه فنزلت ونحوه قوله عزّ وجلّ بل يريد كل امرىء منهم أن يؤتى

١ ـ قوله تعالى وحاق بهم ما كانوا به يستهزؤ وان أي احاط بهم وحلّ يقال حاق بهم العذاب حيقاً اذا نزل والحيق نزول البلاء .

٢ ـ قوله لع تزاحمنا أي ضايقنا الأمر عليهم من كلّ وجه ولم نقصر عنهم في شرف حتى صرنا كالفرسين المتسابقين في ميدان الإستباق بهم في سبق كل منهما على الآخر فلا نسلم أبداً لهم شرفاً لا يكون مثله لنا فلا نؤمن بالآيات المنزلة فيهم إلا أن ينزل مثلها فينا حتى لا نقصر عنهم .

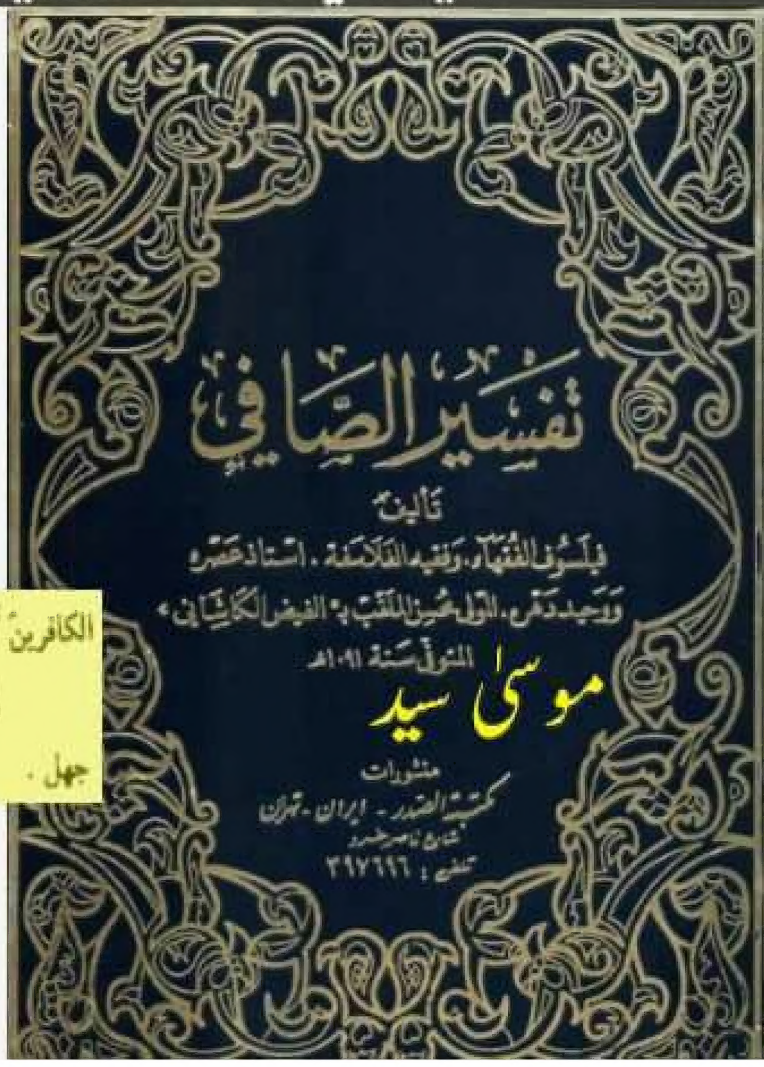

بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثاً . . ﴾[1]، قال : أسرّ إليها أمر القبطيّة ، وأسرّ إليها أنّ أبا بكر وعمر يليان أمر الأمّة من بعده ظالمين فاجرّين غادرّين .

و رووا عن عبيد بن سليمان النخعي، عن محمد بن الحسين بن علي بن الحسين، عن ابن أخيه الأرقط، قال: قلت لجعفر بن محمّد: يا عمّاه! إنّي اتخوّف عليّ وعليك الفوت أو الموت، ولم يفرش لي أمر هذين الرجلين؟. فقال لي جعفر عليه السلام: إبرأ منهما، برئ الله ورسوله منهما.

وعن عبدالله بن سنان، عن جعفر بن محمد عليهما السلام، قال: قال لي: أبو بكر وعمر صنما قريش اللّذان يعبدونهما.

وعن اسماعيل بن يسار، عن غير واحد، عن جعفر بن محمد عليهما السلام، قال: كان إذا ذكر عمر زنّاه، وإذا ذكر أبا جعفر الدوانيق زنّاه، ولا يزني غيرهما.

قال: وتناصر الخبر عن عليّ بن الحسين ومحمّد بن علي وجعفر بن محمّد عليهم السلام من طرق مختلفة أنّهم قالوا ـ وكلّ منهم ـ: ثلاثة لا ينظر الله إليهم يوم القيامة ولا يزكّيهم ولهم عذاب أليم؛ من زعم أنّه إمام وليس بإمام، ومن جحد إمامة إمام من الله، ومن زعم أنّ لهما في الاسلام نصيباً. ومن طرق أُخر: أنّ للأوّلين، ومن أُخر: للأعرابيّين في الاسلام نصيباً. . ..

. . إلى غير ذلك من الروايات عمّن ذكرناه، وعن أبنائهم عليهم السلام مقترناً بالمعلوم من دينهم لكلّ متأمّل حالهم، وأنّهم يرون في المتقدّمين على أمير المؤمنين عليه السلام ومن دان بدينهم أنّهم كفّار، وذلك كاف عن إيراد رواية، وإنّما ذكرنا طرفاً منها استظهاراً.

وقد روت الخاصّة والعامّة عن جماعة من وجوه الطالبيّين ما يضاهي المرويّ من ذلك عن الأئمّة عليهم السلام:

---

(١) التحريم: ٣.

شیعہ کیوں کافر ہے 2

ہم ایسے خدا کو پوجتے اور جانتے ہیں کہ
جس کے کام عقل کے مطابق ہوں نہ کہ
اس خدا کو جو یزید اور عثمانؓ جیسے ظالموں
اور بدقماشوں کو حکومت دے دے۔

(کشف الاسرار صفحہ 107 خمینی)

Batil Expose